هو الرحمن امنا به وعليه توكلنا

الحمد لله کہ یہ رسالہ تصنیف عالم متقی پرہیزگار نواب محمد قطب الدین خان سہی

بیان تقوی اور اتباع سنت اور اجتناب شرک و بدعت اور رسوم قبیحہ میں
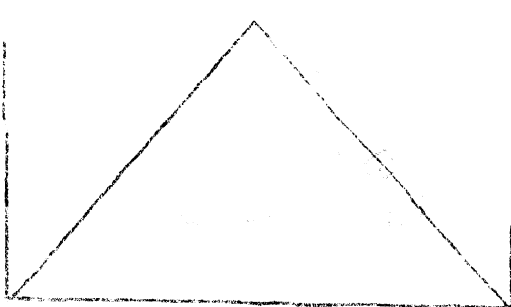
چھاپہ خانہ مطبع مطیع الرحمن کے سید حیات علی نے طبع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی ارشدنا بکلامه العظیم یا ایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا کثیرا ونساء والصلوة والسلام علی سیدنا محمد المبعوث بشیرا ونذیرا وعلی آله الاطهار واصحابه الابرار کلما ذکره الذاکرون وکلما غفل عن ذکره الغافلون بعد اسکے عرض کرتا ہے بندہ مسکین محمد قطب الدین بن محمد محی الدین شاہجہان آبادی تلمیذ شہرۂ آفاق مولانا محمد اسحق صاحب رحمۃ اللہ کا غفر اللہ له ولوالدیه ولاستاذیه ولجمیع المؤمنین والمؤمنات ووقیهم اللہ عن بلیات الدین والدنیا والآخرة کہ ان دنوں میں کہ مہینہ شعبان ۱۲۶۰ کا ہے فرمایش کی میرے مشفق برادر دینی مجمع الحسنات خواجہ ضیاء الدین احمد صاحب نے حفظہ اللہ تعالی

وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ
اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝ یعنی ای ایمان والو فرمان برداری
کرو اللہ تعالی کی اور فرمان برداری کرو رسول کی اور اونکی کہ صاحب
حکم کی ہین تم مین سی یعنی حاکم اور علماء اور خاوند وغیرہم بشرطیکہ خلاف
شرع حکم نکرین پس اگر خلاف کرو تم کسی چیز مین تو پھیر دو تم اوسکو طرف
اللہ کی یعنی کتاب اوسکیکی اور طرف رسول اوسکیکی یعنی اونکی زندگانی
مین اور بعد اونکی اونکی سنت کی طرف اگر ایمان رکھتی ہو تم ساتھ اللہ کے
اور دن آخرت کی یہہ بہتر ہی اور بہت خوب ہی از روی مآل کار کی
اور فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ
یعنی کہہ ای محمد اگر دوست رکھتی ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری دوست
رکھیگا تمکو اللہ تعالی اور فرمایا فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی
یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا
قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ یعنی قسم ہی تیری رب کی نہین مومن ہونگے
لوگ یہان تک کہ حکم بدین تجکو بیچ اوس چیز کی کہ اختلاف کرین آپسمین پھر
نہ پاوین اپنی دلونمین تنگی اوس چیز سی کہ حکم کری تو اور تابعدار رہون
تیری حکم کی تابعدار رہونا اور فرمایا ہی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین والشھداء والصلحین ۝ یعنی اور جو کہ فرمان برداری کرتی ہین اللہ کی اور رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکی ہونگے کہ انعام کیا ہی اللہ نی اونپر کہ وہ نبی ہین اور صدیق اور شہدا اور صالحین اور فرمایا ہی ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ ط یعنی اور جو کوئی اطاعت کرتا ہی رسول کی پس بتحقیق اطاعت کی اوسنی اللہ کے اور فرمایا یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لو تسوی بھم الارض یعنی دن قیامت کی دوست رکھین گے وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اوںھوں نی اور نافرمانی کی ہی رسول کی یہہ کہ ہم کیجاوی ساتھہ اونکی زمین یعنی ہوجاوین مٹی مانند زمین کی سبب شدت ہول اور سختی کی جیسیکہ اور آیۃ مین ہی ویقول الکافر یلیتنی کنت ترابا ۝ یعنی کہیگا کافر ای کاش کہ ہوجاتا مین مٹی انتہی اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ و من عصانی فقد ابی رواہ البخاری یعنی سب امت میری داخل ہوگی جنت مین مگر جسنی انکار کیا عرض کیا گیا کہ کسنی انکار کیا فرمایا کہ جسنی اطاعت کی میری داخل ہوا جنت مین اور جسنی نافرمانی کی میری

پس تحقیق انکار کیا نقل کی یہہ بخاری نی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ
بِهٖ رواه فی شرح السنۃ یعنی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہان
تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع واسطی اس چیز کی کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام
اور شریعت اور روایت ہی انس رضی کہ کہا کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ
قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ
سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ
کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ رواه الترمذی یعنی ای چہوٹی ای
بیٹی میری اگر قدرت رکہی تو یہہ کہ صبح کری تو اور شام کری تو اسحال مین کہ
نہ ہو تیری دلمین کدورت و نفاق کسیکی طرفسی تو کر پہر فرمایا ای
بیٹی میری اور یہہ صاف رہنا میری سنت سی ہی اور جسنی دوست
رکہی سنت میری پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنی دوست رکہا
مجکو ہوگا ساتہہ میری جنت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ
اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ
متفق علیہ یعنی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہان تک کہ

ہوویں بہت دوست طرف اوسکی باپ اوسکی سے اور فرزند اوسکی سے
اور سب لوگوں سے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ
النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ هٰذَا الْیَوْمَ لَكَثِیْرٌ فِی النَّاسِ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ
بَعْدِیْ رواه الترمذی یعنی جسنے کھایا حلال اور عمل کیا موافق
سنت کے اور امن مین رہے لوگ ہلاکت وآفت اوسکی سے داخل ہوگا
جنت مین یعنی پہلی جماعت کے ساتھہ پس عرض کیا ایک شخص نے کہ
یارسول اللہ تحقیق یہہ کام آجکی دن یعنی ہماری زمانہ مین بہت ہے
لوگوں مین یعنی بعد اسکی کیا حال ہوگا فرمایا ہان اس زمانہ مین تو بہت
ہی اور قریب ہے کہ ہوگا ان لوگوں مین بعد میری پیدا ہونگی یعنی منقطع
نہین ہونگی خیر امت میری سے بالکل اگرچہ تفاوت ہو قلت وکثرت کا اور
ہر زمانہ مین یہی لوگ متقی ہونگے نقل کی یہہ ترمذی نے ۱۲ اور فرمایا ہے
اللہ جل شانہ نے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِیرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ط
یعنی ای ایمان والو ڈرو اور بچو اللہ کی گناہوں سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر
نفس اوسچیز کو کہ آگی بہیجا ہے کل آنیوالی کے لیے یعنی روز قیامت کے لیے اور

ڈرو اللہ سے بلاشک اللہ خبردار ہے ساتھ اوس چیز کی کہ کرتی ہو تم ۔
اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ
حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ الآیہ ۔ یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے پیدا کرتا ہے
اللہ اوسکے لیے راہ خلاصی کی یعنی سختی دنیا اور آخرت کی سے اور رزق دیتا ہے
اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان نہین کرتا انتہی ف آیا ہے حدیث شریف
مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین جانتا ہون ایک آیہ
اگر عمل کرین اوسپر لوگ تو کفایت کرے اونکو وہ آیہ یہہ ہے ۔ وَمَنْ
یَّتَّقِ اللّٰہَ الخ انتہی ۔ حضرت شیخ عبد الحق نے اسکی شرح مین لکھا ہے کہ
یعنی اگر عمل کرین لوگ اسپر یعنی تقوی کرین تو البتہ کفایت کرے اونکو
طلب رزق سے اور رنج اوٹھانے سے بیچ اسباب اوسکیکے کہا ہے بعض
مشایخ نے کہ ہر قوم کے لیے ایک حرفہ ہے (پیشہ) اور حرفہ ہمارا تقوی ہے اور توکل
ہے انتہی ۔ اور کتاب مغنی الطالب لنیل المطالب مین لکھا ہے کہ اصل
اور عمدہ ترین اسباب دفع شر نفس کا تقوی ہے اور تمام خیر و سعادت
دارین کی تقوی کے نیچے رکھی ہین اس جہت سے کہ مدار عبادت کا کہ موجب
سعادت کی ہے تین چیزون پر ہے ایک تو توفیق الہی بندیکو عمل پر اور
دوسری اصلاح تقصیر عمل کی تا تمام ہو عمل اور تیسری قبول کرنا
حق تعالی کا عمل کو اور دینا ان تینون چیزون کا حق تعالی کی طرف سے عدہ

کیا گیا ہی تقوی پر جو کوئی تقوی اختیار کری البتہ ان چیزون مذکورہ کو
پہنچی اور پہنچا انکو البتہ موجب سعادت دارین کا ہی اور وعدہ عطا کرنی
ان تینون چیزون کا قرآن مین موجود ہی کہ فرمایا + اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ
یعنی توفیق اور مدد خدا کی ساتھہ متقیونکی ہی + اور فرمایا یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ
یعنی ای ایمان والو ڈرو خدا سی اور کہو بات محکم اصلاح کریگا یعنی سنوار
دیگا خدا عمل تمہاری اور فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ
یعنی قبول نہین کرتا خدا عمل کو مگر متقیونسی اور اور بہت چیزین خیر دین
و دنیا کی مربوط ساتھہ تقوی کی کی ہین جیسی کہ فرمایا + اِنْ تَصْبِرُوْا وَ
تَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا ط یعنی اگر صبر کرو اور تقوی کرو
نہین ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھہ + اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ
مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط یعنی جو کوئی
ڈری اللہ سی پیدا کرتا ہی اللہ اوسکی لیی راہ نکلنی کی ہر مشکل سی اور رزق
دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ نہین گمان کرتا اور فرمایا وَاتَّقُوْہُ وَ
اَطِیْعُوْنِ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی ڈرو اللہ سی اور اطاعت کرو
میری بخشی گا اللہ تمہاری لیی گناہ تمہاری اور فرمایا وَاللّٰہُ یُحِبُّ
الْمُتَّقِیْنَ ط یعنی اللہ دوست رکھتا ہی متقیون کو اور فرمایا الَّذِیْنَ

امنوا وکانوا یتقون لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا و
فی الاخرۃ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائی اور ہین وہ تقوی کرتی انکی لیی
خوشخبری ہی زندگانی دنیا مین اور آخرت مین اور اسی لیی متقی بزرگتر
سب سی ہوا کہ فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی
بلاشبہ بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کی بڑا پرہیزگار تمہارا ہی اور حدیث
شریف مین آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھہ خوش نہین
آتا تہا دنیا سی مگر متقی کی ۔ اور توریت مین آیا ہی ای فرزند آدم
کی تقوی کر اور جہان چاہی تو سو اور فرمایا خدا تعالی نی وازلفت الجنۃ
للمتقین غیر بعید یعنی قریب کی گئی جنت واسطی متقیونکی نہ دور
پس محافظت مکر دشمنی اور فراخی رزق کی اور مغفرۃ گناہونکی اور دوستی
خدا تعالی کی اور بشارت خیر دنیا اور آخرۃ کی اور نزدیکی بہشت کی اور
اکرام نزدیک خدا تعالی کی وغیر ذلک وعدہ کئی گئی تقوی پر ہین کہ متقی کو یہہ
سب چیزین میسر ہوتی ہین جیسی کہ آیات سابقہ مین مذکور ہوئین اور
معنی تقوی کی پاک کرنا دل کا ہی سب گناہونسی اور ڈرنا اور ہیبت
رکھنی خدا تعالی سی اور طاعت وعبادت کرنی اور یہہ تینون معنی تقوی سی
سمجھی جاتی ہین اور مراتب تقوی کی تین ہین تقوی شرک سے اور
تقوی بدعت سی اور تقوی معاصی فرعیہ سی جیسی کہ اس آیۃ مین

مذکور ہین * لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح
فیما طعموا الخ اور تقوی یعنی اجتناب کرنیکی فضول حلال سی بہی تہا
مشہور ہی ظاہر ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی متقیونکو
اس سبب سی متقی کہتی ہین کہ ترک کرتی ہین اوس چیز کو کہ اوسمین خوف نہین
ہی بخوف اسکی کہ نہ پڑین اوس چیز مین کہ اوسمین خوف ہی انتہی پس تقوی
چار قسم پر ہوا اور یہہ قسم اخیر اہم اور اعلی درجات تقوی کی اور موجب
سعادت دارین اور حاصل ہونی سب نعمتون کی ہی اور ساتھہ ترک
کرنی اسکی کی بندہ مستحق حساب اور عیب اور حبس اور سرزنش کا ہوتا ہے
اور ساتھہ کرنی اسکی کی بہشتی والا تمام بہلائیون اور قربتون اور نعمتون
کو ہوتا ہی اور اسکو متقی کامل کہتی ہین فالا تقوی از شرک اور حرام اور
گناہونسی ہر مومن پر فرض ہی اور ساتھہ ترک کرنی اسکی کی جہنمی اور معذب
ہوتا ہی اور ترتیب استعمال تقوی کی نفس مین یہہ ہی کہ بقوت تمام قیام
کرکر نفس کو تمام گناہونسی باز رکہی اور تمام فضولیونسی پرہیز کری اور تمام
اعضا کو لگام تقوی کی دی اور ہر عضو کو کہ جن جن چیزونکی لیی پیدا کیا گیا ہے
استعمال مین لاوی اور عمل حرام و لایعنی سی باز رہی تمام ہوا کلام صاحب
مغنی کا پس ہر شخص کو چاہیی کہ ان مضامین مین غور کرکر اتباع سنت ہر
حال مین اپنی پر لازم کری اور کفر اور شرک اور بدعتون اور گناہونسی پرہیز کری

اور کفر و گناہونکو اچھا اور مباح اور سہل اور سبک نہ جانی اور نہ اوسکے
کرنی پر راضی ہو کہ ملا علی رح نی شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی ۔ اَلرِّضَاءُ بِالْکُفْرِ
کُفْرٌ مِنْهَا اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ صَغِيْرَةً كَانَتْ اَوْ كَبِيْرَةً كُفْرٌ
اِذَا ثَبَتَ كَوْنُهَا مَعْصِيَةً بِدَلَالَةٍ قَطْعِيَّةٍ وَكَذَا الْاِسْتِهَانَةُ
بِهَا كُفْرٌ بِاَنْ يَعُدَّ هَيِّنَةً سَهْلَةً وَيَرْتَكِبُهَا مِنْ غَيْرِ مُبَالَاةٍ
وَيُجْرِيْهَا مَجْرَى الْمُبَاحَاتِ فِيْ اِرْتِكَابِهَا اِنْتَهٰى ۔ یعنی
راضی ہونا ساتھ کفر کی کفر ہی اور حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہی
جبکہ ثابت ہو ہونا اوسکا گناہ ساتھہ دلیل قطعی کی اور ایسیہی حقیر و سبک
جاننا گناہونکا کفر ہی باین نہج کہ گنی اونکو ہلکا اور سہل اور مرتکب ہو اونکا
بی پروا ہوکر اور قائم مقام مباحات کی کری اونکو عمل مین لانی مین
اور سید جمال الدین نی لکھا ہی کہ ۔ فَاِنَّ مَنْ لَمْ يُنْكِرْ بِالْقَلْبِ
رَضِيَ بِالْمُنْكَرِ فَيَكُوْنُ كُفْرًا ۔ یعنی جسنی نہ برا جانا برائی کو دلسی
راضی ہوا ساتھہ برائی کی پس ہوگا یہہ کفر انتہی ✱ اور مولانا عبد العزیز
محدث دہلوی رح نی بیچ تفسیر وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ کی لکھا ہی
کہ استباحت گناہ کا کفر ہی اور معنی استباحت کی یہہ ہین کہ دلمین
خوف عذاب کا اوسپر نرہی اور قبح اوسکا اعتقاد مین سی جاتا رہی
گو جانی کہ اس گناہ کو شرع مین حرام کیا ہی اور اوسکی منع شدید کیا ہی اور

زبان سی ہی اقرار کری کہ یہہ گناہ گناہ ہی اس لیے کہ معنی استباحت کی مباح جانتا ہی نہ مباح کہنا اور جب شخص عذاً کا گناہ سی جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد مین قبیح رہا مباح ہوا اور معاملہ مباحات کا ساتھہ اوس گناہ کی وقوع مین آیا ظاہر ہی بنا ان فقہ سمجھی ہین کہ انکار وارد ہونی حرمت اوسکی کا شرع مین ہی لازم استباحت کا اور یہہ معنی نادر الوقوع ہی از روی احادیث و آیات کی یہہ تحقیق استباحت کی اسی قدر کافی ہی کہ مذکور ہوا انکار ورد حرمت اوسکی کا شرع مین ساتھہ دل یا زبان کے ضرور نہین بسا اوقات آدمی یون اعتقاد کرتا ہی کہ شرع مین واسطی مصلحت عام کی تا رسم فاسد شائع نہو اور رفتہ رفتہ منجر ساتھہ اور قبح کی نہو اس فعل کو حرام کیا ہی اور واسطی ترہیب و تخویف کی وعدہ عذاب کا اسپر کیا ہی ورالا فی نفسہ یہہ فعل کوئی وجہ قبح کی نہین رکھتا اور عقاب اسپر مرتب نہین ہوتا اس فرق کو خاطر مین نگاہ رکھنا چاہی کہ بیچ فہم اکثر احادیث اور آیات اسباب کی کام مین آویگا انتہی * پس ای بھائیو سرکشی کو چھوڑ دو اور اس دنیا کی خاطر مستحق دوزخ کی نہو اور ڈرو اپنی رب کی سامنی کھڑی رہنی سی اور بچو گناہوں سی اور تیار کرو توشہ آخرت کا اپنی لیی کہ پاک پروردگار فرماتا ہی

فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی + وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ط یعنی جسنی سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو

اور کفر و گناہونکو اچھا اور مباح اور سہل اور سبک نہ جانی اور نہ اونکی کرنی پر راضی ہو کہ ملا علی رح نی شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی « اَلرِّضَاءُ بِالْكُفْرِ كُفْرٌ مِنْهَا اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ صَغِيْرَةً كَانَتْ اَوْ كَبِيْرَةً كُفْرٌ اِذَا ثَبَتَ كَوْنُهَا مَعْصِيَةً بِدَلَالَةٍ قَطْعِيَّةٍ وَكَذَا الْاِسْتِهَانَةُ بِهَا كُفْرٌ بِاَنْ يَعُدَّ هَيِّنَةً سَهْلَةً وَيَرْتَكِبُهَا مِنْ غَيْرِ مُبَالَاةٍ وَيُجْرِيْهَا مَجْرَى الْمُبَاحَاتِ فِيْ اِرْتِكَابِهَا اِنْتَهٰى » یعنی راضی ہونا ساتھہ کفر کی کفر ہی اور حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہی جبکہ ثابت ہو ہونا اوسکا گناہ ساتھہ دلیل قطعی کی اور ایسیہی حقیر و سبک جاننا گناہونکا کفر ہی باین طرح کہ گنی اونکو ہلکا اور سہل اور مرتکب ہو اونکا بی پرواہ ہو کر اور قائم مقام مباحات کی کری اونکو عمل مین لانی مین اور سید جمال الدین نی لکھا ہی کہ « فَاِنَّ مَنْ لَمْ يُنْكِرْ بِالْقَلْبِ رَضِيَ بِالْمُنْكَرِ فَيَكُوْنُ كُفْرًا » یعنی جسنی نہ برا جانا برائی کو دلسی راضی ہوا ساتھہ برائی کی پس ہوگا یہہ کفر انتہی * اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نی بیچ تفسیر وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ کی لکھا ہی کہ استباحت گناہ کا کفر ہی اور معنی استباحت کی یہہ ہین کہ دلمین خوف عذاب کا اوسپر نرہی اور قبح اوسکا اعتقاد مین سی جاتا رہی گو جانی کہ اس گناہ کو شرع مین حرام کیا ہی اور اوسی منع شدید کیا ہی اور

زبان سے بہی اقرار کرے کہ یہہ گناہ گناہ ہی اس لیے کہ معنی استباحت کی مباح جانتاہی نہ مباح کہنا اور جب صرف عذاب کا گناہ سے جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد مین قبیح رہا مباح ہوا اور معاملہ مباحات کا ساتہہ اوس گناہ کی وقوع مین آیا ظاہر ہیاں نقصے سمجھنے مین کہ انکار وارد ہونی حرمت اوسکی کا شرع مین ہی لازم استباحت کا اور یہہ معنی نادر الوقوع ہی از روی احادیث و آیات کی یہہ تحقیق استباحت کی اسی قدر کافی ہی کہ مذکور ہوا انکار ورود حرمت اوسکی کا شرع مین ساتہہ دل یا زبان کے ضرور نہین بسا اوقات آدمی یون اعتقاد کرتا ہی کہ شرع مین واسطے مصلحت عام کی تا رسم فاسد شائع نہو اور رفتہ رفتہ منجر ساتہہ اور قبیح کی نہو اس فعل کو حرام کیا ہی اور واسطے ترہیب و تخویف کی وعدہ عذاب کا اسپر کیا ہی والا فی نفسہ یہہ فعل کوئی وجہ قبح کے نہین رکہتا اور عقاب اسپر مرتب نہین ہوتا اس فرق کو خاطر مین نگاہ رکہنا چاہی کہ یہی فہم اکثر احادیث اور آیات اسی باب کی کام مین آویگا انتہی * بس ای بہائیو سرکشی کو چہوڑو اور اس دنیا کی خاطر مستحق دوزخ کی نہو اور ڈرو اپنی رب کی سامنی کہڑی رہنی سی اور بچو گناہونسی اور تیار کرو توشہ آخرت کا اپنی لیے کہ پاک پروردگار فرماتا ہے

فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی

* وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی * یعنی جسنی سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو

یعنی ساتھ پیروی کرنی شہوات کی پس تحقیق جہنم ٹھکانا اوسکا ہی اور جو کوئی
ڈرا کھڑی ہونی سی آگی پروردگار اپنی کی اور منع کیا نفس امارہ کو خواہش نفسانی
سی پس تحقیق ٹھکانا اوسکا جنت ہی انتہی اور اسکی تفسیر جلالین مین یہہ لکھی ہے
کہ حاصل اسکا یہہ ہی کہ گنہگار دوزخ مین جاویگا اور مطیع جنت مین پس معلوم ہوا اسکی مضمون
کو اور اسکی خاطر گناہ مین نہ گرفتار ہو اور دن آخرت کی کوئی کسی کا م نہین آنی
کا جیسی کہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۔ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ
اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ط لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ * یعنی پس جبکہ آویگا نفخہ دوسرا جسدن کہ بہاگیگا
آدمی اپنی بہائی سی اور مان سی اور باپ سی اور جورو سی اور فرزند سی ہر
کسی کی لیئی اوسدن سی وسدن ایک حال ہوگا مشغول کریگا اوسکو حال غیر سی یعنی
ہر شخص اپنی اپنی حال مین گرفتار ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہین ہونیکا انتہی
اور حضرت عائشہ رضی سی روایت ہی کہ اونہون نے ایکدن یاد کیا آگ دوزخ
کو اور روئین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کسچیز نی رولایا تجکو کہا
حضرت عائشہ نی کہ یاد کیا مین نے آگ دوزخ کو پس رو ئی مین پس آیا یاد کروگی تم
اپنی اہل کو دن قیامت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ
تین جگہ کوئی کسیکو نہین یاد کرینی کا ایک تو نزدیک میزان کی یہان تلک کہ جانے
کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اوسکی یا بہاری اور دوسرے وقت ملنی نامہ اعمال کے

یہان

وہان تک کہ جانی کہ آیا داہنی ہاتھہ مین ملتاہی نامہ اعمال یا بائین ہاتھہ مین
پیٹھہ کی پیچھی سی اور تیسری وقت گذرنیکی پل صراط پرسی جسوقت کہ رکھا جاوے
بیچ پشت دوزخ پر یہہ حدیث مشکوۃ مین ابوداؤد سی نقل کی ہی پس غرض ان
تمام مضامین کی لکھنی سی یہہ ہی کہ ہر مرد وعورت کو ہر حال مین فرمان بردار اللہ تعالی
کا اور اوسکی رسول مقبول کا ہونا چاہیی تا بیڑا پار ہو اور موافقت زوجین کے
لیی ہی یہہ عمل اکسیر اعظم ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی * اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۔ یعنی بلاشک جو لوگ
ایمان لائی اور عمل اچھی کیی پیدا کریگا واسطی اونکی خدا تعالی دوستی کو یعنی با
ہمدگر دوست ہونگی پس بعضی بیویان عمل حب کی تلاش رکھتی ہین اور بعضی
مرد ڈھونڈہ تی پھرتی ہین ایسی عمال کہ بیوی تابعدار ہو اور محبت رکھی یہہ
عمل کیون نہین کرتی کہ اللہ تعالی کا بتایا ہوا عمل ہی اگر اسکی حق مین کہین ہر کہ
شک آرد کافر گردد تو بجا ہی للہ الحمد تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہی اصل مطلب
اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا

باب پہلا بیچ حق خاوندونکی بیویون پر

بیویونکو کمال اطاعت کرنی چاہیی
اپنی خاوندونکی کہ انکا بڑا حق ہی اونپر * فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی * لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ
تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ یعنی اگر مین حکم کرتا کسی کو

کسی کی سجدہ کرنیکا تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو یہہ کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو
نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی سجدہ کرنا کسی کے لیے درست نہین سوای پاک پروردگار
کی اگر درست ہوتا کسیکی لیے تو بیوی کو حکم ہوتا کہ اپنی خاوند کو سجدہ کیا کری
کہ بڑا حق ہی اسکا اوسپر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر اَیُّمَا امْرَأَةٍ
مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
یعنی جو عورت مری اس حال مین کہ خاوند اوس کا اوسی راضی ہو داخل ہوگی بہشت
مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اَلْمَرْأَةُ اِذَا
صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ
بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ
اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ یعنی عورت جبتو کہ پانچون وقت کی نماز پڑہی
اور ماہ مبارک کی روزی رکہی اور بچاوی اپنی ستر کو یعنی حرام کاری ہی
اور فرمان بردار کری اپنی خاوند کی پس ایسا درجہ ہوگا اوس کا کہ داخل
ہوگی بہشت مین جس دروازی سی چاہی گی نقل کی یہہ ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ
لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ٭
یعنی جبکہ بلاوی مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کی لیے اسے چاہیے کہ آوی اوسکی
پاس اگرچہ ہو تنور پر یعنی کام ضروری کرتی ہو نقل کی یہہ ترمذی نے

اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ یعنی نہین ایذا دیتی کوئی عورت اپنی خاوند کو دنیا مین مگر کہ کہتی ہی جنتی بیوی اوسکی کہ حور بڑی انکھون والی ہی نہ ایذا دی تو اسکو مار تجکو اللہ پس سوا اسکی نہین کہ وہ تیری پاس مہمان ہی قریب ہی یہہ کہ جدا ہوکر تجہسی آویگا ہماری پاس نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ * یعنی تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی اونکی نماز اور نہین چڑہتی اونکی کوئی نیکی ایک تو غلام بہاگا ہوا یہان تک کہ پہر کر آوی اپنی آقاؤن کی پاس اور اطاعت کرے اونکی اور دوسری وہ عورت کہ خفا ہوا اوسپر خاوند اوسکا یعنی بشرطیکہ حق پر خفا ہوا اور تیسری نشی والا یہان تک کہ ہوشیار ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین * پس بیویونکو چاہیے کہ ان حدیثون کی معنو مین غور کرکے اپنی خاوندونکی تابعداری کرین اور تابعداری مین یہہ قاعدہ کلیہ ملحوظ رکہین کہ اگر خاوند بری بات کرنی

بیان ہی اسکا کہ بیویونکو کن چیزونمین اطاعت کرنی چاہیے خاوندونکی

کبھی تو نہ کہا مانیں اس لیے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے *
لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ * یعنی نہیں ہے تابعداری
کرنی کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کی اور اگر ضرر دے یا مباح بات کرنیکو کہے یا برے
بات سے منع کرے تو تابعداری اوسکی بدل وجان کرے مثلا خاوند نماز پڑھنی کو
کہے تو بجا لاوے حکم اوسکا کیونکہ اوسکی ترک کرنی مین بڑا گناہ لازم آتا ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے * مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَامِدًا فَقَدْ
كَفَرَ * یعنی جس نے نماز چھوڑی قصدا پس تحقیق وہ کافر ہوا یا ماہ مبارک کی روزے
رکھنی کو کہے تو اسمین بھی اطاعت اوسکی کرے کیونکہ اسکے ترک کرنی مین بڑا ہی تقصیر
پاتا ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ
مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ
كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ یعنی جس نے ایک روزہ رمضان کا افطار کیا بلا اجازت
و بغیر مرض کی تو اوس کے بدلے اگر تمام زمانہ بھر روزہ رکھے گا تو اوس کے فضیلت
کو نہیں پانے کا یا اگر زکوۃ اسپر فرض ہے اور خاوند زکوۃ دینی کو کہے تو فرمان
بردار کرے اوسکی کیونکہ زکوۃ کی نہ دینی سے برا حال ہوگا قیامت کو کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے * مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ
زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ
يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ

ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ اَلْاٰيَہ یعنی جسکو اللہ نے مال دیا اور اوسنے زکوٰۃ اوسکی ادا نکی تو دن قیامت کی مال اوسکا بنایا جاویگا بصورت کالی سانپ کی کہ گر گئے ہونگی بال اوسکی سرکی بسبب کثرت زہر اور درازی عمر اوسکی کی اوسکی آنکہون پر دو نقطی سیاہ ہونگی کہ برا سانپ ہوتا ہی وہ مانند طوق کی زکوٰۃ نديني والی کی لپیٹ جائیگا پہر اوسکے باچھین پکڑیگا پہر کہیگا کہ مین مال تیرا ہون مین خزانہ تیرا ہون پہر واسطی سند کی حضرت نی آیۃ کلام اللہ کی پڑہی اور نہ جانین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین ساتھ اوس چیز کی کہ دی اونکو اللہ نی اپنی فضل سی کہ وہ بہتر ہوگا اونکی لیی بلکہ وہ برا ہوگا اونکی لیی کہ روز قیامت کی بطور طوق کی ڈالا جاویگا وہ مال کہ بخل کیا ساتھ اوسکی اور اسی طرح اگر حج فرض ہوکی تو تابعی آزار اوسکی کری کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا ٭ یعنی جو کوئی مالک ہو زاد و راحلہ کا کہ پہنچاوے اوسکو طرف بیت اللہ کے اور حج نکرے (یعنی خرچ اور سواری کا) پس نہیں تفاوت اوسپر اسمین کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر یا طلب علم کو ہی تو ہما نے اوسکا کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٭ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر یہہ چند چیزین

بطریق مثال کی لکھی گئی ہین حاصل یہہ کہ جو ضروری اور مباح چیز و نسکے
کرنی کو خاوند کہی بدل و جان قبول کری اونکو اور اگر بُری باتون سی منع
کری تو باز رہی اون سی اور بُری باتین بہت ہین سب سی بُری بات شرک
و کفر ہی کہ اللہ تعالے فرماتا ہی* اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ یعنی
شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور فرمایا ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنی
جن لوگون نی کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتون کو وہ دوزخ کی رہنی والی ہین وہ اوس مین
ہمیشہ رہینگے اور حدیث شریف مین آیا ہی * عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ
لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ
وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً
مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ
ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ
بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ
وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مُوْتٌ وَاَنْتَ
فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ
عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ *

یعنی روایت ہی معاذ سی کہ کہا نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ساتھ دس باتون کی فرمایا نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کی کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوی
تو اور جلایا جاوی تو اور نا فرمانی مان باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو نکل جانیکا
اہل و مال سی اور نہ چھوڑ نماز فرض کو قصداً اس لیی کہ تحقیق جسنی چھوڑی نماز
فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اوسی عہد و امان اللہ کا اور نہ پینا شراب اس لیی
کہ تحقیق وہ سری ہر برائی کا اور بچا تو اپنی تئین گناہ سی اس لیی کہ تحقیق گناہ
سی غضب الٰہی نازل ہوتا ہی اور نہ بہاگ تو بہاگنی سی جہاد مین سی اگرچہ ہلاک ہون
لوگ اور جبکہ پہنچی لوگونکو موت یعنی قحط یا وبا اور تو اون مین ہو پس ثابت رہ
اور خرچ کر اپنی عیال پر مال اپنا اور نہ اٹھا اون سی عصا اپنا واسطی تادیب کی
یعنی تنبیہ کر تا رہ امور شرعیہ پر اور ڈرا انکو یعنی بیچ مخالفت او امر اور نواہی
اللہ کی نقل کی یہ احمد نی پس اگر عورت شرک و کفر کرتی ہی اور خاوند
منع کری تو اوسی وقت کہنا اوسکا مانی اور توبہ اوس سی کری اور نکاح پھر
کر کری کہ شرک و کفر سی نکاح جاتا رہتا ہی اور کفر لازم آتا ہی اللہ و رسول
کی نہ ماننی سی یا اون کی حقیر جاننی سی یا اون کی بی ادبی کرنی سے
یا اونکی احکام و خبرون کے نہ ماننے اور جھوٹ جاننے سی یا حقیر جاننے سی اونکو اور
شرک کی معنی جو اگلی علماء نی بڑی بڑی کتابونمین لکھی ہین اوس کا حاصل مولانا
حضرت شاہ عبد القادر علیہ الرحمہ نی ترجمہ قرآن مین کئی جاہی نقل کیا ہی

معنی شرک

چنانچہ وہ عبارتین اونکی بعینہ نقل کیجاتی ہین تا عوام اچھی طرح سمجھہ لین سورہ
بقرہ مین بیچ فائدہ آیہ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ کی یہہ لکھا ہی اگر مرد نی یا عورت
نی شرک کیا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانی مثلاً
کسیکو سمجھی کہ اوسکو ہر ایک بات معلوم ہی یا وہ جو چاہی سو کر سکتا ہی یا
ہمارا بھلا برا کرنا اوس کی اختیار مین ہی اور اللہ کی تعظیم اور رچیز کری مثلاً کسیکو
سجدہ کری اور اوس سی حاجت مانگی اوسکو مختار جان کر اور بیچ ترجمہ سورہ بنی اسرائیل
کی تفسیر آیہ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ الخ مین لکھا ہی کہ مال مین ساجھا یہہ کہ تونکی
نیاز اپنی مال مین فرض سمجھتی ہین اور اولاد مین یہہ کہ ایک کو بتاتی ہین فلانی نی
بخشا ہی دوسرا فلانی کا بخشا اور سورہ نحل کی ترجمہ مین لکھا ہی کہ مشرک کہتی ہین
مالک اللہ ہی ہی پر یہہ لوگ اوس کے سرکار مین مختار ہین اس واسطی انکو پوجتی
سو یہہ غلط ہی جو لوگ پوجتی ہین بزرگ کو نکو وہ بزرگ بی گناہ ہین ایک شیطان
اپنا نام رکھکر آپکو پجواتا ہی انتہی اور اسی طرح مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نی بیچ
تفسیر سورہ جن کے آیہ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا کی تفسیر مین لکھا ہی حاصل اوس کا
یہہ ہی کہ کوئی اس بندہ سی یعنی آن حضرت سی طلب فرزند کی کرتا ہی اور کوئی
طلب روزی کی اور کوئی طلب خدمات دنیا کی وغیر ذلک اور بسبب اس ہجوم
کی اوسکی اوقات کو بھی مُنَغَّص کرتی ہین اور آپ بیچ ورطہ شرک و کفر کی
گرفتار ہوتی ہین اور سمجھتی ہین کہ جب نور الہی اس بندی کی دل مین آیا

بسبب کمال قرب عبادت کی توبهه بنده شریک کارخانه خدائی کا هوا اور اسکو
الله کی نزدیک جاه وقدر پیدا هوئی هی که جو کچهه وه کهی حق تعالی عمل مین لاتا هی
جیسی که دنیا مین صاحب خانه کو خاطر داری مهمان کی ملحوظ هوتی هی اور ایسے
هی اهل دنیا متجسس رهتی هین که بادشاه اور امیر اور حاکم اور فوجدار جسکی گهر
مین که آتی هین اوس سی حل مشکلات اور حاجت روائی ڈهونڈتی هین
اور ساتهه اسی خیال فاسد کی که یهه حق بندگان خدا کی ساتهه خدا کی هم
پهنچاتی هین یهه ورطه پیر پرستی اور گور پرستی کی پڑتی هین اور اس جادته
مین جن اور آدمی دونو شریک هین انتهی اور مائة المسائل مین لکها هی که
شرک شرع مین بمعنی کفر کی هی استعمال کیا گیا هی چنانچه حضرت شیخ عبد الحق رح
نی ترجمه مشکوة مین لکها هی که اشراک بالله شریک کرنا هی ساتهه خدا کی وجود مین
یا عبادت مین اور مراد شرک سی کفر هی جسطرح کا که هو انتهی اور خیالی حاشیه
شرح عقائد کی مین لکها هی که قول الله تعالی کا ان الله لا یغفر ان یشرک به ای
بکفر به اور کفر کو ساتهه شرک کی تعبیر کیا اس لیی که کفار عرب بهی مشرک تهی انتهی
پس اس سی معلوم هوا که یهه باتین هی کفر و شرک کی هین پوجنا سیتلا کا اور چوٹی
رکهنی بچون کی سر پر بدهی یا سهرا پهنانا اس نیت سی که اس سی عمر دراز هوتی
هی یا گنج بهرنا یا هنسلی پهنانی اسی نیت سی یا دالنه بهگونی یا چرخه نکالنا
یا جاڑے ڈالنا بعد کسی کی مرنیکی یهه جانکر که ان سی کوئی اور بهی مرجاویگا یا ایک رنگ

بدهی اور سهرا دونون هار کی نام هین گلی مین پهناتی هین ۱۲

کا کپڑا وغیرہ پہنانا نذر کر دینا یہ جانکر کہ ہماری بزرگ اسکو ترک کر گئی ہین جو کوئی
اسکو پہنیگا خواہ مخواہ ضرر اوسکو پہنچیگا یا تعزیہ وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سدو
وغیرہ کو ماننا اور اوس سی خبرین غیب کے پوچھنی اور اوسکو حاجت روا جاننا
اور اسی طرح اگر بزرگون کو حاجت روا جانکر منتین اونکی مانی اور شگون بد کو موثر
جانی یعنی مثلا اگر بلی راستہ کاٹ گئی یا چھینک ہوئی وغیر ذلک تو جس کام کو چلے
وہ نہین ہونیکا یہ سمجھنا قبیل طیرہ کی سی ہی کہ جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ہی اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ یعنی شگون بد لینا شرک ہی غرض کہ جو
شرک اور کفر کی باتین ہین اونکو ترک کری کہ دنیا چند روزہ ہی اور وہان
کوئی کام نہ آویگا نہ مان نہ باپ نہ خصم نہ جورو نہ بچی نہ اور کوئی بس کمال اقتضاء
غفلت ہی کہ فرزند وغیرہ کی خاطر سی اپنی آخرت کو برباد کری کہ کلام اللہ اور
کتابین حدیث وغیرہ کی بھر رہین ہین اس کی برائی مین چنانچہ حضرت پیران پیر
سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ لوگ اس شرک سی غافل ہین کہ
اپنی خواہش نفسانی کی تابع ہو رہی ہین جیسی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اَفَرَأَیْتَ
مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ یعنی کیا دیکھا تو نی اوسکو کہ پکڑا ہی اوسنی اپنی
خواہش نفسانی کو معبود اپنا اس خیال تو کیجیی کہ جب مطلق خواہش نفسانی کی
پیروی کو شرک گنا چہ جائیکہ صریح شرک ہو اور کلمات کفر سی کہ بظاہر حق ترجمہ
مشکوۃ شریف کی مین فتاوی عالمگیری سی تفصیل لکھی ہین پرہیز کری اور

بیان زنا کی اور بدی کی

فتاوی عالمگیری مین لکھاہی کہ لایق ہی مسلمان کو یہہ کہ پڑہا کری اس دعا کو
صبح و شام اس لیی کہ یہہ سبب ہی بچنی کی ورطۂ شرک و کفر سی بسبب وعدہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ
شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ کذا فی الخلاصۃ اور
اور بری بات زنا کاری ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ
کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَآءَ سَبِیْلًا یعنی پاس ہی نہ پہٹکو زنا کی کہ بلا شبہہ
وہ ہی بیحیائی اور بری راہ اور حضرت ابن عباس سی منقول ہی کہ فرماتی ہین
وہ مَا ظَھَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِھِمُ
الرُّعْبَ وَلَا فَشَی الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا کَثُرَ فِیْھِمُ الْمَوْتُ
وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْھُمُ
الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَی فِیْھِمُ الدَّمُ وَلَا
خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَھْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْھِمُ الْعَدُوُّ * یعنی
نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر کہ ڈالتا ہی اللہ اونکی دلمین خوف
اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ کثرت ہوتی ہی اوس مین موت کی اور
نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہی اونسی
رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کی مگر کہ پہیلتا ہی اون مین کشت و
خون اور نہین عہد شکنی کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہی اون پر دشمن

انتہی یہہ حدیث مشکوٰۃ کی باب نعیر الناس مین ہی اور بری بات ہی نامحرم کی سامہنی ہونا اور کلام کرنا اوس سی اور نامحرم وہ ہی کہ جس سی نکاح کرنا جایز ہو پس دیور اور جیٹھہ اور بیٹی چچا اور پہوپہی اور ماموں اور خالہ کی اور بہنوئی وغیرہ ذلک بہی نامحرم ہین ان سی پردہ کرنا ضروری اور ایسی ہی غلام بہی مذہب حنفی مین اجنبی ہی محرم نہین اوس سی بہی پردہ کری مثل اور اجنبیون کی اور بری بات ہی خاوند کا مال بیجای صرف کرنا پس ان چیزون سی پرہیز کری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایسی بیوی کی تعریف کی ہی اس حدیث مین قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِہَا وَلَا فِیْ مَالِہَا بِمَا یَکْرَہُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ یعنی عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ کونسی عورت بہتر ہی فرمایا وہ عورت کہ خوش کری خاوند کو جب کہ دیکہی اوسکو اور فرمان برداری کری اوسکی جبکہ حکم کری اوسکو اور نہ مخالفت کری یعنی نہ خیانت کری اوسکی بیچ نفس اپنی کی اور مال اپنی کی ساتہہ اوس چیز کی کہ ناگوار ہو خاوند کو نقل کی یہہ نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بری بات ہی ناپاک رہنا اور غسل نکرنا اور نماز کو ترک کرنا جیسی بعضی عورتونکو عادت ہی کہ اگر صبح کو نہانیکی حاجت ہو تو نہاتی نہین بسبب شرم اور کسل کی اور نماز کو ترک کرینگی سبحان اللہ عمین بیحیائی

کو

نامحرم کی تفصیل

کو حیا جانتی ہین کہ اپنی مالک حقیقی کی شرم نہین کرتین اور لوگون سی شرم
کرتی ہین بہت بری بات ہی یہہ اور بری بات ہی ننگی نہانا گھر والونکی سامنی
اور ایک پاءخانہ مین کئی کئی عورتونکو ملکر بیٹھنا کمال بیحیائی کی بات ہی ناف کی
نیچی سی زانو کی نیچی تک عورتونکو بھی آپسمین ستر کا چھپانا واجب ہے اس بات کو سہل
سبک جاننا بہت ہی بڑا ہی خوف کفر کا اس مین ہی نعوذ باللہ منہ حیف ہی کہ اس سے
عورتین ایسی غافل ہین کہ پروا ہی نہین کرتین اور بری بات ہی مسّی کی ریخ اور
دھڑی جمانی ایسی کہ پانی اوسکی نیچی نہ پہنچی کہ غسل ہی نہین اترتا اور دھڑی جب
ایسی ہو کہ موہنہ بند کی سی معلوم ہوتی ہو اور موہ پپڑی جمی اوس سی وضو بھی
نہین ہوتا کیونکہ موہنہ بند کی پر جتنا ہونٹ باہر رہی وہ جز ہی موہنہ کا پس جب
صورتین کہ بسبب پپڑی مسی کی وقتی ہونٹ پر پانی نہ پہنچا تو جز موہنہ کا خشک
رہا پس وضو کہان ہوا جب وضو یا غسل نہوا تو نماز کیونکر ہوگی کہ طہارت
شرط ہی نماز کی پس اس سی بھی کمال غافل ہین عورتین افسوس ہی کہ
ذرہ سی زینت کی لیی نماز کو برباد کر کر مستحق عذاب کی ہون اور بری بات ہی
عورتون کی حق مین یہہ کہ باریک کپڑی پہنکر مردون کی اور کافر و فاسق
عورتون کی سامنی بی ستر ہین کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ
كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ

عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ
لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ
مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی دو گروه که دوزخیون سی هین نهین
دیکھا مین نی اونکو یعنی بعد میری پیدا هونگی ایک اونمین سی وه هین که اونکی
ساتھ کوڑی هونگی جیسی دُمین گایون کی مارینگی اونسی لوگونکو یعنی ناحق اور
دوسری وه عورتین که پہنی هونگی کپڑی ظاهر مین اور ننگی هونگی حقیقت مین یعنی
بعض بدن اونکا ڈہکا هوگا اور بعض کہلا واسطی اظهار جمال کی جیسی که دوپٹا
پیٹھ پر ڈال لیتی هین اور سینا اور پیٹ که جگہه شهوت کی هین برهنه رکھتی هین یا
پہنین گی باریک کپڑی که بدن اونکی اون مین سی معلوم هوتی هونگی پس وه
اگرچه کپڑی پہنی هونگی ظاهر مین لیکن ننگی هونگی حقیقت مین یا پہنین گی لباس فاخره
اور ننگی هونگی لباس تقوی سی که آخرت مین بسبب تقوی کے لباس بهشت کی پہننا
گی رجھانی والی هونگی لوگونکو یا اوڑہنیان سر پر سی اوتار ڈالین گی تا کہ دیکھین
لوگ موہنہ اون کی مائل هونگی یعنی لٹک چال چلین گی کج رو هونگی عفاف سی
یعنی پارسا نهین هونگی یا میل کرنیوالیان هونگی یعنی آپ بهی رغبت کرکی
مردونکی طرف سر اونکی مانند کوہان بختی اونٹونکی هونگی ایک طرف جھکی هوئی
یعنی جیسی بعضی بانکی عورتونکی سرون پر جوڑی بالونکی هوتی هین نهین
داخل هونگی وه جنت مین اور نهین پاوینگی وه بو جنت کی حال آنکه تحقیق بو

اسکی

اوسکی البتہ بوئی جاویگی اتنی اتنی دور سی یعنی پانسو برس کی راہ سی نقل کی ہی
مسلم نی پس خیال تو کرو ای بیویو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیسی بُرائی
اور عذاب بیان فرمایا ہی عورتون باریک کپڑی پہننی والیون اور بدوضعون کی لیے
حیف ہی کہ بیویون کی بدوضع ہونیکی لیے دوزخی بنین اور جنت سی محروم رہین
اور کنی جاوین فاحشو بنین کہ حضرت نی فرمایا ہی مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ
یعنی جو مشابہت کرتا ہی کسی قوم کی پس وہ انہین مین ہی اصل اس لباس کی
کسی فاحشہ نی نکالی ہی انکو وضع اوسکی پسند آئی یہہ بہی اونہین کی ساتہہ شریک
ہوئین اور دحیہ بن خلیفہ صحابی روایت کرتی ہین کہ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِیَّ فَاَعْطَانِیْ مِنْهَا قُبْطِیَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا
صَدْعَیْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِیْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَكَ
تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرْ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ
ثَوْبًا لَا یَصِفُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ یعنی لائی گئی حضرت کی پاس
کپڑی مصر کی باریک پس مجہکو اونمین سی ایک تہان اور فرمایا پہاڑ تو اسکو
دو ٹکری پس قطع کر ایک کا اونمین سی قمیص اور دوسرا اپنی بیوی کو تاکہ اوڑہنی
بنا دی اوسکی پس جبکہ پیٹہہ پہیر دحیہ نی فرمایا آنحضرت نی اور حکم کر اپنی بیوی کو
یہہ کہ لگالیوی اوسکی نیچی ایک کپڑا کہ نہ ظاہر کری اوسکی بدنکو یعنی وہ کپڑا
باریک تہا کہ اوسمین سی معلوم ہوتا تہا رنگ بالونکا اور جلد کا پس حضرت نی فرمایا

کہ اسکی بھی اور کپڑا لگاوی تا نہ معلوم ہو رنگ جلد اور بالونکا نقل کی یہہ حدیث
ابو داؤد نی اور روایت مین ایا ہی أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ
عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَنْ يَصْلُحَ أَنْ
يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ * یعنی اسما حضرت ابی بکر کی بیٹی آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اس حال مین کہ اونپر کپڑی باریک تہی پس موہنہ پہیر لیا حضرت نی اونکی طرف
سی اور فرمایا کہ ای اسما تحقیق عورت جبکہ پہنچی حد بلوغ کو نہین درست یہہ
کہ دیکہا جاوی اوس سی مگر یہہ اور یہہ اور اشارہ کیا طرف موہنہ و ہتیلیون
اپنی کی نقل کی یہہ داؤد نی اس حدیث کی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق رحمہ نے
لکہا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جب بدن باریک کپڑی مین سی معلوم ہو
تو حکم ننگی کا رکہتا ہی اور کتاب شرعۃ الاسلام مین لکہا ہی کہ عورت ایسا لباس
باریک نہ پہنی کہ رنگ بدن کا اوسمین سی نظر آوی کہ موجب لعنت کا ہی اور
علقمہ بن ابی علقمہ اپنی مان سی روایت کرتا ہی کہ کہا اوسنی * دَخَلَتْ حَفْصَةُ
بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ فَشَقَّتْهُ
عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا رَوَاهُ مَالِكٌ + یعنی آئی حفصہ
بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر کی حضرت عائشہ کی پاس اسحال مین کہ اوسکی سر پر

یعنی بہتیجی حضرت عائشہ کی ۱۲

اوڑہنی

اور بہت باریک ہی تھی پس پھاڑ ڈالا اوسکو حضرت عائشہ نے اور اپنی ایک اوڑھنی
سفت نقل کی یہہ مالک نے پس ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورت کو باریک کپڑا
پہننا اور ایسا کپڑا پہننا کہ کچھہ بدن ڈھکا رہے اور کچھہ کھلا درست نہیں سوائے
چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پنجوں کے اور باقی بیان ستر کا انشاء اللہ تعالیٰ
دوسرے باب میں ہوگا اور ایک بڑی رسم ہے لڑکے کو ریشمی کپڑے پہنانے اور
سونا چاندی پہنانا اور پٹی وغیرہ رکھنے اور افیون کھلانے اور اخیر کی دو چیزیں لڑکے
کے لیے بہی منع ہیں اور لڑکی کے لیے بہی اور اوپر کی چیزیں لڑکوں کے لیے نہیں درست
اور لڑکی کے لیے درست ہیں اور منع ہونا انکا حدیثوں سے ثابت ہے بخوف درازی کے
حدیثیں نہیں نقل کیں اور شادی میں کہ بہت رسمیں کافروں اور فاسقوں کے
ہیں اونسے بہی بچے جیسے بدھی دار باندھنا اور سہرا باندھنا اور ٹوٹکی کا لوٹا
پہرنا چھٹی منڈہی کی اور تیل چڑہانا اور رنگ اور اُبٹنا کھیلنا اور کنگنہ باندھنا اور لیلا
دولہن کی محبت کے لیے رسمیں معلومہ کرنی اور وقت لانے دولہن کے ہنڈیا یا مرغا ذبح کرنا
اور گودی بھرنی اور رسوائی انکی رسمیں بڑی بری ہیں پرہیز کرے انسے کہ اکثر چیزوں میں
خوف کفر کا ہے عیاذًا باللہ منہ اربعین مسائل میں لکھا ہے کہ سہرہ کہ تار نقرہ
و طلا کا ہو مردوں کو اصلا جائز نہیں اس لیے کہ استعمال طلا کا مردوں کے لیے
مطلقا حرام ہے اور استعمال نقرہ کا مثقال سے کم واسطے انگشتری کے مردوں کو جائز
ہے جیسے کہ حدیث ترمذی میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے واسطے تیار کرنے انگشتری

ف بہت سی رسمیں شادی کی رسمیں ناجائز ہیں درست اور بعض رسمیں کا

ف سونے کی انگشتری ... کا بیان
[illegible]

لی پوچھا کہ یا رسول اللہ کس چیز سی بناوین انگوٹھی فرمایا چاندی سی اور تمام نکرو اسکو بقدر مثقال کی یعنی کم ایک مثقال سی ہو انتہی * اور سوای انگشتری کی استعمال چاندی کا بہی مردونکو درست نہین کذا فی کتب الفقہ اور عورتون کو استعمال دونونکا جائز ہی مگر سہرہ کہ اوسکا استعمال عورتونکو بہی مکروہ ہی بسبب مشابہت کفار کی اور مشابہت کفار کی حرام ہی * قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔ یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی مشابہت کری کسی قوم کی پس وہ اونہین مین سی ہی انتہی اور سہرہ پہونا کا ہی بسبب مشابہت کفار کی جائز نہین بلکہ ہار اور پہول کہ دولہا اور دلہن کی سر پر وقت نکاح کی یا بعد اوسکی باندہتی ہین بدعت ہی اور مشابہت ساتہہ گبرون کی اور مشابہت کافرون اور گبرون کی سی احتراز لازم ہی چنانچہ بیچ کتاب مرآۃ الصفا کی کہ بطور فتاوی کی ہی لکہا ہی کہ پہول اوپر سر دولہا کی باندہنی اور دستارچہ یعنی پٹی تمامی با اندازہ اوسکیکی سر پر بدعت ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ رسم گبرون کی ہی انتہی اور کنگنہ باندہنا دولہا اور دلہن کے ہاتہہ مین بہی رسوم کفار سی ہی چنانچہ اسی کتاب مین بیچ فصل نکاح کے فتاوی مطالب المومنین سی نقل کیا ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ تہوڑے سے سرسون اور اسپند نیلہ کپڑے مین باندہتی ہین کہ اوسکو کنگنہ کہتی ہین یہہ فعل مشتمل اوپر بہت سی بدعتون اور گناہون کی ہی اعلی اونکا یہہ ہی کہ یہہ طریقہ ہنود کا

خلاف سنت ... چاندی ... بھی

یعنی مرآۃ الصفا ۱۲ منہ

کاہی اور تشبیہ ہنود کی ساتھہ کفر ہی یا گناہ کبیرہ اور اُنکی تفصیل مذکور مین یہہ ہی
ہی کہ ڈورہ معلی باندہنا دولہہ کی ہاتہہ مین رسم گبرونکی ہی خوف اسکا ہی کہ کافر
ہو اور منافع المؤمنین مین لکھا ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ ہتھلیون پر پھول
باندہتی ہین اور صندل ملتی ہین مشابہت گبرون کی ساتھہ ہوتی ہی اور اسی
کتاب مین ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ تہوڑیسی سرسون اور سہندلتہ مین
باندہتی ہین اور اوسکو کنگنہ کہتی ہین اوسکو دولہہ کی ہاتہہ مین باندہتی ہین یہہ
صریح ہی کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا کافر ہوتا ہی اور سید آدم بنوری نے
اپنی کتاب مین کتاب علم الہُدی سی نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر
ہین اور کتنی چیزونمین خوف کفر کا اور بعضی بدعتین ہین جو کوئی کہ وہ رسمین بجالاوی
علاقہ زوجیت کا درمیان ہین سی برطرف ہوجاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا
نہین ہوتا ہی اور فرزند اوس نکاح سی کہ پیدا ہوتا ہی نسب اوس فرزند کا ثابت نہین
ہوتا اگر ثابت ہو ساتھہ حرام زادگی کی منسوب ہو ایک تو کنگنہ باندہنا یہہ کفر صریح ہی
کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہی دوسری یہہ کہ جلوہ دیتی
ہین کہ مشتمل اوپر طرح بطرح کی فضیحتون اور رسوائیون کی ہی اور تیسری یہہ کہ
دولہہ کی سر پر مان اور بہنین یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دلہن کی سر پر سیتار
رکہتی ہین جان کہ اس فعل سی دونون ملعون ہوتی ہین اسلیی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لعنت خدا کی اوس مرد پر کہ اپنی تئین مشابہہ

ف … اون بیان مین کہ نکاح کی … چیزین … کفر ہوتی ہی یا خوف … بدعت

عورتون کی کرن اور لعنت خدا کی اوس عورت پر کہ اپنی تئین مشابہہ مردون کی کرے
اور چوتھی یہہ کہ انگوٹھا دُلہن کا دودہ پانی سی دہوتی ہین اور دولہہ کو پلاتی ہین اور یہہ بھی
رسوم گبرون کی سی ہی اور خوف کفر کا ہی اسمین اور پانچوین یہہ کہ ڈلیان مصری کی
عورت کی بدن پر رکھتی ہین اور مرد اوسکو اپنی موہنہ سی اوٹھاتا ہی ان افعال
مین فاسق ہوتی ہین اور یہہ بھی رسوم گبرون کی سی ہی اور شباہت چارپایون کی سا
رکہتا ہی چھٹی یہہ کہ وقت جلوہ کی سرخ ڈورہ لاتی ہین اور دولہہ کی گلی مین
ڈالتی ہین اور شاط تخت پر اوٹھا کر ایک عضو کو بعضی عضو سی دولہہ سی بلکہ اوسکی سر
کو بھی ماپتے ہین اور عورتین دیکہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال مین سب ملعون
ہوتی ہین ساتوین یہہ کہ گالیان مستعمل دیتی ہین تا آنکہ اہانت مسجد اور محراب دور
شلہ اور دستار کی کرتی ہین اور اہانت ان چیزونکی کفر ہی آٹھوین یہہ کہ دولہہ
گرد دُلہن کی سات بار پھرتا ہی اور یہہ رسوم کفار سی ہی اور خوف کفر کی اسمین
نوین یہہ کہ فرج عورت کی شربت سی دہوتی ہین اور دُلہن اوسمین پیشاب ہی
کر دیتی ہی اور دولہہ کو پلاتی ہین اسمین بھی خوف کفر کا ہی دسوین یہہ کہ سرمہ سیاہ
سی یعنی کاجل سی مرد کو زینت دیتی ہین یہہ بھی باتفاق مکروہ ہی اگر کہین کہ
یہہ ایک راہ و مذہب ہی تمام کافرون گیارہوین یہہ کہ دولہہ کو طوق نقرہ اور بعضی انکو
لباس عورتونکا پہناتی ہین یہہ بھی بدعت سیئہ ہی تمام ہوئی عبارت سید آدم
کے اور رسم آرسی مصحف کی کہ مروج ہی اس دیار کی ہی شریعت محمدیہ مین

بچہ اصل اسکی کسی کتاب مین دیکھی نہین گئی ہی وہ بھی بدعت ہی کہ ترک
اوسکا انسب الیق ہی * اور اور بری رسم ہی دولہہ کو سرخ کپڑی پہنی کہ
مردونکو لیی سرخ رنگ پہنا حرام ہی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال
وایاکم والحمرۃ فانہا من زینۃ الشیطان فان الشیطان یحب الحمرۃ
یعنی منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپ نی بچو تم سرخ رنگ سی اس
لیی کہ وہ زینت شیطان سی ہی اسپس تحقیق شیطان دوست رکھتا ہی سرخ رنگ
کو اور اور بری رسم ہی ریشمی کپڑا پہنانا دولہہ کو اور لڑکی خوردسال کو بھی
اور مہندی لگانی دولہہ کی ہاتہہ پانون مین اس لیی کہ استعمال ریشم کا اور
مہندی کا بطور زینت کی جائز نہین ہی مردکو اگرچہ خوردسال ہو شادی مین ہو
یا غیر شادی مین چنانچہ اشباہ والنظائر مین لکھا ہی * ماحرم علی البالغ
فعلہ حرم علیہ فعلہ لولدہ الصغیر فلا یجوز ان یسقیہ خمرا
ولا ان یلبسہ حریرا ولا ان یخضب یدہ بحناء او رجلہ
* یعنی جو کچھ حرام کیا گیا ہی بالغ پر کرنا اوسکا حرام کیا گیا ہی اوسپر کرنا اوس کا
واسطی فرزند خوردسال اپنی کی پس نہین جائز ہی یہہ کہ پلاوی اوسکو شراب اور
نہ یہہ کہ پہناوی ریشمی کپڑا اور نہ یہہ کہ مہندی لگاوی اوسکی ہاتہہ مین یا پانون
انتہی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ شراب یا اور نشی کی چیز بچی کو پلانی یا
کہلانی جائز نہین جیسی یہان بچی کو وقت ختنہ کی بہنگ پلاتی ہین یا معجون

کہلاتی ہین یہہ حرام ہی اس لیی کہ حدیث شریف مین آیا ہی * اَلْخَمْرُ مُلْغَاةُ
الْعَقْلِ یعنی خمر وہ چیز ہی کہ ڈہانکی عقل کو اور آیا ہی * کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ +
یعنی ہر چیز نشا کرنیوالی حرام ہی انتہی اور گناہ اسکا پلانیوالی اور کہلانی
والی پر ہوتا ہی چنانچہ نصاب الاحتساب مین آیا ہی * وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ
یَخْضِبَ یَدُ الصَّبِیِّ وَرِجْلَهٗ بِالْحِنَّاءِ وَیَحْرُمُ عَلَی الصَّبِیِّ شُرْبُ
الْخَمْرِ وَاَکْلُ الْمَیْتَةِ وَالْاِثْمُ عَلَی الَّذِیْ اَسْقَاهُ وَاَکَلَهٗ +
یعنی جائز نہین ہی مہندی لگانی لڑکیکی ہاتہہ اور پاؤن مین اور حرام ہی لڑکی پر پینا
شراب کا اور کہانا مردار کا اور گناہ اسکا پلانیوالی پر اور کہلانی والی پر ہی انتہی
اور اور بری رسمین ہین سوار ہونا دولہہ کا گشت کی لیی ہمراہ براتیون کی واسطے
اظہار شوکت کی اور باجی بجوانی اور آتش بازی چہوڑنی اور ناچ ورنگ کرنا
اور داخل ہونا اجنبی عورتون کا دولہہ کی پاس اور کلام کرنا اوس سی اور
رسمین خرافات وہان جاکرنی چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
نی بیچ بیان رسومات ممنوعہ نکاح کی لکہا ہی * وَلَا یَجُوْزُ تَضْیِیْعُ الْمَالِ
بِاِحْرَاقِ النَّارِ وَالْکَاغَذِ وَرُکُوْبُ الْخَیْلِ وَالطَّوْفُ
بِالْبَلَدِ مِنْ غَیْرِ حَاجَةٍ * قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَکُوْنُوْا
کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاءَ النَّاسِ وَاِظْهَارُ
الْمَعَازِفِ وَالْمَلَاهِیْ وَاِظْهَارُ لَعِبِ اللَّاعِبِیْنَ وَسُخْرِیَتُهُمْ

الْبَيْتِ بِالثِّيَابِ الْجَمِيْلَةِ تَزْيِيْنًا وَدُخُوْلُ النِّسَاءِ الْاَجْنَبِيَّاتِ
عَلَى الزَّوْجِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْعَقْدِ وَكَلَامُهُنَّ مَعَهُ وَمَسُّ
اَنْفِهٖ وَاُذُنِهٖ وَوَضْعُ النَّبَاتِ عَلٰى جَسَدِ الزَّوْجَةِ وَاَمْرُ الزَّوْجِ
بِاَنْ يَرْفَعَهُ بِلِسَانِهٖ وَحُفُوْفُ النِّسَاءِ حَوْلَ الزَّوْجِ وَالزَّوْجَةِ
عِنْدَ الْخَلْوَةِ كُلُّهٗ مِنَ الْبِدْعَاتِ الْمُحَرَّمَةِ * یعنی جائز نہین ہی
ضائع کرنا مال کا ساتہہ جلانی بارود و کاغذ کی اور جائز نہین ہی سوار ہونا
گہوڑون پر اور پہرنا شہر مین بغیر حاجت کی فرمایا اللہ تعالے نی اور نہو تم مانند اون
لوگون کی کہ نکلی اپنی گہرون سی ازراہ تکبر اور دکہانی لوگونکی اور جائز نہین
ظاہر کرنا باجون گاجون کا اور ظاہر کرنا تماشا تماشا کرنیوالون کا اور ڈہانکنا
گہر کی دیوارونکا اچہی اچہی کپڑونسی زینت کی لیی اور داخل ہونا اجنبی عورتونکا
کا دولہہ کی پاس بعد فارغ ہونیکی نکاح سی اور جائز نہین ہی کلام کرنا عورتونکا
دولہہ سی اور ملنا دولہہ کی ناک اور کان کا اور رکہنا مصری کا دلہن کے
بدن پر اور حکم کرنا دولہہ کو یہہ کہ اٹہا دی اسکو اپنی زبان سی اور جائز نہین ہی
جمع ہونا عورتونکا گرد دولہہ اور دلہن کی وقت خلوت کی یہہ سب بدعات محرمہ
سی ہین انتہی * اور فتاوی کبیری مین ہی کہ بجانا نقاریکا اور سننا اسکا
حرام ہی اس لیی کہ یہہ سب آلات لہو کی ہین مگر نقارہ بجانا بیچ جہاد کی درست
ہی اس لیی کہ آواز نقارے سی غازی پراگندہ مجتمع ہوتی ہین پس اس مقام مین بجانا

نقاری کا عبادت ہی نہ معصیت انتہی * اور ڈھول اور تاشہ وغیرہ نقاری کی
حکم مین ہی اس لیی کہ یہہ سب آلات لہو سی ہین اور حمادیہ مین ہی ویحرم استعمال
الآلات التی تضرب من غیر غناء کالعود والطنبور والمعزفة
والطبل والمزمار وعن مجاهد رض انه قال سمع عبد الله
بن عمر رض صوت طبل فادخل اصبعیه فی اذنیه وقال
هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع وعن
مكحول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استماع
الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها من
الكفر * یعنی حرام ہی استعمال اون باجون کا کہ خوشی کی لیی بجائی جاتی ہین بغیر
گانیکی مانند عود اور طنبورا اور آلات سرود اور نقارہ اور مزامیر کی اور مجاہد سی
منقول ہی کہ انہون نی کہا کہ سُنی عبد اللہ بن عمر رض نی آواز نقارہ کی پس داخل
کین دونو انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی اور کہا اسیطرح دیکھا
مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتی تھی اور روایت ہی مکحول سی کہ
نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا سننا آلات لہو کا یعنی باجون کا
گناہ ہی اور بیٹھنا اوسپر فسق ہی اور لذت حاصل کرنی اوس سی قبیل کفر سی ہی
اور حمادیہ مین کتاب ترصیع سی یہہ نقل کیا ہی * والانكحة التي تنعقد
في مجالس الملاهي والمزامير تكون مختلفا فيها بوجهين

احدهما يفسق الولي لانه هو الذي احضر الملاهي والمعازف
وامرهم بذالك واعطى المغنين على ذالك الاجرة والثاني
ان الحاضرين صاروا فسقة لاستماعهم ذالك فلم يبق الولي
وليا والحاضرون شهودا عنده * یعنی اور جو نکاح کہ منعقد ہوتی ہین بیچ
مجلسون آلات لہو اور مزامیر کی اختلاف ہی بیچ صحیح ہونی اسکی کی دو سبب سی ایک
تو یہہ کہ فاسق ہوتا ہی ولی اس لیی کہ وہ ولی خود لایا ہی آلات لہو و سازگانی کی
اور حکم کیا ہی لوگونکو ساتھہ مرتکب ہونی اس امر کی اور دی ہی گانیوالونکو گانی
پر اجرت اور دوسری یہہ کہ حاضرین مجلس تمام فاسق ہوی بسبب سننی اوس گانی کی
پس نہ رہا ولی لائق ولایت کی اور نہ حاضرین مجلس لائق گواہی دینی کی نزدیک
شافعی کی حاصل یہہ کہ ایسا نکاح ان دو سبب کر سی نزدیک شافعی کی صحیح
نہین ہوتا پس نکاح ایسا کرنا چاہی کہ سبھونکی نزدیک درست ہو اور خزانة الروایة
مین ظہیریہ سی منقول ہی * واعلم ان جنس هذه المسائل ثلثة
انواع منها ما يكون خطأ ولكن لا يوجب الكفر فيؤمر فاعله
بالانابة والاستغفار ومنها ما فيه اختلاف فيؤمر
باستجداد النكاح احتياطا وبالتوبة والانابة ومنها ما
هو كفر بالاتفاق وانه يوجب احباط جميع اعماله ويلزمه
اعادة الحج ان حج ويكون وطيه مع امرأته زنا والولد

المتولدة في هذه الحالة ولد الزنا فانه ان اتى بكلمة الشهادة بعد ذالك بحكم العادة ولم يرجع عما قال او فعل لم يقع الكفر وهو المختار ۔ یعنی جان کہ تحقیق جنس ان مسائل کی تین قسمین ہین بعضی ان مین سی خطا ہین ولیکن نہین لازم کرتی کفر کو پس حکم کیا جاوی کہ ہووا لاوی کا ساتہہ رجوع کرنیکی طرف خدا کی اور استغفار کی اور بعضی انسی مختلف فیہ ہین پس حکم کیا جاوی ساتہہ تجدید نکاح کی احتیاطًا اور ساتہہ توبہ کی اور رجوع کی طرف اللہ تعالی کی اور بعضی انہین سی کفر ہین بالاتفاق تحقیق وہ لازم کرتی ہین حبط کرنی اعمال اوسکی کو اور لازم آتا ہی اعادہ حج کا اگر کیا ہوا ہی اور ہوتی ہی صحبت کرنی اوسکی ساتہہ بیوی اپنی کی زنا اور اولاد کہ پیدا ہوتی ہی اس حالت مین ولد الزنا ہوتی ہی پس تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہی کلمہ شہادت کا بعد اسکی بحسب عادت کی اور رجوع نہین کرتا ہی اوسچیز سی کہ کہی ہی یا کی ہی دور نہین ہوتا ہی کفر اوسکا اور یہی مختار ہی تمام ہوی عبارت اربعین کی پس عورتونکو چاہیی کہ جہان گانا بجانا وغیر ذلک رسمیات خلاف شرع ہوون وہان کی جانی سی احتراز کرین اور خاوندون کو چاہیی کہ منع کرین اونکو وہانکی جانی سی اور عورتین فرمان برداری کرین اونکی اور تابع رسم و آئین برادری کی ہرگز نہوون کہ یہان کی بدنامی سہل ہی ایسا کام نکرین کہ میدان حشر مین کہ اولین و آخرین سب وہان جمع ہوونگی ذلیل و رسوا ہوون کتاب اربعین مذکور مین لکہا ہی

بیان ہی اوسکا جو کہ حکم شرع پر ترجیح دی رسم کو اور وہ باعث ہوتا ہی کفر کا

کہ اگر کوئی کہی کسیکو کہ ہماری تئین رسوم مُروّجہ اس دیار کی سی چارہ نہین موافق
شرع کی ہون یا نہون اس لیی کہ محفل شادی کی بدون ان رسوم کی مثل محفل
سیوم میت کی ہوتی ہی اور ہم تابع رسوم اہل زمانہ کی ہین شادی ہو یا غم تمکو
اختیار ہی کہ اپنی گہرون مین جو کچھہ چاہو کرو اور ہم اپنی گہر مین جو کچھہ چاہین گی کرین
گی عیسی بدین خود موسی بدین خود ہمپر حکومت تمہاری نہین پہنچتی ہی تو ایسی
کلمات کہنی از روی حکم شرع شریف کی نہایت بُری ہین اس لیی کہ حکم خدا اور رسول
کو رسمون کے مقابلہ مین سہل و سبک جانا اور رسوم مروّجہ کو کہ اکثر اونکی مشتمل اوپر
گناہون اور بدعت ضلالت کی ہین محکم و مضبوط پکڑا گویا کار دنیا کو امور
آخرت پر ترجیح دی پس اگر وہ اخیر عمر تک اسیطرح بسر کری خوف زوال ایمان کا
ہی معاذ اللہ من ذلک کتاب ذخیرہ مین ذکر کیا ہی * وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ
لِغَیْرِہٖ حُکْمُ الشَّرْعِ فِیْ هٰذِہِ الْحَادِثَةِ کَذَا فَقَالَ ذٰلِكَ الْغَیْرُ
* من برسم کار میکنم نہ بشرع یَکْفُرُ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَائِخِ یعنی جبکہ کہی کوئی
کسی سی کہ حکم شرع کا اس حادثہ مین اسطرح ہی پس کہی وہ شخص کہ مین رسم
پر چلتا ہون شرع پر نہین چلتا تو وہ کافر ہو جاتا ہی نزدیک بعض مشائخ کی انتہی
پس اوسکو لازم ہی کہ جلدی توبہ کری اور رسوم خلاف شرع سی باز آوی اور اگر توبہ
نکی اور اوسپر اصرار کیا اور یا اچھا جانا اوسکو پس کفر کی طرف کہینچ لیجاتا ہی چنانچہ
فتاوی حمادیہ والی نی رسالہ امام شہاب الملۃ والدین کی سی کہ اوس مین نوادر ہین

مسئلہ فعل حرام کو اچھا کہنا کفر ہی

سی لایا ہی نقل کیا ہی * حکی عن ابی نصر الدبوسی عن قاضی ظہیر
الدین الخوارزمی رحمۃ اللہ علیہ من سمع الغناء من المغنی او
من غیر المغنی او یری فعلا من الحرام فیحسن ذلک باعتقاد او
غیر اعتقاد یصیر مرتدا فی الحال بناء علی انہ ابطل حکم الشریعۃ
ومن ابطل حکم الشریعۃ لا یکون مؤمنا عند کل مجتہد و
لا یقبل اللہ تعالی طاعتہ واحبط اللہ تعالی کل حسناتہ
وبانت منہ امرأتہ فان تاب لا یجب القتل والا
یضرب عنقہ لقولہ علیہ السلام من بدل دینہ فاقتلوہ
فان قتلہ قاتل قبل عرض الاسلام کرہ ذلک ولا
شیٔ علیہ انتہی یعنی منقول ہی ابی نصر دبوسی سی کہ روایت کی قاضی
ظہیر الدین خوارزمی رح سی کہ جسنی سنا گانا قوال سی یا غیر قوال سی یا دیکھا کوئی
فعل حرام پس اچھا کہا اسکو باعتقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ ہوجاتا ہی مرتد اوسیوقت
بنا بر اسکی کہ اوسنی باطل کیا حکم شریعت کو اور جسنی باطل کیا حکم شریعت کو نہین
ہوتا وہ مؤمن سب مجتہدونکی نزدیک اور قبول نہین کرتا اللہ تعالی عبادت اوسکی
اور نابود کرتا ہی اللہ تعالی تمام نیکیان اوسکی اور جدی ہوجاتی ہی اوس سی جورو
اوسکی پس اگر توبہ کی واجب نہین ہوتا قتل اوسکا والا مارجاوی گردن اوسکی جسب
فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی تبدیل کری دین اسلام کو پس مار ڈالو

اوسکو پھر اگر قتل کیا اوسکو قاتل نے پہلے عرض کرنے اسلام کی اوسسے مکروہ ہے یہہ قتل
اور نہیں آتا اوسپر کچھہ اور حادیہ مین یہہ ہی ہے فَاِنَّ صِحَّۃَ التَّصْدِیْقِ وَالْاِقْرَارِ
بِالتَّوْحِیْدِ لَا یَکُوْنُ مَعَ اِنْکَارِ شَیْءٍ مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رح
فِی السِّیَرِ الْکَبِیْرِ مَنْ اَنْکَرَ شَیْئًا مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَدْ اَبْطَلَ قَوْلَہٗ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حُکِیَ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا رَجَعَ غَضْبَانَ
اَسِفًا وَّاسْتَمَعَ الصِّیَاحَ وَکَانُوْا یَرْقُصُوْنَ حَوْلَ الْعِجْلِ وَیَضْرِبُوْنَ
الدُّفُوْفَ وَالْمَزَامِیْرَ فَقَالَ ہٰذَا صُوْرَۃُ الْفِتْنَۃِ * یعنی بتحقیق
صحت تصدیق اور اقرار ساتھہ توحید کے نہین ہوتا باوجود انکار کسی چیز شرائع کے
پس کہا محمد رح نے سیر کبیر اپنے مین کہ جسنے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سے
پس تحقیق باطل کیا کہنا کلمہ لا الہ الا اللہ کا منقول ہے کہ تحقیق موسی علیہ السلام جب
پھرے یعنی کوہ طور سے غصہ ناک افسوس کرتے ہوے اور سنے آوازین اور تہے لوگ
رقص کرتے گرد گوسالہ کے کہ سامری نے بنایا تہا اور بجاتے تہے دف اور مزامیر پس
فرمایا یہہ صورت فتنہ کی ہے انتہی پس جہان کہ امور نامشروعہ مثل رقص اور آلات
لہو کی قسم معازف و مزامیر سے کہ نقارہ اور ڈھول اور تاشہ اور دفہ اور طنبورہ
اور سارنگی اور سنہنا اور آتش بازی اور آرایش وغیرہ کا موجود ہوون خواہ
بیچ مجلس عقد نکاح کے اور خواہ اور شادیونمین شریک ہونا اور جانا وہان ایسے حکم شرع
کے جائز نہین ہے بلکہ حرام ہے چنانچہ فقہ اور حدیث کی کتابونمین مشروحًا مذکور ہے

اور فرمایا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین میں
* هٰذَا اِذَا كَانَ خَالِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ حَضَرَ مُنْكَرٌ كَالطَّبْلِ وَ
الْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّايِ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِيْرِ وَ
الشِّيْنِ وَالشَّبَّابَةِ وَالْجُغْرَاتِ الَّذِيْ يَلْعَبُ بِهِ التُّرْكُ لَا
يَجْلِسُ هُنَاكَ لِاَنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ * یہہ یعنی حاضر ہونا مجلس وغیرہ
میں اوسوقت ہی کہ خالی ہو منکرات سے پس اگر موجود ہو کوئی منکر مانند نقارہ اور مزامیر
اور عود اور نی اور رباب اور آلات سرود اور طنبورہ اور شین اور شبابہ اور جغران کہ
کھیل کرتی ہیں ساتھہ اوسکی ترک نہ بیٹھے وہان اس لیے کہ یہہ سب حرام ہین انتہی
اور ہر مسلمان کو واجب ہے کہ اسو منہیات اور معصیت اور خاطر داری اہل بدعت
کی سی اگرچہ قرابت قریبہ رکھتی ہون مانند مان اور باپ بہن اور بیٹا اور بیٹی اور
بیوی وغیر ذلک کی اجتناب کری کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے لَا تَجِدُ قَوْمًا
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ
عَشِيْرَتَهُمْ الآیہ یعنی نپاویگا تو اوس قوم کو کہ ایمان رکھتی ہین ساتھہ
اللہ کی اور دن آخرت کی باین صفت کہ دوستی کرین ساتھہ اوس شخص کی کہ
مخالفت کری اللہ کی اور اوسکی رسول کی اگرچہ ہون وہ باپ انکی یا بیٹی
انکی یا بھائی انکی یا کنبی کی لوگ انکی آخر آیہ تک کہ سورہ مجادلہ میں ہی اسیکا

مذکور ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ
فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاۤءُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ
فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ
بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ٭ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ یعنی جبکہ
پڑی بنی اسرائیل گناہون مین منع کیا اونکو اونکی علماء نی پس نہ بازرہی وہ پہر
بیٹہا کیی اونکی ساتھہ علماء اونکی اونکی مجلسون مین اور اونکی ساتھہ کہایا پیا کیی پہر سخت
سیاہ ہوگئی دل بعضونکی یعنی جنہونے گناہ نہین کیا تہا بسبب شامت گناہ گارونکی
یعنی پس ہوگئی سبہونکی دل سخت اور بعید قبول کرنی خیر و رحمت سی سبہا ہی کی
اور بسبب مخالطت بعض اونکی کی بعض سی پس لعنت کی اللہ تعالے نی اونکو اوپر زبان
داود اور عیسی بیٹی مریم علیہما السلام کی یہہ بسبب اسکی کہ نافرمانی کی اونہون نی
اور ہوی وہ حد سی گذرنیوالی یہہ حدیث مشکوٰۃ مین ہی اور فرمایا اللہ تعالے نی
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ یعنی پس نہ بیٹہہ بعد یاد لانی
ہمراہ قوم ظالمونکی انتہی تنبیہہ مزامیر کا بغیر سازکی جائز ہی یا نہین پس اس مین
اختلاف کیا ہی علماء نی بعض انمین نی مباح مطلق کہا ہی اور بعضون نی مکروہ مطلق
لیکن بحر الرائق مین لکہا ہی کہ عمل مذہب پر حرمت ہی مطلقا ایسی کہ نقل کیا ہی اسکو
اور المحتار مین وَمِنْهُمْ مَنْ اَبَاحَ مُطْلَقًا وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ مُطْلَقًا وَ

فِی البَحرِ وَالمَذهَبُ حُرمَتُهُ مُطلَقًا فَانقَطَعَ الاِختِلَافُ بَل
ظَاهِرُ الهِدَایَةِ اَنَّهُ کَبِیرَۃٌ وَلَو لِنَفسِهِ اِنتَهٰی عِبَارَةُ الدُّرِّ
یعنی بعضی علما وہ ہین کہ غنا کو اونہون نے مباح مطلق کہا ہی اور بعضی وہ ہین کہ اونہون
نے مکروہ مطلق کہا ہی اور بحر الرائق مین لکھا ہی کہ اصل مذہب حرمت اوسکی ہی مطلقا پس
منقطع ہو گیا اختلاف بلکہ ظاہر ہدایہ یہہ ہی کہ تحقیق وہ کبیرہ ہی اگرچہ واسطی نفس ہی
کی ہو تمام ہوئی عبارت در المختار کی اور فتاوی حمادیہ مین یہہ حدیث آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کی ہی * وَمَا مِن رَجُلٍ یَرفَعُ صَوتَهُ بِالغِنَاءِ
اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَلَیهِ شَیطَانَینِ اَحَدُهُمَا عَلٰی هٰذَا المَنکِبِ وَالاٰخَرُ عَلٰی هٰذَا المَنکِبِ
فَلَا یَزَالَانِ یَضرِبَانِهِ بِاَرجُلِهِمَا حَتّٰی یَکُونَ هُوَ الَّذِی یَسکُتُ
انتھی یعنی نہین ہی کوئی شخص کہ بلند کری آواز اپنی ساتھہ گانی کی مگر کہ بھیجتا ہی
متعین کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو شیطان کہ ایک ان مین سی ایک شانہ پر ہوتا ہی
اور دوسرا دوسری شانہ پر پس ہمیشہ دونون مارتی ہین اوسکو ساتھہ لاتون
اپنی کی یہان تک کہ وہ چپ ہوتا ہی اور بجانا دف کا بغیر گانیکی واسطی اعلان
نکاح کی مباح ہی جیسی کہ ہدایہ مین لکھا ہی کہ طبل غزاة اور دف کہ مباح ہی بجانا
اوسکا شادی مین تا وان دیی جاوین ساتھہ تلف کرنیکی بلا خلاف پس عبارت
ہدایہ اور در المختار سی معلوم ہوا کہ غنا اصل مذہب مین حرام ہی اور بجانا دف کا
بغیر گانیکی مباح ہی واسطی اعلان نکاح کی اور تنبیہ الانام مین صراحۃ سی لکھا ہی

کہ مضایقہ نہیں دف بجانے کا نکاح کی شب مین اعلان نکاح کی لیے نسبکہ دف
جہانجہدار نہو اور اوسکی بجانی مین نیت لعب کی او رگانا ہنو اسلیے کہ مکروہ ہے
لعب اور گانا اور اوسی مین یہ بھی ہی کہ شستا یا جین کا ایسے میٹھا اوسپر فسق
ہی لیکن بجانا دف کا واسطی اعلان نکاح کی اسطرح چاہیی جیسی کہ طبل یعنی نقارہ
کو بجاتی ہین انتہی اور حمادیہ مین ہی کہ کہا معلی نی کہ کہا ابو مہاجر نی کہ خبر دی ہمکو
ابان بن عباس نی مغیرہ بن شعبہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
تحقیق اللہ تعالی نی مکروہ رکہا تمہاری لیی شراب اور جوی اور مزامیر اور آلات سرود
کو اور ڈہول اور دف کو پس پوچہا مین نی ابو المہاجر سی کہ کیون کر بجاتی تہی دف
بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تہی عورت جسوقت کہ ہوتی شادی
یعنی چہلنی اور لکڑی لیکر چڑہتی اونچی پر اور مارتی لکڑی چہلنی پر سناتی لوگونکو
کہ شادی ہی انتہی اور گانا ڈومنی کا ساتہ دف کی اگرچہ عورتونکی محفل مین ہو جایز
نہین اسلیے کہ اس صورت مین جمع کرنا ہی مباح و حرام مین اور جہان کہ مباح و حرام جمع
ہون حرام کو ترجیح دیتی ہین جیسی کہ کہا اشباہ مین * اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَ
الْحَرَامُ غُلِّبَ الْحَرَامُ وَبِمَعْنَاهَا مَا اجْتَمَعَ مُحَرِّمٌ وَمُبِيحٌ اِلَّا غَلَبَ
الْمُحَرِّمُ انتہی * یعنی جبکہ جمع ہو حلال و حرام غالب ہوتا ہی حرام اور معنی اسکی یہ ہے
کہ جمع نہین ہوتی ایک چیز حرام کرنیوالی اور مباح کرنیوالی مگر کہ غالب ہوتی ہی حرام کرنیوالی
تمام ہوئی عبارت اشباہ کی اور دینا کچہہ ڈومنیون وغیرہ کو گانی پر اجرت گانیکی ہوئی

اور دینا اور لینا اجرت کا گانی پر حرام ہی چنانچہ عبارت ہدایہ کی کہ کتاب الاجارہ
مین ہی اس معنی پر دلالت کرتی ہی* وَلَا یَجُوْزُ الْاِسْتِیْجَارُ عَلَی الْغِنَاءِ
وَالنَّوْحِ وَکَذَا سَائِرُ الْمَلَاهِیْ لِاَنَّهٗ اسْتِیْجَارٌ عَلَی الْمَعْصِیَةِ وَ
الْمَعْصِیَةُ لَا تُسْتَحَقُّ بِالْعَقْدِ* یعنی جائز نہین ہی نوکر رکھنا مزدور
مقرر کرنا غنا اور نوحہ پر اور اسیطرح ہین تمام باجی اس لیی کہ یہ نوکر رکھنا
گناہ پر اور گناہ مستحق عقد کا نہین ہوتا انتہی تمام ہوئی عبارت ہدایہ کی
اور حضرت شیخ الاسلام کہ بڑی محدث ہین اولاد حضرت شیخ عبد الحق کی سی
ترجمہ بخاری مین لکھا ہی کہ فقہا کو کہ اہل فتوی اور امانت اور مقتدای دین ہین
بیچ حرمت اور کراہت غنا کی تشدید و تغلیظ ہی اور صحیح اور مشہور روایت
امام شافعی سی قول ساتھ کراہت کی ہی اور اطلاق حرام کا کیا ہی قاضی ابو الطیب
نی حرام ہونا غنا کا علما شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور فقہا کہی
نقل کیا ہی اور منقول ہی اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سی اور بغوی نے
معالم مین کہا ہی کہ غنا حرام ہی تمام ادیان مین اور قرطبی نی کہا کہ خلاف نہین
ہی بیچ حرام ہونی اوسکی اس لیی کہ وہ قبیل لہو و لعب کی سی ہی کہ مذموم ہی
بالاتفاق تمام ہوا قول حضرت شیخ الاسلام کا اور قاضی عصمت اللہ سہارنپوری
نی ایک رسالہ حرمت غنا مین لکھا ہی کہ اوسمین آیات اور احادیث و قول فقہا سی
حرمت اوسکی ثابت کی ہی اگر کوئی اوسکو نظر انصاف سی دیکھی تو راگ کی

پاس نہ پھٹکی چنانچہ تھوڑا اسا مضمون اوسکا بطور نمونہ کی لکھا جاتا ہی کہ
روایت کیا حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین کہ جسنی کان رکھا طرف
آواز راگ کی نہین اذن دیا جاویگا اوسکو یہہ کہ سُنی آواز روحانیونکی جنت
مین کہا گیا کہ کون ہین روحانی فرمایا قرّاء اہل جنت کی انتہی اور اگر کوئی
کہی کہ کیا دلیل ہی کہ جہان حرام و مباح جمع ہون تو حکم ساتھہ حرام کی کرین
ہم اور ساتھہ مباح کی نکرین اسکا جواب ہم یہہ دین گے کہ تمام اماموں اصول
فقہ کی نی اجماع کیا ہی اسپر کہ جہان دو روایتین یعنی فقہ کی یا دین ہم یا دو حدیثین
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سی ہمکو پہنچی ہون کہ ایک اون مین سی دلالت
کرتی ہو کہ فلانی چیز مباح ہی اور دوسری دلالت کرتی ہو کہ وہ چیز حرام ہے
اور تاریخ معلوم نہین کہ یہہ حدیث اول صادر ہوئی ہی یا وہ تو اتفاق
تمام علما کا ہی اسپر کہ وہ حدیث کہ دلالت حرمت کرتی ہی راجح اور ناسخ ہی
پس جہان کہ مباح و حرام ایک چیز مین جمع ہون تو وہ چیز حرام ہو گی اور یہہ بات
اصول بزدوی مین ثابت ہوئی ہی عالم کامل چاہیے تا اصول فقہ کو معلوم
کری تمام ہوا کلام قاضی عصمت اللہ کا پس اگر بنظر انصاف دیکھی تو
ان روایتونسی حرمت نری راگ کی ہی صراحةً ثابت ہوتی ہی اور قطع نظر
اسکی جن علما نی کہ جواز اسکا لکھا ہی اونہون نے بھی تو بہت سی قیدین لگائی
ہین از انجملہ ایک یہہ قید ہی کہ اوس راگ مین جھوٹ اور فحش وغیرہ ذلک

مضمون بد ہو پس اسوقت ہین وہ کہان سے شعر اکثر غزلین وغیرہ جھوٹ
اور مبالغہ سی خالی نہین پس ضرور اس سی پرہیز کرنا چاہیی نہ مردونکو
سننا چاہیی اور نہ اپنی بیویونکی لیی روا رکہین خواہ اپنی گہر مین خواہ غیر کے
گہر مین جاکر اور عورتونکو اس بات مین ہی اطاعت کرنی چاہیی اپنی خاوندکی
اور بعض اوقات لوگ گالی بجانی مین تو شریک نہین ہوتی لیکن اہتمام مین
اوس محفل بد کی رہتی ہین یا بعضی مکان یا فرش وغیرہ دیتی ہین وہ بہی
شریک ہین اوس گناہ مین اسلیی کہ حدیث شریف مین آیاہی کہ جو کوئی
باعث اور سبب برائی کا ہوتا ہی اوسکو بہی اوتنا ہی گناہ ہوتا ہی کہ جتنا
اوسکی کرنیوالیکو ہوتا ہی چنانچہ یہہ حدیث مشکوٰۃ مین موجود ہی پس بالکل پرہیز
کرنا چاہیی ان رسمیات بدسی کہ نہ مرتکب ہو اونکا اور نہ مہتمم و سبب تہہ دنیا
چند روزہ ہی کیون اسکی خاطر اپنی آخرت برباد کری ایک روایت مین آیا ہی کہ
بدترین آدمیونکا مرتبہ مین دن قیامت کی اللہ نزدیک وہ ہوگا کہ غیر کے
دنیا کی لیی اپنی آخرت برباد کری عیاذاً باللہ منہ اور ایک چیز پڑہی اور ہی کہ
اوسکی برائی کا خیال بہی نہین کسیکو کہ وہ رسم پنجیری کی ہی کہ جب دولہا دولہن
بعد نکاح کی اول مجامعت کرتی ہین تو اوسکی خوشی مین چٹی والی پنجیری وغیرہ
بہیجتی ہین دولہہ کی ہان واہ کیا بیحیائی ہی ذرا اسکی قباحت کو سوچنا تو چاہیی کہ کیا
کیا اسمین برائیان ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جس امر کی اخفا کو فرمایا ہو

اوسکو یہہ شہرت دیتی ہین اور جو کہ باغیرت ہین اونکی جبلت مین اسکا اخفا
ملحوظ ہوتا ہی بہنو بھیجنی والی نی تو ایسی بیحیائی کی اب وہ بچیری جسکی ہان
جاتی ہی وہ مبارکبادی دیتا ہی خیال تو کرین کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی
اوسوقت لیکن چونکہ رواج اس رسم کا بہت ہی شاید شرم نہ آتی ہو خیال کرکر دیکھیو
تو اسمین بہی خوف کفر ہی کہ امر بیحیائی پہ خوش ہونا اور مبارکبادیان دینے
اور اچھا جاننا اوسکو ہوتا ہی غرضکہ جو ایسی رسمین ہین مردونکو چاہیی کہ منع
کرین عورتون کو اونسی اور عورتونکو چاہیی کہ زبان برداری کرین اپنی خاوندونکے
اونمین اور اکتفا کرین اون رسمون پہ کہ جو حضرت کی اور صحابہ کرام کی وقت
مین ہوتی تہین اور حضرت سی اس باب مین اسقدر ثابت ہوا ہی کہ جب حضرت فاطمہ
رضہ کا نکاح کر دیا گئی تو کچہہ خوشبوی منگائی اونکی لیی اور حکم کیا لوگونکو جہیز
تیار کرنیکا پس تیار کی گئی ایک چارپائی بنی ہوئی خرما کی رسی کی اور تیار کئے
گئی ایک تعشک چمڑی کی کہ بہرا تہا اوسکی اندر لیف خرما یعنی پوست درخت خرما
کا اور حضرت علی رضہ سی فرمایا کہ جب تمہاری پاس فاطمہ آوین تو اونسی کچہہ کلام
نکرنا یہان تک کہ آؤنمین تمہاری پاس پس آئین حضرت فاطمہ ہمراہ امّ ایمن
کی یہان تک کہ بیٹہین ایک جانب گہر مین اور حضرت علی رضہ ایک جانب بیٹہی
تہی کہ اس حال مین آنحضرت تشریف لائی اور فرمایا کہ کیا مین یہان بہائی میری
یعنی حضرت علی کہا ام ایمن نی کہ موجود ہین بہائی تمہاری کیا نکاح انکا کیا ہی

بیٹی سی فرمایا آنحضرت نی ہان اور داخل ہوئی آنحضرت گہرمین پہر فرمایا
حضرت فاطمہ کوکہ لا میری پاس پانی پس اوٹہین فاطمہ طرف بڑی پیالہ کی جو بیچ
کی کہ گہرمین رکہا ہوا تہا پس لائین پانی پس لیا حضرت نی اوسکو اور کلّی کی
اوسمین پہہ فرمایا فاطمہ رضؓ کوکہ آگی آؤ پس آگی آئین فاطمہ پس پانی چہڑکا آگی
اوپر سینہ اور سر اونکی کی اور کہا * اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَ
ذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط پہر فرمایا اونکو کہ پیٹہہ پہیر
پس پیٹہہ پہیری اوہون نی پس ڈالا پانی درمیان دونو مونڈہون اونکی
کی پہر کیا مانند اسکی واسطی حضرت علی رضؓ کی پہر فرمایا حضرت علی کوکہ داخل ہو
اپنی اہل کی پاس بنام خدا تعالی کی اور ساتہہ برکت کی آور اور روایت مین آیا
ہی کہ حضرت علی نی خواستگاری کی حضرت فاطمہؓ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ مجکو میری رب نی یہی حکم کیا ہی پہر بعد چند روز کی بلوایا
حضرت نی ابوبکر اور عمر اور عثمان اور عبدالرحمن اور چند انصار کو پس جب کہ
جمع ہوئی وہ اور اپنی اپنی جگہ پکڑی اور حضرت علی غائب تہی پس آنحضرت نی
خطبہ نکاح کا پڑہا پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ عزوجل نی حکم کیا مجکو یہہ کہ نکاح فاطمہ کا
کردیوین علی ابن ابیطالب سی پس تحقیق گواہ رہو تم کہ تحقیق مین نی نکاح
کیا انکا چارسو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو ساتہہ اسکی علی پہر منگایا
آنحضرت نی طبق خرما خشک کا پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹ لیا لوگون نی

اور آئی حضرت علی پس مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روبرو انکی پھر فرمایا کہ اللہ
عزوجل نی حکم کیا مجکو یہہ کہ نکاح کرو مین تیرا فاطمہ سی ساتھہ مہر چار سو مثقال
چاندی کی اپا راضی ہوا تو ساتھہ اسکی پس کہا علی نی کہ راضی ہوا مین اے
رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَعَزَّ
جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا
یعنی جمع کری اللہ تعالی پراگندگی تمہاری اور غالب کری بزرگی تم دونو نکی
اور برکت نازل کری تم دونون پر اور نکالی تم دونون سی اولاد بہت پاکیزہ
یہہ مواہب لدنیہ مین نقل کیا ہی پس خیال تو کرو ای بہائیو کہ حضرت بیوی صاحبہ
کہ سردار ہین جنتی بیویون کی انکا نکاح تو اس بی تکلفی سی ہوا اگر تمہی
کچہہ محبت سچی رکہتی ہو تو اسیطرح کرو اور چار سو مثقال چاندی کا جو حضرت
بیوی صاحبہ کا مہر کیا اسکی ڈیڑہ سو روپی ہوتی ہین اگر بارہ ماشہ کا روپیہ ہو
مانند ڈبل وغیرہ کی اور مہر ازواج مطہرات کا سوا ام حبیبہ کے اور مہر صاحبزادیو نکا
سوا حضرت فاطمہ رض کی پانسو درہم کا تہا جسکی روپی مذکور ایک سو اکتیس روپے
چار آنہ ہوتے ہین اور مہر ام حبیبہ کا ایکہزار پچاس روپیہ کا پس یہان جو ہزارون
لاکھون کی مہر باندہتی ہین بہت ہی بری رسم ہی کہ اکثر خاوند آخرت کے
وبال مین گرفتار ہونگی بسبب اسکی کہ بیچارہ نی وہ روپی خواب مین بہی نہین
دیکہی بہلا وہ ادا کہانسی کریگا جب ادا نکیی تو آخرت مین جورو کی قرض کی

بدلی پڑا جا دیگا مہر انکا باندھنا سنت ہی زیادہ باندھ کر کیون ثواب سنت
سی محروم رہتی ہین اور مسلمانون کو ایذا دیتی ہین حضرت عمر رضہ سی منقول ہی کہ
اونہون نی فرمایا آگاہ ہو نہ بہاری مہر باندھو بیویونکا اس لیے کہ اگر گران مہر
سبب بزرگی کا ہوتا دنیا مین اور موجب تقوی کا ہوتا نزدیک اللہ کی تو سزاوار
ترین تمہاری ساتھہ اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی نہین جانتا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسیکا اپنی بیویون اور بیٹیون مین سی
زیادہ باراں اوقیہ سی کہ جسکی قریب پانسو درہم کی ہوتی ہین اور اور حدیث مین
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً
اَیْسَرُہُ مُؤْنَۃً یعنی بہت بڑی برکت کا نکاح وہ ہی کہ کم ہو محنت مین
مہر اور اور خرچ کم ہو اور تھوڑی پر قناعت کری یہہ دونو حدیثین مشکوۃ مین ہین
پس تعجب ہی کہ اپنی وہم سی جنہین برکت بہلائی نکاح کی لیے کرتی ہین اور نہ
حضرت نی جو ایک برکت کی بات بتائی تو ہرگز نہین کرتی واہ کیا ایمان ہی
پس عورتونکو چاہیے کہ اگر انکی باپ وغیرہ نی زیادہ مہر بندھوایا ہی تو یہہ
بخش دین کہ بڑا ثواب پاوینگی گویا جتنی روپی مہر کی تہی اللہ دیے اور اللہ دینی
کا کیا کچھہ ثواب آیا ہی اور فرماتا ہی پاک پروردگار جل جلالہ وَاَنْ تَعْفُوْا
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی یعنی اور معاف کرنا تمہارا قریب تر ہی واسطی

ہی خاوندونکو اور بیویون کو یعنی عفو کرنا خاوند کا ساتھہ دینی پوری مہر کی
بہتر ہی اوسکی لیی اور عفو کرنا عورت کا ساتھہ ساقط کر دینی ساری مہر کے
بہتر ہی اوسکی لیی انتہی* اور حضرت عمر رضی سی آیا ہی بطریق مرفوع کے یعنی آنحضرت
صلعم سی نقل کرتی ہین کہ فرمایا آپ نی اگر ہوتا دعوی غیب کا کرنا تو گواہی
دیتا مین واسطی پانچ نفر کی کہ وہ اہل جنت سی ہین ایک تو اونمین سی فقیر ہی
عیالدار اور دوسری وہ عورت کہ راضی ہی اوس سی خاوند اوسکا اور تیسرے
وہ عورت کہ تصدق کری یعنی بخشدی مہر اپنا اپنی خاوند کو واسطی رضاء اللہ
تعالی کی اور چوتھی وہ کہ راضی ہین اوس سی ماں باپ اوسکی اور پانچوین
توبہ کرنیوالا گناہ سی انتہی یہہ روایت شبہات مین ابن حجر نی نقل کی ہی اور
غمی مین بہی بہت رسمین بری ہوتی ہین ایک تو پیٹنا اور بیان کرنا اور رہائی دا
کرنا اور چیخنا چنگہاڑنا کہ حدیثو نمین بہت برائی اسکی آئی ہی* قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ
وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعٰی بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہم مین سی وہ شخص کہ جسنی پیٹے
رخسارے اور پہارے گریبان اور داے ویل کی جاہلیت کیسی یہہ بخاری
اور مسلم مین ہی اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی* اَرْبَعٌ

الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء
بالنجوم والنیاحة وقال النائحة اذا لم تتب قبل موتها
تقام یوم القیمة وعلیها سربال من قطران ودرع
من جرب رواہ مسلم یعنی چار چیزین میری امت مین امر جاہلیت سی
ہین نہین چھوڑینگی لوگ اونکو ایک تو فخر کرنا حسبونمین اور طعن کرنا نسبونمین
اور طلب کرنا مینہہ کا ساتھہ ستارونکی یعنی یہہ اعتقاد کرنا کہ فلانا ستارہ فلانی
منزل مین آویگا تو اوسکی تاثیر سی مینہہ برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ
عورت نوحہ کرنیوالی جب وقت کہ نہ توبہ کری پہلی موت اپنی کی کھڑی کیجاویگی
دن قیامت کی اسحال مین کہ اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ ہوگا
خارش کا یعنی مسلط کیجاویگی اوسکی بدن پر خارش بعد ازان ملینگی
اوسپر قطران تا زخم زیادہ ہو نقل کی یہہ مسلم نی اور آیا ہی کہ لعنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحة والمستمعة رواہ
ابو داؤد * یعنی لعنت کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نوحہ کرنیوالیکو
اور سننی والیکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا *
انا بریء ممن حلق وصلق وخرق متفق علیہ یعنی مین بیزار
ہون اس عورت سی کہ سر منڈایا اور آواز بلند کی یعنی بیان کیا اور چیخی
چلائی رونی مین اور کپڑی پھاڑ ڈالی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی میں

ان حدیثوں سی معلوم ہوا کہ بیان کرنا اور رونا پیٹنا بہت ہی گناہ ہی مرد کو چاہیی کہ
منع کری اوسی اور عورت کو چاہیی کہ اسمین فرمان برداری کری خاوند کی تاکہ اپنی
گھر مین بعد مرنی کسیکی یہہ رسمین کری اور نہ کسیکی ہان تقریب تعزیت کی جا کری بلکہ
جہان جاوی تو تسلی دی اوسکو اور صبر کرنیکو کہی کہ آنحضرتؐ نی فرمایا ہی مَنْ
عَزّٰی مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
یعنی جو کوئی تسلی دی اور صبر کرنیکو کہی مصیبت زدہ کو پس واسطی اوسکی مصیبت زدہ
کا سا ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور جو کہ اس رسم کو
جاری رکہی اور منع نکری اس سی اور پہر اسپر کوئی نوحہ کری بعد مرنی اسکی کے
تو اوسکو عذاب دیا جاتا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ نِیْحَ
عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ یعنی
جسپر نوحہ کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کی دن قیامت
کی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی
مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ بَاکِیْهِمْ فَیَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَا
سَیِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَکَیْنِ یَلْهَزَانِهٖ
وَیَقُوْلَانِ اَهٰکَذَا کُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ یعنی نہین کوئی میت مرتا
پس کہڑا ہوتا ہی رونیوالا اونکا پس کہتا ہی ای پہاڑ میری اور ای سردار میری
اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو فرشتی کہ اوسکی سینہ

مین ٹلی مارتی ہین اور کہتی ہین کہ کیا ایسا ہی تہا تو نقل کی یہہ ترمذی نی بس
اسوقت مین عافیت اسی مین ہی کہ ایسی جگہہ کی جانی سی پرہیز کری اور
اور گناہ لازم آتا ہی پہولون اور چالیسوین وغیرہا مین کہ لوگ جمع ہوتے
ہین اور نام ونمود کی لیی قرض کرکر تکلفات بیجا کرتی ہین اور داخل ہوتی ہین مضمون
اس آیہ مین* اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ
یعنی بلاشبہ اسراف کرنیوالی ہین بہائی شیطانون کی کرتی ہین تکلفات اپنی نام
ونمود کی لیی اور بہانہ کرتی ہین ایصال ثواب کا واسطی میت کی ذرہ انصاف
کرین تو معلوم ہو کہ ایصال ثواب کو کیا علاقہ اسمین جہان دخل ہوتا ہی ریا کو
وہ عمل نابود ہوتا ہی اوسمین موقع ثواب کا ہونا غلط ہی حقیقت مین یہہ کہانا تو
وہ ہی کہ جس سی حضرتؐ نی منع فرمایا ہی اس حدیث مین اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِیَیْنِ اَنْ یُّؤْکَلَ رَوَاہُ
اَبُوْ دَاوٗدَ* یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی طعام دو شخص نا
مقابلہ کرنیوالون کی سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی یعنی جو کہ مقابلہ کرین طعام مین اور
چاہین کہ ایک دوسری کی ضد پر بہت سا پکا دین تا غالب آوین ایک دوسری پر یعنی ایک
واسطی فخر و سنانی کی پکا دین دعوت اونکی قبول نکرنی چاہی کذا ذکر الشیخ
عبدالحقؒ اور بعض اوقات طعام حرام ہوتا ہی یعنی اس صورت مین کہ میت کی وارث
بچہ ہوتی ہین اون یتیم بیچارون کو تو ہوش ہی نہین ہوتا اونکی اور قرابتی وغیرہ

اوس مال مین سی بلا تامل اپنی ناک اونچی کرنی کی لیی صرف کرتی ہین اس کہانی
وغیرہ مین اور یہہ نہین جانتی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی * اِنَّ الَّذِیْنَ
یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا
وَّ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا * یعنی تحقیق جو لوگ کہ کہاتی ہین مال یتیمونکی
براہ ظلم کی سوا اسکی نہین کہ کہاتی ہین اپنی پیٹونمین آگ اور قریب ہی کہ داخل ہونگی
آگ بہڑکتی مین اور بعض اوقات میت پہ لگانیکی لیی مال قرض لیتی ہین اور پیچہی اوسکی
بیچی اور پس ماندہ حیران و پریشان ہوتی ہین کیا عقلین ماری گئی ہین کہ دین دنیا
کا نقصان کرتی ہین اور جو کوئی اوسکو منع کری تو کہتی ہین کہ یہہ وہابی ہی واہ
کیا سمجہہ ہی کہ باوجود نقصان دین و دنیا کی مانع خیرخواہ کو برا جانتی ہین اگر ذرہ
تامل کرین تو اوسکی خرابیان معلوم کرین وہ جو حضرت نی فرمایا ہی حُبُّکَ
الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ * یعنی دوست رکہنا تیرا ایک چیز کو اندہا اور بہرا کر دیتا ہی
وہ ان پر صادق آتا ہی اور بعض اوقات اہل مصیبت مجبور ہوتی ہین کہ اوسکی گہر
پر لوگ جمع ہوتی ہین ایک تو اوسکا عزیز مرا اوسکا رنج اٹہایا دوسری یہہ مشکل آ پڑی
اوسکا گہر لوٹنی لگی مردونکو چاہیی کہ منع کرین اپنی بیویون کو ایسی رسمونمین
شریک ہوتی سی اور عورتونکو ماننا چاہیی نہ یہہ کہ کسیکی ہان جاوینگی نہ کوئی انکی
ہان آویگا اسوقت مین عورتونکو تو کہین جانا ہی نہ چاہیی ایسی رسمون مین اگرچہ
تعزیت سنت ہی لیکن اوسمین سنت کہان ادا ہوتی ہی یہہ تو طرح بطرح کی گناہ ہونی لگی

مرتکب ہوتی ہین البتہ جہان یہہ خرابیان نہ لازم آوین تو شوق سی جاوین
لیکن صاحب مصیبت کی مکان جاکر رات کو نہ رہین کہ یہہ بہت برا ہی روایت کیا ہی
آجری نی ابی موسیٰؓ صحابی سی کہ کہا اونہون نی کہ مری بہن عبد اللہ بن عمرؓ
کی پس کہا مین نی اپنی بیوی کو جا تو اور تعزیت کر اونکی اور رات کو رہ اونکی
پاس کہ ہم مین اور آل عمر مین بڑا ارتباط ہی پس وہ بیوی آئی یعنی وہان سی ہو کر
پس کہا ابو موسیٰ نی کہ کیا نہ حکم کیا تہا مین نی تجہکو کہ رات کو رہنا اونکی پاس پس
کہا اونکی بیوی نی کہ ارادہ کیا تہا مین نی رات کی رہنیکا اونکی پاس پس آئی
ابن عمر اور نکال دیا ہمکو اور کہا نکلو تم رات کو نہ رکہو میری بہن کو عذاب مین اور ابن
بختری سی روایت ہی کہ کہا رات کو رہنا اہل میت کی پاس نہین ہی مگر امر جاہلیت
سی کہا آجری نی کہ یہہ تمام امور اب ہو گئی ہین لوگون کی نزدیک سنت اور
انکی ترک کرنیکو بدعت جانتی ہین پس الٹ گیا حال اور متغیر ہو گئی احوال کہا ابن
عباسؓ نی کہ نہین آتا لوگون پر کوئی سال مگر کہ مارتی ہین اوسمین سنت کو اور
زندہ کرتی ہین اوسمین بدعت کو یہان تک کہ مر گئین سنتین اور زندہ کی گئین
بدعتین اور ہرگز نہین عمل کیا جاتا سنتون پر اور نہین برا جانا جاتا ہی بدعتون کو
مگر جسپر آسان کرتا ہی اللہ تعالی غصہ اوٹہانا لوگون کا البتہ وہ مخالفت کرتا ہی
انکی اوسچیز مین کہ وہ ارادہ کرتی ہین اور آگاہ کر دیتا ہی اوسچیز سی کہ عادت
پکڑی ہی اونہون نی الخ یہہ روایتین مولوی حیدر علی رح نی نقل کین ہین اپنی

رسالہ مین ہی اور بری رسم یہہ ہی کہ اکثر اقربا سوگ کرتی ہین حالانکہ حضرت نے
فرمایا ہی * لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الاخر ان
تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعة اشہر
وعشرا متفق علیہ یعنی نہین درست واسطی اوس عورت کی کہ ایمان رکہتی
ہو اللہ پر اور روز آخرت پر یہہ کہ سوگ کری کسی میت پر زیادہ تین رات سی مگر خاوند
کی مرنی مین چار مہینی اور دس دن سوگ کری نقل کی یہہ بخاری مسلم نی
اور انکا سوگ تو سوگ ہی بڑا بہاری ہی کہ چند مسنون مین بہی شریک نہین
ہوتی بلکہ مانع ہوتی ہین یعنی کیا مقدور کہ برادری مین کوئی نکاح کرسکی اور
یہہ اوسمین شریک ہون انکا سوگ خاصا ہنود کا سا سوگ ہی ای بہائیو
ہشیار ہو خواب غفلت سی کہ تمہاری پیغمبر صاحب فرماتی ہین * من تشبہ
بقوم فہو منہم * یعنی جو جس قوم کی مشابہت کرتا ہی وہ اونہین مین کی
معاذ اللہ منہ اور اور بری رسم یہہ ہی کہ جب بیٹی یا اور کسی قرابتی کا خاوند
مر جاتا ہی تو عورتین مانع ہوتین ہین اوسکو دوسرا نکاح کرنی سی اگرچہ مرد سمجہاتا ہو
وہ نہین مانتین اور اوسکو بہت برا جانتین ہین کہ اگر وہ نکاح کرلی تو اوسکو طعنی دیتین
ہین کہ یہہ دو خصمی ہی اور بعضی جہلا اوسی ملنا بہی چہوڑ دیتی ہین اور کہین
مرد خود مانع ہوتی ہین اس سی اور اوسکو ناک کٹائی جانتی ہین باوجود یکہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی * النکاح من سنتی فمن رغب

عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ * یعنی نکاح میری سنت ہی پس جو کوئی اعراض
کری میری سنت سی پس نہین وہ مجہسی یعنی میری طریقہ پر اور میری امت سی
نہین انتہی پس ای بہائیو خیال تو کرو کہ اوسکی برا جاننی مین کیا وبال ہی کہ
دنیا چند روزہ کی بدنامی کی بی مستحق ایسی وعید کی ہوتی ہین عیاذاً باللہ منہ اور مولانا
شاہ عبد القادر رحمہ اللہ نی بیچ فائدہ آیہ وانکحوا الایامیٰ کی لکہا ہی رسول نی
فرمایا ای علی تین کام مین دیر نکر نماز فرض جب وقت آوی جنازہ جب موجود ہو
رانڈ عورت جب مرد ملی اسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنیکو عیب دی اوسکا
ایمان سلامت نہین انتہی پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیی کہ اس ہندو بیا
کو چہوڑین اور امت محمدی مین شریک ہون اور قطع نظر اسکی اوسکی ترک مین فساد
بہی تو بڑا برپا ہوتا ہی کہ ناچار ہو کر بعضی عورتین زنا اور چہٹی بازی مین گرفتار ہوتی
ہین واہ کیا سمجہہ ہی کہ محمدی ہونیکو برا اور ناک کٹائی جائین اور دیوث ہونیکو اچہا
اور نیک نامی ایک ذرہ غور کرین تو اوسکی کرنیکی بہلائیان اور نکرنیکی برائیان
معلوم کرین فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی * مَنْ اَحْیٰی سُنَّةً مِنْ
سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ
ضَلَالَةٍ لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ
مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

یعنی جو کوئی زندہ کرے کسی سنت کو میری سنتون مین سے کہ مر گئی تھی بعد میرے
یعنی وہ سنت متروک ہوگئی تھی میرے بعد اور اسنے رواج دیا اسکو اور
رغبت دلائی لوگونکو اوسپر پس بلا شبہ اوسکے لیے ثواب حاصل ہوتا ہے
مانند ثواب عمل کرنے والونکے اوسپر بغیر اسکے کہ ناقص کرے اونکے ثواب مین سے
کچھہ اور جو کوئی نکالتا ہے بدعت گمراہی کی کہ نہین خوش ہے اوس سے اللہ اور
رسول اوسکا ہوتا ہے اوسپر گناہ مانند گناہون کرنیوالون اوسکی کے نہین ناقص
کرتا یہہ گناہ ہونا اونکے سے کچھہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور یہہ بھی فرمایا ہے حضرت نے
* مَن تَمَسَّکَ بِسُنَّتِی عِندَ فَسَادِ اُمَّتِی فَلَهُ اَجرُ مِائَةِ شَهِیدٍ *
یعنی جو کوئی خوب پکڑے میری سنت کو وقت فساد امت میری کے پس
اوسکے لیے سو شہیدونکا سا ثواب ہوتا ہے یہہ دونو حدیثین مشکوٰۃ مین ہین
پس خیال کیا چاہیے کہ جو کوئی ایسی سنت نکاح کو کہ بالکل متروک ہو رہی
ہے اور سنت سیفت کپڑا پہننے کی درحق عورتونکی بالکل مٹ گئی ہے اور مانند
اونکے کو رواج دیگا کیا کچھہ ثواب پاویگا اور در صورت ترک کے کیا ٹوٹا پاویگا ایسے
ہونا چاہیے خواب غفلت سے اور عمل کرنا چاہیے اسپر اور اور بری رسم یہہ ہے کہ
بعد مرنے کسی قرابتی کے چند روز تک اچار نہین ڈالتین اور دال نہین بھگوتین اور
چرخا نہین کاتتین وغیرہ ذلک بخیال اسکے کہ ان چیزونکے کرنے سے کوئی اور مر جاویگا
یہہ سب باتین قبیل شرک سے ہین بالکل انکو دور کرین حاصل یہہ کہ ہر مسلمانکو بر تقریب

مین اتباع سنت چاہیے نہ اتباع رسم و آئین یہانکی اکثر مرد و عورت پہنسے ہی
ہین طرح بطرح کی شرک و کفر و بدعات کی باتونمین مردونکو چاہیے کہ اہل علم سے ان
باتونکو دریافت کر کے منع کرین اپنی بیبیونکو اور جو فرمان بردار ہی او نکی کرین ہرگز
انکار نکرین ورنہ دونون دار آخرت مین کہ ابدالآباد رہنا ہی کمال خراب ہونگے
اللہم وفقنا واہدنا الی سبل السلام آمین رب العالمین باب

دوسرا بیچ بیان حق بیبیونکی خاوندون پر

جاننا چاہیے کہ مردونکو لازم ہی کہ اپنی بیبیونکو علم دینی سکھلاوین کہ فرمایا ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم
ومسلمۃ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر کذا
فی المشکوۃ تاوہ بسبب جہالت کی کفر و گناہ مین گرفتار نہون اور دونونکی دنیا
اور آخرت مین اچھی گذری بڑا فساد دین و دنیا کا تو اسی سی ہوتا ہی کہ مرد
نہ آپ علم دین پڑھتی سنتی ہین اور نہ بیبیونکو پڑھاتی سناتی ہین پس اپنی
برائی دین و دنیا کی کیونکر معلوم کرین اور حق ہی مردون پر کہ اپنی بیبیون اور بچون
اور گھر والون کو شرک اور کفر اور گناہ کی باتون سی باز رکھین اور بجا لانی
طاعات کی لیے تاکید کرین کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی یا ایہا الذین آمنوا
قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ یعنے
اے ایمان والو بچاؤ اپنی نفسونکو اور اپنی گھر والونکو اس آگ سی کہ اوسکا

اپنے تئین آدمی اور پتھر ہونگی اسکی تفسیر مین صاحب مدارک نی یون لکھا ہی کہ آپ
بہی طاعات بجالاؤ اور ترک معصیت کرو اور اپنی گہروالونکو بہی طاعات کرنیکو
کہو اور گناہونسی باز رکہو انتہی پس چاہیی کہ اپنی بیویون اور گہروالون
کو نماز اور روزہ وغیرہ فرائض و واجبات اور اچھی باتون کی کرنیکی تاکید کرو
بلکہ کچھہ تعزیر بہی دینی آئی ہی بیویکو ترک نماز وغیرہ پر چنانچہ ملتقی الابحر مین لکھا ہے
کہ جائز ہی خاوندکو یہہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو ترک کرنی زینت پر اور نہ
قبول کرنی پر اسکی کہنی کو جبکہ بلاوی اوسکو طرف بچھونی اپنی کی یعنی صحبت کے
لیے بشرطیکہ نہ ہونی عذر حیض وغیرہ کی اور تعزیر دے اوسکو ترک کرنی نماز پر اور ترک
کرنی پر غسل جنابت کی اور اسکی گہر سی نکل جانی پر بلا اذن اسکی کی انتہی اور
سیتلا وغیرہ کی پوجنی سی اور اور شرک اور کفر اور گناہون کی باتونسی کہ اوپر
گذرین اور تعزیہ اور مہندی پر جانی سی منع کرو عجب حال ہی یہان کے بعضے
لوگونکا کہ اللہ تو فرماتا ہی کہ اپنی گہروالونکو دوزخکی آگ سی بچاؤ اور یہہ برعکس اوسکی
کرتی ہین کہ باعث ہوتے ہین اور بلاتی ہین دوزخکی طرف تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی
کہ بعضی جاہل جورو بچون کی ساتھہ ہوکر سیتلا پجوانیکو لیجاتی ہین اور بعضی بدّہی
وغیرہ کی پہنانیکو روا رکھتی ہین اور بعضی تعزیہ دکھانیکو لیجاتی ہین اور بعضی
مہندی دکھانیکو پس سیتلا پوجنی کو فتاوی عالمگیری مین کفر لکھا ہی اور اور
شرک کی باتونکو بہی دینی کتابون مین بہت منع کیا ہی * اور تعزیہ داری اور

نقصان تعزیہ داری کا

منہدی کو مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نی لکھا ہی کہ بنانا تعزیہ کا اور علم وغیرہ کا درست
نہین ہی اسلیے کہ تعزیہ داری عبارت اس سی ہی کہ ترک لذائذ اور ترک زینت
کری اور صورت محزون غمگین بناوی یعنی مانند عورتون سوگ رکہنی والیونکی بیٹہی
اور مرد کو کسی جگہ اسطرح کرنا شرع شریف سی ثابت نہین ہوا مگر عورت کو بعد وفات
زوج کے چار مہینی اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوا زوج کی اگر کوئی اور رشتہ دار مری تو تین روز تک اگر
ترک زینت وغیرہ کری تو جائز ہے اور بعد تین دن کے اوسکو درست نہین حدیث شریف مین آیا ہی
لا یحل لامرأۃ الخ کہ ساری حدیث مع ترجمہ کی اوپر گذر چکی ہی پس بنانا تعزیہ وغیرہ
کا بدعت سیئہ ہی اور ایسی بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا مین بسر کرتا ہی اور
فرائض و نوافل اوسکی درگاہ الٰہی مین مقبول نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے
مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا رَوَاهُ
الطَّبَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَزَّارُ عَنْ ثَوْبَانَ یعنی جو کوئی نئی بات
نکالتا ہی یعنی بدعت سیئہ یا جگہ دیتا ہی بدعتی کو اوسپر لعنت ہی اللہ کی اور
ملائکہ کی اور سب لوگونکی اور نہین قبول کرتا اللہ تعالی اوسکی فرض و نفل نقل
کی یہہ طبرانی نی ابن عباس سی اور بزار نی ثوبان سی اور اور روایت مین آیا ہے
مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَالْمُسْلِمُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَائِشَةَ یعنی جو کوئی نکالی اس امر

دین ہمارے مین ایسی چیز کہ وہ اوس سے نہو پس وہ مردود ہے نقل کی یہہ بخاری نے
اور مسلم اور ابوداود اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی سے اور اوس مجلس مین ہیئت
زیارت اور گریہ وزاری کی بہی حاضر ہونا جائز نہین اس لیے کہ وہان زیارتین
ہی کہ اوسکے لیے حاضر ہو بلکہ وہ ایسے ہین قابل ازالہ کے ہین چنانچہ حدیث شریف مین
آیا ہے مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ
وَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی
کوئی دیکہے تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع پس چاہیے کہ بگاڑ ڈالے اوسکو اپنے
ہاتہہ سے اور اگر ہاتہہ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بہی
نہ منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہہ ضعیف تر درجہ ایمان کا ہے نقل کی یہہ
مسلم نے اور مجالس تعزیہ داری مین جاکر مرثیہ اور کتاب سننے بہی جائز نہین اس لیے
کہ مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی نہین ہوتا بلکہ جہوٹہہ اور افترا اور حقارت بزرگون
کی ہے پس سننا اسکا بلکہ جانا بہی ایسی مجلس مین روا نہین چنانچہ حدیث شریف مین
بہی واقع ہوئی ہے سننی اور پڑہنی مرثیونکی سے * عَنْ أَبِي أَوْفَى قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِي رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ سے
ابی اوفی روایت کرتے ہین کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیونسے
نقل کی یہہ حدیث ابن ماجہ نے اور اگر مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی ہو تو سننا
اس طرح کی مرثیہ اور کتاب کا فی نفسہ مضایقہ نہین لیکن ہیئات اجتماعیہ جیسی کہ

مبتدع بناتی ہین نہ بنانی چاہیی کہ مشابہت قوم مبتدعونکی ساتھہ ہوتی ہے
اور اونکی مشابہت سی احتراز و اجتناب ضرور ہی کیونکہ حدیث شریف مین
آیا ہی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کسی قوم کی
کری پس وہ بہی اونہین مین سی ہی اور اس حدیث بہی داخل ہی مَنْ کَثَّرَ
سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ رَضِیَ عَمَلَ قَوْمٍ کَانَ شَرِیْکًا لِمَنْ عَمِلَ
بِهٖ رَوَاهُ الدَّیْلَمِیُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کَذَا ذَکَرَ السُّیُوْطِیُّ فِیْ جَمْعِ الْجَوَامِعِ
یعنی جو کوئی بہیڑ بڑہاوی کسی قوم کی پس وہ بہی اونہین مین سی ہی اور جو کوئی
راضی ہو کسی قوم کی عمل کا ہوتا ہی شریک اوسکی کرنیوالیکا نقل کی یہہ دیلمی نے
ابن مسعود سی یہہ ذکر کی سیوطی نی کتاب جمع الجوامع مین اور ایسی جگہہ
فاتحہ و درود پڑہنا ہی درست نہین اسلیی کہ ایسی جگہہ قابل ازالہ اور نابود کرنیکی
ہی اور نجاست باطنی رکہتی ہی اور فاتحہ درود ایسی جای پڑہنی چاہیی کہ پاک ہو
نجاست ظاہری اور باطنی سی لیس جو شخص کہ پایخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑہیگا
ملامت کیا گیا اور طعن کیا گیا ہوگا ایسی ہی اس جگہہ کہ نجاست باطنی ہو اور
قابل ازالہ کی وہان بہی پڑہنا موجب ملامت اور مطعونیت کا ہوگا کہ بی محل پڑہا
اور بدون بنانی تعزیہ وغیرہ کی فقط اوس مکانین کہ تبرک صحیح مثل موی مبارک
کی رکہا ہو یا نہ رکہا ہو مجلس گریہ و زاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ درود
پڑہنا یہہ بہی جائز نہین اسلیی کہ یہہ بہی بدعت سیئہ ہی اور فقط ذکر کرنا احادیث

صحیح شہادت کا اور ختم کلام اللہ وغیرہ پڑہنا مضایقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موی مبارک
کی اکثر جاہی صحت کو نہین پہنچتا پس تبرک ہونا اوسکا بنا بر اوہام عوام کالانعام کے
ہی اوسکو تبرک جانا نہ چاہیی جب تلک کہ تبرکیت اوسکی ثابت ہو اعتقاد اوسکی صحت کا
نکرنا چاہیی اور جب تبرکیت اوسکی مفقود ہوئی بحفظ مجلس گریہ وزاری کی کرنے
رہی اور وہ مجلس مرتب کرنی فقط واسطی گریہ وزاری کی سلف سی منقول نہین ہوئے
اور اگر تبرک صحیح مانند موی مبارک وغیرہ کی کہین پیدا ہو تو اوسکی زیارت کو
بھی جانا مضایقہ نہین اور ترک کرنا زینت اور لذات کا مانند کہانی پان اور
گہی اور گوشت وغیرہ کی بہی درست نہین جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور مددگار
ہونا اور تعزیہ داری وغیرہ مین اہو دیا پاس خاطر اور یا پاس قرابت یا بسبب
ہمسایگی اور ہم خانگی ہونی کی اور اسباب اپنا اوسکی لیی مانگی دینا جائز نہین ہے
لیی کہ اعانت معصیت پر ہوتی ہی اور اعانت معصیت پر غیر جائز ہی اور مرثیہ
خوانی اور کتاب خوانی بہی جائز نہین کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہی اور مرثیہ بہی
منع ہی کیا ہی حضرت نی جیسی کہ اوپر گذرا اور اسی طرح نوحہ پڑہنا گناہ کبیرہ ہی
کہ حدیثون مین وعید آیا ہی اس پر کہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ یعنی لعنت کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی عورت نوحہ کرنی والی اور سننی والی کو روایت کی یہ ابوداؤد
نی اور اجرت لینی مرثیہ خوانی وغیرہ پر حرام ہی اس لیی کہ قاعدہ شرع کا یہ

که اجرت یعنی معصیت پر درست نهین جیسی که مزامیر و غنا که حرام هین اجرت یعنی
بهی اونپر حرام هی اسی طرح ان چیزون پر بهی حرام هی اور منهدی روشن کرنی
حضرت سید عبد القادر جیلانی رح کی بهی بدعت هی اس لیی که جیسا مفسده
اور قباحت تعزیه بنانی مین هی ویسا هی منهدی مین هی **سوال** منهدی
بدعت حسنه هی یا سیئه اور اگر سیئه هی تو سب برابر هین یا کچهه فرق هے
اور اوسکی برائی حد حرمت کو پهنچتی هی اور فاعل اوسکا مرتکب کبیره کا هی
یا مکروه کا و یا فاعل اوسکا صاحب صغیره کا هی **جواب** یهه تمام امور بدعت
سیئه هین اور تفاوت امور بدعیه مین باعتبار مفسده کی هی جس بدعت
مین که مفسده زیاده تر هوتا هی برائی اوسکی زیاده تر هوتی هی اور جس بدعت
مین که مفسده کم هوتا هی برائی اوسمین کمتر هوتی هی اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک
سمجهتا هے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا هی تو مرتکب اوسکا خارج دائره اسلام سی
هی چنانچه حدیث شریف سی که کتاب ابن ماجه مین وارد هی معلوم هوتا هے
عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ
اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا
جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا
تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ یعنی روایت هی حذیفه سی که کها فرمایا رسول
خدا صلی الله علیه وسلم نی نهین قبول کرتا الله صاحب بدعت کا روزه اور

نماز

نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض اور نہ نفل نکل جاتا
ہی وہ اسلام سی جیسی کہ نکلتا ہی بال آٹی گندہی مین سی کہ کچھہ اسمین نہین
لگا رہتا صاف نکل آتا ہی انتہی اور صاحب بدعت عام ہی کہ آپ بدعت کو
احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہین کیا ہی بلکہ اور نی کیا ہی اور یہہ شخص
پسند کرتا ہی اوسکو دونون کو صاحب بدعت کہین گی اور حدیث ابن ماجہ مین
یہہ ہی آیا ہی * قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَی
اللّٰہُ اَنْ یَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ حَتّٰی یَدَعَہٗ * یعنی نہین قبول
کرتا اللہ عمل صاحب بدعت کا یہان تک کہ ترک کری اوسکو اور مرتکب بدعت کو
ضال فرمایا ہی حدیث مین اگر ضلال اوسکی اس حد کو پہنچی کہ اسمین عبید نار ہوا ہو
پس وہ شخص مرتکب کبیرہ کا ہی والا صغیرہ کا ہوگا اور یہہ فرق اوس صورت مین ہی
کہ بدعت کو اچھا نہ سمجھی یعنی اچھا سمجھنی والا کافر ہوتا ہی دونون صورتو نمین
جیسا کہ اوپر صریح فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہی اور قربت خدا
کی اسمین جانتا ہی تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام سی ہی اور حلوا
وغیرہ کہ شب برات کو آگ لاتی ہین اور وہ بہت نیاز دیتی ہین اور کہار ہنی دیتی
ہین اور شب عاشورا کی قابیلون کی تعزیہ کی تخت پر بہنی دیتی ہین
اور سب کو اوٹھا کر تقسیم کرتی ہین پس سبب ایجالی اوسکی کی آگی تعزیہ وغیرہ
کی بلکہ کی قسم حقیقیہ کی ہی تشبیہ ساتھہ کفار و بت پرستون کی ہوتی ہی اور

اس جہت سے اس مین کراہیت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم تمام ہوئی تقریر مولانا
عبد العزیز مرحوم کی پس اے بھائیو غرض نقل کرنے اس کلام طویل سے یہہ
ہے کہ صاف مولانا مرحوم کی تقریر سے یہہ بات نکلتی ہے کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو
اچھا جان کر بناوے یا دیکھنے جاوے وہ خارج ہو جاتا ہے دائرہ اسلام سے پس
تمکو آپ بھی اس سے بچنا چاہیے اور اپنے گھر والونکو بھی بچاؤ کہ نہ جانے دو اور اسی
طرح منع کرو اور گناہونکی باتونسے کہ ازانجملہ زناکاری اور چیٹھی بازی ہے
جو کوئی روا رکھے اپنے گھر والونمین بیحیائی کی باتین وہ دیوث ہے کہ جسکی حق
مین حضرت نے فرمایا ہے ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَ
الْعَاقُّ وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخُبْثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
النَّسَائِيُّ * یعنی تین شخصون پر اللہ تعالی نے جنت حرام کی ہے ایک تو ہمیشہ
شراب پینے والا اور دوسرا نافرمان مان باپ کا اور تیسرا دیوث جو کہ روا رکھے
اپنے اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے ف
اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کی حق مین روا رکھے ناپاکی
کو یعنی زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کی اور انہین کی حکم مین
ہین تمام گناہ مانند پینے شراب کی اور ترک کرنے غسل جنابت کی اور مانند انکی
کی یعنی اگر مثلا بیوی کو دیکھے شراب پیتے یا ترک کرتے غسل جنابت کو اور
منع نکرے تو وہ بھی دیوث کی حکم مین ہے اس لیے کہ کہا طیبی نے کہ دیوث وہ

بیان عورتونکو رسمون مین جانیسے پردہ کرانا

کہ نہ ہووی اپنی اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کری اوسپر اور نہ منع کری انکو اوس سی
انتہی یہہ ملا علی قاری نی مرقات مین لکھا ہی * پس اس سی معلوم ہوا
کہ اپنی گہر والونکو تمام بیحیائی اور گناہون کی باتونسی منع کرنا چاہیی پس
جو کہ زناکاری اور چہپی یارونکو روا رکہی اپنی گہر والونمین اوسکا دیوث ہونا تو
ظاہر ہی اور جو کہ اپنی گہر والون کی بیبی بیپردگی اور خلاملا رہنی کو اور ہم کلام
ہونیکو ساتہہ اجنبیون کی اور اور بری باتونکو روا رکہی وہ بہی دیوث ہی
پس مسائل ستر کی یہان لکہنی ضرور ہوئی تو لوگ آگاہ ہون اوس سی جاننا
چاہیی کہ اصل مسائل ستر کی یہہ دو آیتین کلام مجید کی ہین سورہ نور مین
قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ * یعنی کہہ
ایمان والونکو کہ ڈہانکین آنکہین اپنی یعنی دیکہنی او سچیز کی سی کہ حرام ہی
اور نگاہ رکہین اپنی سترونکو حرام سی یہہ ڈہانکنا آنکہونکا اور محافظت سترونکی
پاکیزہ تر اور سودمند اونکی لیئی دنیا اور آخرت مین تحقیق اللہ تعالی دانا ہی ساتہہ او سچیز کی کہ
کرتی ہین * وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ
لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ * الخ یعنی اور کہہ مومن عورتونکو کہ ڈہانکین دیدی
اپنی اور بند رکہین مردون نامحرم وغیرہ کو اور نگاہ رکہین اپنی سترونکو

بی راہ ہو نسی اور نہ ظاہر کریں مواضع زینت یعنی زیور اپنی کو کہ وہ مواضع
سر اور کان اور گردن اور بازو اور سینہ اور پہنچی اور پنڈلیاں ہیں مگر وہ کہ
ظاہر ہوں اونسی یعنی وہ اعضا کہ جاری ہوئی ہی عادت وجبلت اونکی
ظہور پر کہ وہ مونہہ اور ہتھیلیاں اور دونوں قدم ہیں اور چاہیے کہ اوڑھی رہیں
چادریں اپنی اپنی گریبانوں پر اور نہ ظاہر کریں مواضع زینت اپنی کی مگر اپنی
خاوندوں کی لیے آخر آیت تک حاصل یہہ کہ ان آیتوں میں حکم ستر ڈھکنی کا ہی اور
تفصیل اسکی درالمختار وغیرہ میں یوں لکھی ہی کہ دیکھے مرد بدن مرد کا
سوائے اوس جگہ کی کہ ناف کی نیچی سی گھٹنی کی نیچی تک اور اپنی بیوی کا اور ایسی
لونڈیکا کہ حلال ہی اوس سی صحبت کرنی جائز ہی دیکھنا تمام بدن کا ساتھہ
شہوت کی بہی اور بغیر شہوت کی بہی لیکن نہ دیکھنا اوسکی ستر کا اولی ہے
کہ باعث ہوتا ہی نسیان کا اور یہہ جو قید لگائی کہ حلال ہے صحبت کرنی اوس سے
اس سی نکل گئی لونڈی مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشترکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ
کہ حرام ہو بسبب علاقہ دودھ کی یا مصاہرت کی پس حکم اونکا مانند اجنبی کے
لونڈی کی ہی اور دیکھی اپنی محرمہ کا سر اور مونہہ اور سینہ اور پنڈلی اور بازو
اگر امن ہو اپنی شہوت سی اور اوسکی شہوت سی والا نہ دیکھی اور نہ دیکھے
اوسکی پیٹھہ اور پیٹ سی زانو کی نیچی تک اگرچہ امن ہو شہوت سی کہ یہہ ستر
ہی محرمہ کا بہ نسبت محرم کی اور نہیں مضایقہ اوسکا کہ خلوت اور سفر کری

محرمہ کی ساتھہ پس اگر احتیاج پڑی اوسکی سوار کرنیکی اور اوتارنیکی تو نہین
مضایقہ اسکا کہ چہوئی اوسکو کپڑے پرسی اور پکڑی پیٹ اور پیٹھہ
اوسکی نہ اون اعضا کو کہ نیچی ہین ان دونون کی بشرطیکہ امن ہو شہوت سے
پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا از راہ یقین کی یا ظن کے
یا شک کے تو ان سب سی پرہیز کری پہر اگر سوار ہو سکی وہ آپہی تو باز رہے
مرد اس سے بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکی عورت تو تکلف کری مرد ساتھہ کپڑونکی
تاکہ نہ پہنچی مرد کو حرارت عورت کی بدن کی اور اگر نیا دی کپڑا تو دفع کرے
شہوت کو اپنی دل سی بقدر امکان کی اور حکم غیر کی لونڈیکا اگرچہ مدبرہ ہو
یا ام ولد ہو مانند محرمہ کی ہی اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ کے
جن اعضای مذکورہ کا دیکہنا درست ہی چہونا بہی اونکا درست ہی اگر امن
مین ہو شہوت سی آپہی اور وہ بہی اور اگر امن نہو شہوت سی یا شک ہو
شہوت کا تو نہین حلال اوسکو نظر کرنی اور چہونا اونکا اور ستر عورت حرہ
کا بہ نسبت مرد اجنبی کی سارا بدن ہی مگر چہرہ اور دونون ہتیلیان اور
دونون قدم موجب ایک روایت کی پس دیکہنا ان اعضا کا جائز ہی اگر
امن ہو شہوت سی اور اگر خوف ہو شہوت کا یا شک ہو تو نہین جائز مگر
گواہ کو وقت ادای شہادت کی اور حاکم کو وقت حکم کرنیکی اور نکاح کی ارادہ
کرنیوالیکو اور اوسکو کہ ارادہ خریدنیکا رکہتا ہو اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا

آگی آویگا دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی اگرچہ امن نہو شہوت سی اور نہین جائز
ہی چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سی اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑہیا ہو
کہ خواہش اوسپر نہین آتی یا مرد بڈہا ہو کہ امن رکھتا ہو اپنی پر اور اوسکی نفس
پر شہوت سی تو جائز ہی چھونا اوسکی ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چھونا اور دیکھنا
بڑہیا کی ان اعضا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتھہ اوسکی اور خلوت کرنی جبکہ امن ہو
اپنی پر اور اوسپر اور نہین تو نہین اور اشباہ مین لکھا ہی کہ خلوت کرنی ساتھہ اجنبیہ
کی حرام ہی مگر واسطی ملازمت مدیونہ کی کہ بھاگ کر چلی جاوی کھنڈر مین یا
ہو بڑہیا بد شکل یا ہو پردہ کی آڑ * **مسئلہ** خلوت ساتھہ محرمہ کے
مباح ہی مگر ساتھہ دودہ شریک بہن کی اور ساس جوان کی نہین مباح *
مسئلہ شرح لباب مین لکھا ہی کہ نہ کلام کری اجنبیہ سی مگر بڑہیا سے چھینکے
یا سلام کری تو جواب دی اوسکی چھینک کا اور سلام کا اور بڑہیا نہ ہو تو نہ جواب
دی * **ف** * اگر مرد چھینکی تو عورت اوسکی چھینک کا جواب دے یعنی یرحمک الله
کہی اگر مرد نی الحمد لله کہی ہو اور اگر عورت چھینکی اور وہ بڑہیا ہو تو مرد اوسکے
چھینک کا جواب دے اور اگر عورت جوان ہو تو اسکی چھینک کا جواب دلمین دے
اور یہہ حکم غیر محرم کا ہی عالمگیری * **مسئلہ** اگر ارادہ کری ایک عورت
کی خریدنی کا تو جائز ہی چھونا اوسکی ان اعضا کا کہ حلال ہی دیکھنا انکا
اگرچہ خوف ہو شہوت کا **مسئلہ** جائز ہی دیکھنا اور چھونا ایسی چھوٹی

لڑکی کا کہ خواہش ہووی اوسپر **مسئلہ** جائز ہی طبیب کو دیکھنا عورت
کی مرض کی جگہ کو واسطی ضرورت کی اور لائق ہی طبیب کو کہ سکہاوی یک
عورت کو علاج کرنا عورت کا اس لیی کہ نظر ہم جنس کے خفیف تر ہی پس اگر
نہو سکی تو چہپاوی تمام اعضا اوسکی سوائے مواضع مرض کی پہر دیکہی بقدر ضرورت
کی اور جلد ایسی نظر پہیر لی اس لیی کہ دیکہنا بقدر ضرورت کی جائز ہی نہ بلا ضرورت
اور ایسا ہی حکم دایہ کا اور ختنہ کرنیوالیکا ہی اور اسیطرح جائز ہی مرد کو نظر کرنی طرف
موضع حقنہ مرد کی وقت حقنہ کرنیکی **مسئلہ** غلام عورت کا مانند مرد اجنبی کی
ہی اوسکی حق مین پس دیکہی مونہہ اور ہاتہہ اپنی مالکہ کی فقط اور نہ سفر کری
ساتہہ مالکہ کی اور نزدیک مالک اور شافعی کی غلام مانند محرم کی ہی *
مسئلہ ستر عورت کافرہ کا بہ نسبت مسلمان عورت کی مانند ستر مرد کی
ہی بہ نسبت مرد کی یعنی مسلمان عورت کو بہی عورت کا بدن زیر ناف سے
گہٹنی کی نیچی تک دیکہنا درست نہین اور عورت کافرہ مانند مرد اجنبی کے
ہی صحیح تر روایت مین پس نہ دیکہی طرف بدن مسلمان عورت کی پس
یہان جو رسم ہی کہ حلال خوری اور چماری اور کاچہن وغیرہ کی سامنی عورتین
مہین کپڑی پہنی بیٹہی رہتی ہین بہت برا کرتی ہین یہہ ایسا ہی ہی کہ جیسے
مرد اجنبی کے سامنی ہوئین اور نہین لائق عورت صالحہ کو یہہ کہ دیکہی
طرف اوسکی عورت فاجرہ اس لیی کہ وہ بیان کریگی اسکا آگی مرد کے

[illegible]

پس نہ اوتاری چادر اپنی آگی اوسکی **مسئلہ** دیکھی عورت مرد کو مانند دیکھی
مرد کی مرد کو اگر امن مین ہو شہوت سی پس اگر امن مین نہو یعنی خوف رکھتی ہو
شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل نہ دیکھی کہ حرام ہی دیکھنا مانند مرد کے
مسئلہ بال لٹکی ہوئی عورت کی ستر مین ہین بموجب روایت صحیح ترکی **مسئلہ**
جو عضو کہ نہین جائز دیکھنا اوسکا پہلی جدا ہونیکی بدن سی نہین جائز ہے
دیکھنا اوسکا بعد جدا ہونیکی ہی اگرچہ بعد موت کی ہو مانند موئی زیر ناف
کی اور عورت کی سرکی بالونکی اور ہڈی (یعنی بال) عورت آزاد مردہ کی پہنچی کی
اور پنڈلی اوسکی کی اور کتری ہوئی ناخنون یا نوا وسکی کی نہ ناخن اوسکی
کی **مسئلہ** نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کی ساتھ شہوت کی حرام ہے
مسئلہ خصی اور ستر کنا اور مخنث نظر کرنی مین طرف عورت اجنبیہ کے
مانند مرد صحیح الاعضا کی ہی تمام ہوا مضمون درالمختار وغیرہ کا اجا صل
اسکی ذکر کرنیسی یہہ ہی کہ مردونکو چاہیی کہ موافق ان مسائل کی اپنی بیویونکو
پردہ کروادین اور اسمین باہرین خالہ پھوپی وغیرہا کی بیٹی اور ہندنیان اکثر
گھر مین آیا کرتی ہین جب تک کہ سفت کپڑا کہ جسمین رنگ بدنکا معلوم
نہو نہ پہنادین اور تمام بدن نہ ڈہکوا دین دیوث کہلادین گی بہت ضروری
اہتمام کرنا اسکا اور نصاب الاحتساب مین بہی مسائل ستر وغیرہ کے
خوب لکھی ہین وہ بہی یہان لکھی جاتی ہین تا لوگ اونپر عمل کرین لکھا ہی

اور

اوسمین که سفر کرنا عورت آزاد کا ساتهه غیر محرم کی نهین جائز هی اور عورتکا
غلام اور اجنبی برابر هین بیچ عدم جواز سفر کی ساتهه اوسکی غلام ستر رکهتا هو یا
کتا هو یا خصی هو **مسئله** عورت آزاد منع کیجاوی کهولنی موتهه اور هتیلیون
اور قدمون کیسی وقت واقع هونی نظر اجنبی کی اوسپر اس لیی که وه امن
نهین هوتی هی شهوت بهتی دیکهنی والون کیطرف اوسکی مگر جبکه موثر هیا
توجائزهی نظر کرنی طرف موتهه اوسکی کی اور حلال هی مصافحه اسکا جبکه امن هو
شهوت سی **مسئله** منع کیا جاوی هی توتکو پهنی جهانجن اور گهنگرو کیسے
حتی که چهوتی لڑکیکو بهی پهنانا مکروه هی اور بالغه عورت کی لیی اشد کراهت
هی اس لیی که مقتضی حال عورتونکا ستر هی اور اسمین اظهار اونکا هی مع هذا
جهانجن وغیره اسباب لهو سی هی هین اور اونکی منع هونیکی روایت مشکوة
مین موجود هی اِذْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ
فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعَنَّ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ یعنی ناگهان آئی حضرت عائشه کی پاس ایک لڑکی اس
حال مین که اوسکی پاؤن مین گهنگرو یا جهانجن تهی بجتی هوئی پس کها حضرت
عائشه نی اوس عورت سی که اوسکو لائی تهی نه لا اسکو میری پاس مگر یهه که کاتی
تو گهنگرو اوسکی سنا مینی رسول خدا صلی الله علیه وسلم سی فرماتی نهین داخل

ہوتی ہے سنتی اوس گھر مین کہ جسمین گھنٹی یا گھنگرو ہوون نقل کی یہہ ابوداؤ
نی اور اسیطرح حضرت عمر نی ایک لڑکی کی پاؤنین سی گھنگرو کاٹ ڈالے
اور کہا کہ مینی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی سا تھہ ہر
گھنگرو اور گھنٹی کی شیطان ہے کذا فی المشکوٰۃ **مسئلہ** لائق ہے یہہ کہ خدمت
کی لیی گھر مین لونڈی رکھی نہ غلام اس لیی کہ خوف فتنہ کا غلام مین زیادہ
ہوتا ہی بہ نسبت آزاد اجنبی کی اور اسمین غیر ستر کہنا اور ستر کہنا برابر ہین
مسئلہ نہین جائز ہی عورت عدت والیکو خواہ عدت موت کی ہو خواہ
طلاق بائن کی نکلنا خاوند کی گھر سی باذن خاوند کی اور نہ بغیر اذن
اوسکی کی اور نہین چاہی اوسکو لنگہی کرنی تنگ دندانون کی بلکہ کھلی دندانکی
کی کری اور پرہیز کری ہر زینت سی مانند سرمہ اور حنا اور خضاب اور تیل
اور خوشبو اور زیور اور پہنی لباس خوشبودار اور کسنبی اور زعفرانی
کی **مسئلہ** اگر دیکھی محتسب ایک مرد کو ساتھہ عورت کی باتین کرتی راہ
مین پس کیا کری معاملہ اوسی **جواب** منقول ہی کہ حضرت عمر رضہ نے
دیکھا ایک مرد کو باتین کرتی ساتھہ ایک عورت کی راہ مین پس مارا اون
دونونکو ساتھہ درّی کی پس کہا مرد نی کہ یہہ بیوی میری ہی کہا اوسکو
حضرت عمر رضہ نی کہ اگر ہی یہہ بیوی تیری تو کیون نہ لیگیا تو اسکو اپنی
گھر مین تا نہ متہم کرتا تجکو کوئی راہ مین **مسئلہ** عادت پکڑی ہی عورتونے

مسئلہ

مسئلہ عورتون کی عدت کا بیان

نی

نی نکلنی کی طرف بعض قبرون متبرکہ کی پس باوجودیکہ ثواب ہوتا ہی یا واجب ہی
اونپر حصہ ثواب **جواب** ذکر کیا گیا ہی کفایہ شعبی مین بیچ باب خروج النساء
الی المقابر یوم الخمیس کے کہ سوال کیے گئی قاضی بیچ جائز ہونی نکلنی عورتون
کی سے طرف مقابر کی دن پنجشنبہ کی پس کہا نہ سوال کر تو جواز اور فساد
سی بیچ مثل اسکی کی بلکہ سوال کر مقدار لعنت کی سی کہ لاحق ہوتی ہی اوسکو
اسمین جان کہ عورت جب نیت کرتی ہی نکلنی کی قبرون کی طرف ہوتی
ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کی اور ملائکہ کی اور جبکہ نکلتی ہی گھیرتی ہین اسکو
شیاطین جانب سی اور جب آتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اسکو روح میت
کی اور جب پھرتی ہی ہوتی ہی اللہ تعالی کی لعنت مین اسیطرح یہانتک
کہ پھر آوی اپنی گھر اور حدیث مین آیا ہی جو عورت کہ نکلی طرف مقبرہ کی لعنت
کرتی ہین اوسکو فرشتی ساتون آسمانون کی اور ساتون زمینون کے
پس چلتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کی اور جو عورت کہ دعاء خیر کرتی ہی واسطی میت
کی لیی اپنی گھر مین دیتا ہی اوسکی لیی اللہ تعالی ثواب حج اور عمرہ کا اور منقول
ہی حضرت سلمان اور ابی ہریرہ رض سی کہ نکلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد سی اور کھڑی رہی اپنی گھر کی دروازی پر پھر آئین حضرت فاطمہ رض پس
فرمایا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہانسی آئی تو کہا نکلی تھی مین طرف
مکان فلانی عورت کی کہ مرگئی ہی پس فرمایا حضرت فاطمہ کو رسول خدا صلعم

کی یا بہودون کی مونہہ پر سی جنی مکروہ ہین اور اگر داڑہی یا مونچہ مین نکلین عورت
کی تو اونکا مونڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہی اور تیز کرنا دانتونکا یہہ عرب
مین رسم ہی کہ جب عورتین بڈہیا ہوجاتی ہین اور دانت جڑہ جاتی ہین یا
گہس جاتی ہین تو اونکو تیز کروالیتی ہین اور فرق کرواتی ہین دانتونمین واسطی
اظہار حسن وجوانی کی اور مشابہت کی ساتہہ جوانون کی آور ملاوی بال
اپنی الخ عام ہی کہ آپ ملاوی یا اور کو حکم کری ملانیکا کہا نووی نی کہ حدیثون
سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ حرام ہی ملانا بالونکا مطلق اور یہی ظاہر ومختار
ہی اور ہماری علمانی یہہ تفصیل بیان کی ہی کہ اگر ملاوی بال آدمی کی تو
حرام ہی بلاخلاف اس لیی کہ حرام ہی نفع اوٹہانا آدمی کی بالون سی اور
تمام اجزا اوسکی سی بسبب بزرگی اوسکی کی اور سوای آدمی کی جانور کی
پاک بال ہون تو اوسکا یہہ حکم ہی کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی
مالک تو اوسکو ملانا اون کا بہی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہہ
ہی کہ اگر ملاوی ساتہہ اذن خاوند یا سید کی تو جائز ہی اور کہا مالک اور
طبری اور اکثر علمانی کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہی خواہ بال ہون
یا صوف یا چیتہڑی یا سوای انکی اور دلیل پکڑی ہی انہون نی ساتہہ
حدیثونکی اور کہا لیث نی کہ نہی مختص ہی ساتہہ بالونکی پس نہین مضائقہ
ہی ساتہہ ملانی صوف وغیرہ کی انتہی اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی

اور جواب اوسکا یہہ ہی کہ نہینکم مین ضمیر مذکر کی ہی پس نہین داخل ہو سکتین
عورتین بموجب مذہب صحیح مختار کی اصول مین انتہی اور یہہ جو حدیث آئی ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ یعنی لعنت
کی اللہ نی یا لعنت کری اللہ عورتون قبرون کی زیارت کرنیوالیونکو عبد الرحیم
ظاہری نی بیچ شرح ترمذی کی بیچ اسی حدیث کی بعد کلام طویل کی لکھا ہی
کہ جب ثابت ہوا کہ حدیث رخصت کی پہلی حدیث لعن کی ہی پس صحیح عدم
رخصت ہی عورتون کی لیی بیچ زیارت کی جیسی کہ مذہب جمہور کا ہی اور
مؤید ہی اسکو مذکر لانا صیغہ رخصت کا ہی یعنی فزوروہا اور شرح برزخ مین
بیچ باب الرخصۃ فی زیارۃ القبور کی لکھتا ہی کہ بہرحال تو لہ زیارت قبور کی
اجازت ہی مردون کو اور یہ ہی اکثر اہل علم ہین اور عورتون کا حکم یہہ ہی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی زوارات قبور کو پس نہین جائز ہی
اونکی لیی رخصت دینی بیچ زیارت قبور کی پہر بعض اہل علم کا قول نقل کیا
کہ اونہون نی اختلاف علماء کا نقل کرکر کہا کہ کہا جمہور علماء نی کہ جسنی ثابت
کی ہی رخصت عورتون کی لیی بیچ زیارت کی پس دلیل پکڑی ہی ساتھ حدیث
نہینکم الخ کی اور رد استدلال یا قیاس ہی اسلیی کہ خطاب مردون کی لیی ہی
نہین مشتمل ہی عورتون کو اور نہین روایت کی گئی کوئی حدیث عورتون کی
حق مین پس نہین عام ہی رخصت پس صحیح یہہ ہی کہ نہین مباح عورتون کے

یہی زیارت قبور کی انتہی اور حجت العلماء میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے
بیچ زیارت کی پس گئی ہیں بعض علماء طرف عام ہونے رخصت کی مردوں اور
عورتوں کی لیے لیکن جمہور نے خاص کیا ہے زیارت کو واسطے مردوں کی اور
یہی صحیح تر ہے اس لیے کہ روایت کی گئی ہے حدیث ابی ہریرہ سے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی زوارات قبور کو انتہی در البحار میں لکھا ہے
کہ زیارت قبور کی مستحب ہے مردوں کی لیے نہ عورتوں کی لیے بموجب قول
صحیح تر کی انتہی اور بیچ حق الفلاح شرح نور الایضاح کی لکھتا ہے کہ مستحب ہے زیارت
قبروں کی مردوں اور عورتوں کی لیے اور بعضوں نے کہا حرام ہے عورتوں پر
لیکن صحیح یہہ ہے کہ حرام ہے عورتوں کی لیے انتہی اور بیچ درر البحور اور فتاوی
رحمانی اور تحفۃ الفقہاء اور کنز العباد کی لکھتا ہے زیارۃ القبور حسن للرجال
وحرم للنساء انتہی یعنی زیارت قبروں کی اچھی ہے مردوں کی لیے اور حرام
ہے عورتوں کی لیے اور تحفۃ الاسلام میں لکھا ہے کہ عورتوں کی لیے زیارت
کی واسطے نہ چاہیے بابر اس کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت
گھر کہ زیارت کو جاتی تھی مردے اوسکو لعنت کرتی ہیں اور شیاطین گرد بگرد
جاتی ہیں اور مسائل الاموات میں لکھتا ہے عورت کو زیارت قبور کی نہ چاہیے
مگر قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہی اور کفایہ شعبی اور تاتارخانی
اور ابراہیم شاہی اور رسالہ ابد میں بھی اسیطرح ہے حاصل یہہ کہ قول حنفیہ

مستملی اور نصاب الاحتساب اور مجالس الابرار اور قول عبد البر اور کلام
عینی شارح بخاری اور امام نووی اور عبد الرحیم طاہری شارح ترمذی
اور صاحب شرح برزخ اور مصنف حجة العلماء اور صاحب درر البحار اور شارح
نور الایضاح اور صاحب درر البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفة الفقہاء
اور کنز العباد اور حجة الاسلام اور خلاصة الفقہ اور رسائل الاموات اور
ابراہیم شاہی اور ما لا بد منہ کی سی بخوبی واضح ہوا کہ زیارت قبرون کی
عورتون کی ابی حرام و مکروہ ہی بقول اصح کی اور بعضون نی اگرچہ جائز لکہا ہے
لیکن بحسب قاعدہ فقہاء کی اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام یعنی
جب جمع ہو حلال اور حرام غالب ہوتا ہی حرام ہی متعین و مقرر ہوا کہ زیارت
قبرون کی عورتون کی بہی حرام یا مکروہ ہی پس جناب مرشدنا حضرت مولانا
اسحق رحمة اللہ نی جو مسائل اربعین مین عورتون کی حق مین زیارت قبرون
کی منع لکہی ہی اور اوسکو کسی بزرگوار نی رد کیا ہی ان روایتون سی
حق گوئی اور باطل گوئی ہر ایک کی منصف پر ظاہر ہو جاویگی اللہم اہدنا
الصراط المستقیم وجنبنا عن الضلالة العظیم آمین رب العالمین **مسئلہ**
ذکر کیا گیا ہی شرح طحاوی مین کہ جب مرجاوی عورت اور نہ ہو اوسکا باپ
یا بہائی یا بیٹا تو اور ذی رحم محرم اوسکی اہلی ہین ساتہہ اوتارنے
اوسکی کی قبر مین بہ نسبت غیرونکی اور اگر ذی رحم محرم نہو تو مضائقہ نہین ہے

اجنبیون کو بیچ رکہنی اوسکی کی قبر مین اور احتیاج نہین ہی عورتون کی بلا ہنکی
رکہنی کی بیچ **مسئلہ** ایک عورت داخل ہوئی بیچ گہر غیر اپنی کی بغیر اذن صاحب خانہ
کی آیا احتساب کیا جاوی اوسپر یا نہین **جواب** جسوقت کہ ہو عورت
صاحب رحم محرم گہر والیکی تو درست ہی اوسکو داخل ہونا گہر مین بغیر اذن
گہر والیکی اور ایسیہی جسوقت کہ ہو زوج عورت کا صاحب رحم محرم یعنی
گہر والیکا تو حلال ہی عورت کو داخل ہونا اپنی خاوند کی محارم کی مکانون مین
بغیر اذن انکی کی اور یہہ مسئلہ عجیب ہے کوشش کیجاوی بیچ یاد کرنی اسکی کہ
اور بیچ گہر غیر انکی کی احتساب کیا جاوی اوسپر جیسی کہ احتساب کیا
جاوی مرد پر بسبب قول اللہ تعالی کی لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ
نہ داخل ہو تم گہروں مین غیر گہرون اپنے کی
حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوا **مسئلہ** ذکر کیا گیا ہی بیچ کتاب التجنیس اور مزید
یہان تک کہ اذن پاؤ تم
کی کہ عورت احرام والی اپنی مونہہ پر کپڑا لٹکا وی لیکن الگ رکہی کپڑا
اپنی مونہہ سی اور اس سی معلوم ہوا کہ عورت کو کہولنا مونہہ کا اجنبیونکے
سامنی منع ہی **مسئلہ** پوچہی گئی حضرت ابو بکر رض حال ایک عورت کی سی
کہ اوسنے کتر ڈالی تہی بال اپنی سر کی فرمایا کہ لازم ہی اوسکو استغفار کرنی
اللہ تعالی سی اور توبہ کرنی اور پہر ایسی حرکت نہ کری عرض کیا گیا کہ اگر
کیا ہو اوسنی یہہ باذن خاوند اپنی کی فرمایا لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوْقِ فِي
مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ نہین فرمان برداری پہنچتی مخلوق کی گناہ خالق مین پہر

عرض کیا گیا اونسی کہ کیون نہین جائز ہی یہہ اوسکی بی اونہون نی فرمایا
اس بی کہ اوس نی مشابہت کی ساتہہ مردون کی حال آنکہ فرمایا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کری اللہ تعالی اون مردون پر کہ مشابہت
کرین ساتہہ عورتون کی اور اون عورتون پر کہ مشابہت کرین ساتہہ مردون
کی اور اس بی منع ہی کہ بال عورت کی بی منزلہ داڑہی کی ہین مردونکی بی
ایسی جیسی کہ نہین درست ہی مردکو مونڈانا اور کترنا داڑہی کا اسیطرح
نہین درست ہی عورتنکو کترنا اپنی بالونکا پہر کہا گیا حضرت ابوبکر سی کہ اگر
ملاوی عورت بال اپنی غیر کی بالونمین تو کیا حکم ہی کہا نہین درست اوسکو
یعنی ایک عورت کی بال دوسری عورت کی سر مین ملانی بڑہانیکی بی درست نہین
مسئلہ ذکر کیا گیا ہی کتاب مغرب مین کہ لعنت خدا کی ہی اوس عورت پر کہ
بال چنی موہنہ پرسی اور اوسپر کہ بال مذکور چنوادی اور اوسپر کہ دانت تیز کرکے
اور اوسپر کہ دانت تیز کروادی اور اوس عورت پر کہ ملادی بال اپنی ساتہہ بالون
اور عورت کی یعنی درازی کی بی اور اوسپر کہ ملوادی اپنی بالونکی ساتہہ بالون
کی بال اور گودنیوالی اور گدوانیوالی پر تمام ہوا کلام صاحب نصاب الاحتساب
کا اور یہہ جو لعنتیں ان عورتون پر مذکور ہوئیں حدیثون مین آئی ہین چنانچہ
مشکوۃ مین وہ حدیثین موجود ہین اور ان حدیثونکی شرح مین ملا علی اور
حضرت شیخ عبدالحق رحمہ نی یون لکہا ہی کہ بال چنی الخ یعنی بال پیشانی کی

کی یا بہودون کی مونہہ پر سی چنی مکروہ ہین اور اگر داڑہی یا مونچہہ مین نکلین عورت
کی تو اونکا مونڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہی اور تیز کرنا دانتونکا یہہ عرب
مین رسم ہی کہ جب عورتین بڑہیا ہوجاتی ہین اور دانت جڑہ جاتی ہین یا
گہس جاتی ہین تو اونکو تیز کروالیتی ہین اور فرق کرواتی ہین دانتونمین واسطی
اظہار حسن وجوانی کی اور مشابہت کی ساتہہ جوانون کی اور ملاوی بال
اپنی الخ عام ہی کہ آپ ملاوی یا اور کو حکم کری ملانیکا کہا نووی نی کہ حدیثون
سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ حرام ہی ملانا بالونکا مطلق اور یہی ظاہر و مختار
ہی اور ہماری علمانی یہہ تفصیل بیان کی ہی کہ اگر ملاوی بال آدمی کی تو
حرام ہی بلا خلاف اس لیی کہ حرام ہی نفع اٹہانا آدمی کی بالون سی اور
تمام اجزا اوسکی سی بسبب بزرگی اوسکی کی اور سوای آدمی کی جانورکی
پاک بال ہون تو اوسکا یہہ حکم ہی کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی
مالک تو اوسکو ملانا اونکا بہی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہہ
ہی کہ اگر ملاوی ساتہہ اذن خاوند یا سید کی تو جائز ہی اور کہا مالک اور
طبری اور اکثر علماء نی کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہی خواہ بال ہون
یا صوف یا چیتہڑی یا سوای انکی اور دلیل پکڑی ہی انہون نی ساتہہ
حدیثونکی اور کہا لیث نی کہ نہی مختص ہی ساتہہ بالونکی پس نہین مضائقہ
ہی ساتہہ ملانی صوف وغیرہ کی انتہی اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی

بیان ظلم

کہ بالوں مین آدمی کی بال ملانی حرام ہین برابر ہی کہ اپنی بال ملاوی یا اپنی غیر کی
کذا فی الاختیار شرح المختار اور نہین مضائقہ ہی یہہ کہ ڈالی عورت اپنی مینڈہیون
اور چوٹی مین کچہہ ڈوری یعنی ریشم اون کی کذا فی فتاوی قاضی خان انتہی
پس اس سی معلوم ہوا کہ چوٹلہ بہیڑ کی پشم کا جو عورتین یہان ڈالتی ہین
درست ہی مگر ترک اولی ہی اور گودنا یہہ کہ سوئیان یا مانند اونکی کی جلد
مین چبہوئی جاتی ہین یہانتک کہ خون بہی نکلتا ہی پہر اوسمین سرمہ یا نیل بہر
دیتی ہین تمام ہوا کلام حضرت شیخ ملا علی رحمہ کا پس یہہ سب چیزین گناہ
کبیرہ ہین کہ لعنت آئی ہی فاعل و مفعول پر اور گناہ کی چیزین ظلم کرنا
لونڈی و غلام عرفی پر کہ حقیقت مین لونڈیان شرعی نہین اور یہہ لوگ لونڈیان
سمجہہ کر ظلم کرتی ہین چنانچہ بیان مفصل اسکا رسالہ مظہر حق مین لکہا ہی
خاوندونکو چاہی کہ منع کرین اپنی بیبیون کو اس ظلم سی کہ حدیث شریف مین
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کلا و اللہ لتامرن بالمعروف
ولتنهون عن المنکر ولتاخذن علی یدی الظالم ولتاطرنه
علی الحق اطرا ولتقصرنه قصرا او لیضربن اللہ بقلوب
بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنهم یعنی ہرگز نہین یون قسم ہی
اللہ کی البتہ حکم کرو اچہی باتونکا اور البتہ منع کرو بری باتونسی اور منع کرو ظالم
کو ظلم سی اور کہینچو اوسکو حق کی طرف کہینچنا اور روکو اوسکو حق پر روکنا ورنہ

سخت وسیاہ کردیگا اللہ تعالی دل بعضون کی یعنی جنہون نی گناہ نہین کئی ہین بسبب شامت گناہ گارونکی یعنی پس ہوجاوینگی سبہونکی دل سخت اور بعید قبول کرنی خیر و رحمت کی سی بسبب معاصی کی اور بسبب مخالطت بعض اونکی کی بعض سی پہر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسی کہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یہہ حدیث مشکواۃ شریف کی باب الامر بالمعروف مین ہی پس یہہ چند چیزین بطور مثال کی بیان کردین ہین حاصل یہہ کہ خاوندونکو چاہیی کہ اپنی بیولونکو اچہی کام کرنیکا حکم کرین اور سب گناہونکی باتونسی منع کرین بیویونکو خواہ شادی مین ہون یا غمی مین یا چہٹی دنونمین والا مستحق اس وعید شدید کی ہونگی آورادرحق بیویونکی خاوندون پر یہہ ہین کہ جو ان حدیثونمین آئی ہین قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَہَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْہَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَہْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ یعنی کہا معاویہ قشیری نی کہ عرض کیا مینی یا رسول اللہ کیا حق ہی بیوی ایک ہماریکا اوسپر فرمایا یہہ کہ کہلاوی تو اوسکو جسوقت کہ کہاوی تو اور پہناوی تو اوسکو جسوقت کہ آپ پہنی اور نہ ماری تو موںہہ پر اور نہ برا کہی تو اور نہ جدا ہووی تو مگر گہر مین یعنی خفگی مین اوسکو چہوڑ کر گہر سی نہ نکل جا نقل کی یہہ ابو داود نی آور اور روایت مین ایا ہی کہ فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے مت مارو اللہ کی لونڈیونکو یعنی بیویونکو پس آئے
یعنی بعد چند روز کی حضرت عمر رض پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور عرض کیا کہ بیویاں نافرمان ہوگئین ہین خاوندونکی کہ کہنا نہین مانتین
پس اجازت دی آنحضرت نے اونکی مارنے کی پھر آئین بہت سی عورتین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت کے پاس شاکی اپنی خاوندونکی پس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئین اہل بیت محمد کی پاس بہت سی عورتین شکوہ
کرتین ہوئین اپنی خاوندونکا نہین ہین وہ مارنیوالی اچھی یہہ حدیث ہی
مشکوٰۃ مین ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ
بِاَهْلِهٖ رواه الترمذی یعنی کامل ترین مومنونکا ایمان مین وہ
ہی کہ بہت اچھا خلق رکھتا ہو اور بہت مہربانی کرتا ہو اپنی اہل پر نقل کے
یہہ ترمذی نے انتہی پس خاوندونکو چاہی کہ فقط اپنی ہی حق کی حدیثین دیکھہ
کر مغرور نہ ہو جاوین بلکہ بیویون کی حق کی بھی حدیثون مین تامل کر کر اون
کی حق ادا کرین اور اونپر سختی بلا وجہ شرعی نکرین اگر یہہ ظلم کرینگی اونپر تو یہہ
بھی پکڑی جاوینگی اللہ تعالی نے انکو حاکم کیا ہی اور اون بیچاریونکو محکوم
و تابعدار انکو عدل کرنا اونکی مقدمہ مین ضرور ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ

عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ
عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ
رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْأَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ
مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ
مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ
رَعِیَّتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ یعنی خبردار ہو سب تمہاری نگہبان رعیت
کی ہین اور تم سب پوچھی جاوگی اپنی رعیت سی پس امام جو حاکم ہو لوگون
پر نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاویگا احوال رعیت اپنی سی اور مرد
نگہبان ہی اوپر گھر والون اپنی کی اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق رعیت
اپنی سی اور عورت نگہبان ہی اوپر گھر خاوند اپنی کی اور فرزندون او
کی اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سی اور غلام مرد کا نگہبان ہی اوپر مال
مالک اپنی کی اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سی خبردار ہو پس تم سب
نگہبان ہو اور تم سب سوال کئی جاوگی رعیت اپنی سی نقل کی یہہ
بخاری مسلم نی **ف** راعی کہتی ہین نگہبان اور امانت دار کو بیچ
اوس چیز کی کہ اوسکی تصرف مین ہی پس لازم ہی اوسکو ادا کرنا اوسکی
حق کا اور یہہ سب حقوق ہی سب اپنی اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت
سکے یعنی بیچ رعایت حقوق کی اور تنبیہ ہی اسپر کہ سب پوچھی جاوینگے

یہہ سید جمال الدین رح نی لکہا ہی اور حضرت شیخ عبد الحق رح نی لکہا ہی
کہ علماء نی لکہا ہی کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضاء و حواس اپنی کے
ہی اور وہ پوچہا جاویگا احوال اونکی سی کہ کہان استعمال کیا تہی اونکو
اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اس لیی کہ ظاہر ہے
اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ٭
اِیَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْأَلُ اللّٰہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ
لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ ـــــ یعنے بچ تو بد دعاء مظلوم کی سے
پس سوا اسکی نہین کہ وہ مانگتا ہی اللہ تعالی سی حق اپنا اور تحقیق
اللہ تعالی نہین روکتا ہی ذی حق سی حق اوسکا انتہی یہی مضمون کسی نے
اس بیت مین لکہا ہی ع بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید ٭ اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوْا
اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْہَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ
الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِیَامٍ
وَزَکٰوةٍ وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ
مَالَ ھٰذَا وَسَفَكَ دَمَ ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا
فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ

فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ
فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ × رواہ مسلم یعنے
کیا جانتی ہو تم کہ کون مفلس ہی عرض کیا صحابہ نی کہ مفلس ہم مین
وہ ہی کہ نہ درہم ہو اوسکی پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت نے
کہ مفلس میری امت مین سی وہ ہی کہ آویگا دن قیامت کی ساتہہ نماز
اور روزی اور زکوٰۃ کی اور حال یہہ ہوگا کہ کسی کو برا کہا تہا اور کسی کو
بہتان زنا کا لگایا تہا اور کسی کا مال کہا گیا تہا اور کسی کا خون کیا تہا
اور کسی کو مارا تہا پس کچہہ نیکیان اسکی کسی کو مل جاوینگی اور کچہہ کسی کو
پہر اگر ہو چکین گین نیکیان اسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتہہ
سزاء گناہ کی کہ اوسپر ہی یی جاوینگی گناہ مظلومون کی اور ڈلے
جاوینگی ظالم پر پہر ڈالا جاویگا ظالم آگ دوزخ کی مین نقل کی یہہ
مسلم نی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی + اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ
اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ
الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ
لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ

فذاك الى الله ان شاء عذبه وان شاء تجاوز عنه

یعنی صحیفی اعمال کی تین طرح کی ہین ایک صحیفہ تو ایسا ہی کہ نہین بخشتا
اللہ تعالی کہ وہ شریک کرنا ساتہہ خدا کی ہی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ
تحقیق اللہ تعالی نہین بخشنی کا شرک کو اور ایک صحیفہ ایسا ہی کہ نہین معاف
کرتا اوسکو اللہ کہ وہ ظلم کرنا بندونکا ہی آپسمین یہان تک کہ بدلہ لیوے
بعض اونکا بعض سی اور ایک صحیفہ ایسا ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ اوسکے
کہ وہ ظلم کرنا بندونکا ہی درمیان اپنی اور درمیان اللہ کی پس یہہ سپرد
ہی اللہ کی اگر چاہی عذاب کری اوسکو اور اگر چاہی درگذر کری اوس سی
انتہی اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لا یرحم اللہ
من لا یرحم الناس متفق علیہ + یعنی نہین رحم کرتا اللہ تعالے
اوسپر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور بہت
سی حدیثین آئی ہین ظلم کی برائی مین انمین غور کر کر باز رہی ظلم کرنی
سی بیویون پر اور رحم کری اونپر اور حتی المقدور سلوک و احسان کرے
اون پر اور حاجت روائی اونکی کری کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی من قضی لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا
فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ
اللہ الجنۃ یعنی جسنی کوئی حاجت روا کی کسی کی میری امت مین سی

با ارادہ اسکی کہ خوش کری اوسکو بسبب حاجت روائی کی پس تحقیق
خوش کیا اوسنی مجکو اور جسنی خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور
جسنی خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین آور اور روایت مین
ایا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ
فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ ۔ یعنی خلق بمنزلہ
عیال خدا کی ہی پس محبوب ترین مخلوق کا نزدیک اللہ کی وہ ہی کہ نیکی
کری اوسکی عیال سی انتہی اور حقیقت مین میان بیوی کی محبت لِلّٰہ
فی اللہ ہی کہ بسبب حکم اوسکی کی یہہ علاقہ ہوا ہی اور محبت لِلّٰہ کے
بہت سی فضیلت آئی ہی کہ ازان جملہ ایک یہہ حدیث ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ
بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ رواہ
مسلم ۔ یعنی تحقیق اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کی کہ کہان
ہین آپس مین محبت رکھنیوالی بسبب بزرگی میری کی آجکی دن اپنی
سایہ عاطفت و رحمت مین داخل کرونگا مین انکو کہ آج نہین سایہ ہی
سوائی سایہ رحمت میری کی نقل کی یہہ مسلم نی پس جبکہ ایسی ہی کہ جس محبت
کا ایسا نتیجہ ہوا وسکو آدمی ترک کری اور بدمزاجی اور بدزبانی سی پیش آوی
اور انسی بہ خلقی پیش آوی اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کری تاکہ تیری فضیلت اسکی
آئی

آئی ہی اور بدمزاجی اور بدزبانی و عداوت کی نکوہش فرمائی ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ
رواہ الترمذی * یعنی تحقیق گران ترین چیزونکا کہ رکھا جاویگا
میزان مومن مین دن قیامت کی خلق نیک ہوگا اور تحقیق اللہ تعالی بغض رکھتا
ہی فحش گو بدخلق سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور اور روایت مین آیا ہی کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ
خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ رواہ ابوداؤد
* یعنی تحقیق مومن البتہ پاتا ہی بسبب حسن خلق اپنی کی درجہ رات کی عبادت
کرنیوالی اور دنکی روزہ دار کا نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور اور روایت مین آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی
النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْهِ عَلٰی كُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ
سَهْلٍ رواہ احمد والترمذی * یعنی کیا نہ خبردون مین تمکو ساتھ
اوس کی کہ حرام ہو آگ دوزخ پر اور ساتھ اوس کی کہ حرام ہووے آگ اوس پر حرام ہوتی
ہی اوپر ہر باوقار بردبار قریب نرم خو کی یعنی لوگونمین ملا رہتا ہی اور نرمی کرتا
معاملات مین سہل ہی وجود ملی رہنی کی صبر کرنا لوگونکی ایذا پر اور نرمی کرنی
بشہ اکام ہی نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے * اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا رواہ البخاری * تحقیق بڑا محبوب تم میں کا طرف میری اچھا تم میں کا ہی اخلاق مین نقل کی یہہ بخاری نے اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے * مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رواہ فی شرح السنہ * یعنی جسکو نصیب ہوئی نرمی دیا گیا وہ نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کا اور جو کوئی بی نصیب ہوا نرمی سے محروم رہا نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کی سی یہہ حدیث شرح السنہ مین ہے * اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے * تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُتْرُکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا رواہ مسلم * یعنی عرض کیی جاتی ہین سامنی اللہ تعالی کی اعمال لوگون کی ہر ہفتہ مین دو بار پیر کی دن اور جمعرات کی دن پس بخشش کی جاتی ہی واسطی ہر بندی مؤمن کی مگر نہین بخشش ہوتی اوس بندی کی کہ درمیان اوس کے اور درمیان مسلمان بھائی اوسکی کی عداوت ہوتی ہی پس کہا جاتا ہی یعنی فرشتون سی کہ چھوڑو انکو یہان تک کہ ملین یہہ دونون نقل کی یہہ مسلم نے * اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی

اَذٰىهُم اَفضَلُ مِنَ الَّذِی لَا یُخَالِطُهُم وَلَا یَصبِرُ عَلٰی اَذٰهُم
رواه الترمذی وابن ماجة * یعنی وہ مسلمان کہ ملا رہتا ہی لوگون
مین اور صبر کرتا ہی اونکی ایذا اوپر افضل ہی ثواب مین اوس سی کہ نہین ملا رہتا ہی
ان مین اور نہین صبر کرتا اونکی ایذا پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مَن کَظَمَ
غَیظًا وَھُوَ یَقدِرُ عَلٰی اَن یُنفِذَہٗ دَعَاہُ اللّٰہُ عَلٰی رُؤُسِ
الخَلَائِقِ یَومَ القِیٰمَةِ حَتّٰی یُخَیِّرَہٗ فِی اَیِّ الحُورِ شَاءَ رَوَاہُ
التِّرمِذِیُّ وَاَبُو دَاؤد * یعنی جو شخص کہ روکتا ہی غصہ کو اور حالین کہ وہ
قادر ہی اوپر جاری کرنی اوسکی کی بلاویگا اوسکو اللہ تعالی روبرو خلایق کے
دن قیامت کی تا کہ مختار کردی اوسکو بیچ پسند کرنی حور کی جسکو چاہی نقل
کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی * اِستَوصُوا بِالنِّسَاءِ خَیرًا فَاِنَّھُنَّ خُلِقنَ
مِن ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعوَجَ شَیءٍ فِی الضِّلَعِ اَعلَاہُ فَاِن ذَھَبتَ
تُقِیمُہٗ کَسَرتَہٗ وَاِن تَرَکتَہٗ لَم یَزَل اَعوَجَ فَاستَوصُوا
بِالنِّسَاءِ متفق علیہ یعنی قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی بھلائی
کی اس لیی کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سی کہ وہ ٹیڑھی ہی اور
تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر ارادہ کری تو

کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور اگر چھوڑ دے تو پسلی کو اپنی حال پر ہمیشہ
رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی نقل کی یہہ بخاری
مسلم نے **ف** یعنی حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتون کی ہین
حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے
پس انکی اصل مین ٹیڑھا پن ہی کوئی اوسکو متغیر نہین کر سکتا اور ٹیڑھی پسلی کا
حال یہہ ہے اگر سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر یون اوسکو چھوڑ کر سنبھال خود تو ہمیشہ
ٹیڑھی رہیگی اسی طرح حال عورتون کا ہے کہ انکے اصل خلقت مین کجی اعمال و اخلاق
مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست و درست کرین انکو تو توڑ ڈالینگے کہ مراد اس سے طلاق
ہے جیسا کہ حدیث آئندہ مین کہ مشکوۃ مین ہے مذکور ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اوٹھانا
ساتھہ عورتون کے مگر ساتھہ چھوڑنی انکی کی ٹیڑھا پن پر جب تک کہ اوسکے چھوڑنی مین گناہ
لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہین حاصل یہہ کہ معاملہ نیکی
اچھی طرح کرو اور صبر کرو انکی ٹیڑھا پن پر اور یہہ توقع اوٹھا دو کہ سب باتین تمہارے
مرضی موافق کام کرینگے یہہ شرح اس حدیث کی حضرت شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری
نے لکھی ہے اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے +
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ رواہ ابو داود و
البیہقی * یعنی نہین داخل ہوگی بہشت مین سخت گو بدخلق اور نہ متکبر نقل کی
یہہ ابو داود و بیہقی نے اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ فضیلت خلق نیک صبر کی اور

ترجیح

نتیج برائی بدخلقی اور بدزبانی اور غصہ کرنیکی جسکو اللہ تعالے توفیق نیک دیگا اوسکو یہی
بس ہے بیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت ٭ نادان کو کچھ کافی نہین
دفتر نہ رسالہ ٭ اور بعضی لوگ بی گناہ کے تقصیر شرعی برسون بیویون سی بولتی
نہین اور بعضی چہوڑکر نکل جاتی ہین کہ برسون صورت اونکے نہین دیکھتی یہہ بہت
بڑی بات ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ
یَّہْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ ہَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ
النَّارَ رواہ احمد وابو داود * یعنی نہین درست مسلمانکو یہہ
ترک ملاقات وکلام کرے اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جسنی ترک کیا
زیادہ تین دن سی اور مرگیا داخل ہوگا آگ دوزخ مین نقل کی یہہ احمد اور ابوداود
نی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * مَنْ
ہَاجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَہُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ رواہ ابو داود * یعنی
جو کوئی ترک ملاقات کرے اپنی بہائی مسلمان ایک برس تک پس وہ مانند قتل
اوسکی کی ہی یعنی حصول عذاب مین نقل کی یہہ ابوداود نی اور بہت سی
حدیثین آئی ہین خفگی اور حسد کی برائی مین پس افسوس آتا ہی اوس شخص پر
کہ ایسی وبال کا اپنی کو مستحق کرے اور ثواب صبر اور حسن خلق سی کہ اوپر مذکور
ہوئی محروم رہی اور ادا ورحق بیبی کا یہہ ہی کہ جسکے دو یا زیادہ دو سی
بیبیان ہون تو اوسکو عدل کرنا چاہیے اونمین کہ نوبت بہ نوبت ہر ایک

بیان ادا کرنی حق بیبیون

کی ہان رہی یہہ جو یہان معمول ہی کہ جسسے دلکو لگاو ہوتا ہی اوسی کی پاس
رہتی ہین اور اور ٹری سٹرتی ہین بات ہی اونکی نہین پوچھتی یہہ بہت گناہ کی
بات ہی اس کام کی بُری سزا پاوینگے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَھُمَا جَاءَ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ رواہ الترمذی وابوداود
النسائی وابن ماجہ والدارمی یعنی جسوقت کہ ہون ایک شخص
کی پاس دو بیبیان اور نہ عدل کیا اوسنی درمیان اونکی آویگا دن قیامت کے
اس حال مین کہ آدھا بدن اوسکا گرا اور جھکا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی ابوداود نسائی
ابن ماجہ دارمی نی ف یہہ سزا دو ہی عورتون کی بی انصافی کرنی پر نہین
موقوف ہی اگر تین ہونگی یا چار اور اونمین انصاف نکریگا تو بہی یہی سزا ہو
اوسکی پس چاہیے برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کی رہنی کی نہ صحبت کرنی
کی کہا یہہ ملا علی قاری نی آور ہدایہ اور ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق کی مین لکہا ہی کہ
بیبیونکی پاس باری باری سی رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہی دو بیبیوں
کی یہی اور زیادہ کی یہی اور ایک کے نوبت مین دوسری کی گہر مین رات کو رہنا جائز
نہین اور نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہی مگر باذن وارادی اونکی
کی جائز ہی آور نہین حق ہی عورت کی یہی بیچ نوبت کی حالت سفر مین جاوی خاوند
جسس بیویکو چاہی ساتہہ لیجاوی اور اولی یہہ ہی کہ قرعہ ڈالی درمیان

بیویونکی جسکا نام قرعہ مین نکلی اوسکو ساتھہ لیجاوی اور اصل نوبت مقیم کی حق مین رات ہی اور دن تابع ہی رات کا اور اگر ایک شخص اپنا کو کسی کام مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیداری وغیرہ کی تو اسکی حق مین دن اصل ہی انتہی اور درالمختار مین لکھا ہی کہ واجب ہی برابری کرنی رات کی رہنی مین بیویکی پاس اور کہلانی اور پہنانی مین اور صحبت مین نہ جماع کرنی مین اور محبت مین بلکہ یہہ مستحب ہے اور ساقط ہوجاتا ہی حق عورت کا ساتھہ ایکبار جماع کرنی کی اور واجب ہی جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً اور نہ ترک کری جماع بقدر مدت ایلا کے یعنی چار مہینے مگر ساتھہ رضا عورت کے اور اگر ضرر کری بیویکو کثرت جماع کی تو نہیں جائز ہی صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی کی اور رہوی ہر ایک بیویکی پاس ایک رات اور ایکدن اور اگر چاہی تین رات اور تین دن اور نہ رہی ایک کی پاس زیادہ مگر باذن دوسری کی لیکن لازم برابری کرنی رات ہی مین ہی یہانتک کہ اگر آوی ایک بیویکی پاس بعد غروب کے اور دوسری کی پاس بعد عشا کی تو ترک کی اوسنے قسم یعنی نوبت اور نہ جماع کری بیوی سی غیر نوبت اوسکی مین اور اسی طرح نہ جاوی بیویکی پاس رات کو غیر نوبت اوسکی مین مگر واسطی عیادت اسکی کی جاوی اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضائقہ یہہ کہ رہی اوسکی پاس یہانتک کہ شفا دیاوی وہ یا مرجاوی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ نہو اوسکی پاس کوئی غمخوار اور اگر خاوند اپنی گہر مین بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اوسکی نوبت مین اور باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور پرانی اور مسلمہ اور کتابیہ

۸ ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل معناہ لن تستطیعوا العدل والتسویۃ فی المحبۃ فلا تمیلوا فی القسمۃ ۱۲

ف حقوق زوجین ملتقی اور مغنی الطالب وغیرہ سی

تقسیم مین برابر ہین امام اعظم رح کی نزدیک انتہی اور اگر بخشی ایک بیوی نوبت اپنی سوت
کو تو جائز ہی بشرطیکہ نہو یہہ ساتھہ دینی رشوت کی خاوند کی طرف سی اور جائز ہی
واسطی عورت بخشنی والی نوبت کی یہہ کہ رجوع کری جب چاہی کہا یہہ ملا علی اور
حضرت شیخ نی رح **فصل** واجب ہی نفقہ اور لباس اور مکان رہنی کا بیوی کی
لیی خاوند پر اگرچہ چھوٹا ہو خاوند اور بیوی خواہ مسلمان ہو یا کافرہ ہو بڑی ہو یا
چھوٹی ہو لیکن ہو لائق جماع کی جبکہ سپرد کردی خاوند کو نفس اپنا اوسکی گھر مین
یا نہ سپرد کری بسبب حق اپنی کی یا بسبب عدم طلب زوج کی اور واجب ہوتا ہی
نفقہ وغیرہ بقدر حال خاوند اور بیوی کی یعنی اگر دونو تونگر ہین تو نفقہ تونگرون
کا سا واجب ہوگا اور اگر دونو درویش ہین درویشون کا سا ہوگا اور اگر عورت
درویش ہی اور خاوند تونگر یا بالعکس اسکی ہو تو بین بین اسکی ہوگا یعنی تونگر
سی کم اور درویش سی زیادہ اور نفقہ ہر مہینی مین دیا جاوی اور لباس
ہر چھہ مہینی مین اور مستحب یہہ ہی کہ جو آپ کھاوی پہنی سو بیوی کو بھی کھلاوی
پہناوی اور بیوی کی ایک خادم کا بھی نفقہ واجب ہی اگر خاوند تونگر ہو اور
نہین ہی نفقہ واسطی بیوی ناشزہ یعنی نافرمان کی کہ نکل جاوی خاوند کی گھر
سی ناحق اور بلا اذن شرعی کی اور جو عورت کہ منع کری خاوند کو اپنی پاس
آنی سی اور خاوند اوسکی گھر مین ساتھہ اوسکی رہتا ہی تو وہ ناشزہ ہی لیکن
اگر اس لیی منع کرتی ہی کہ اوسکو خاوند اپنی گھر لیجاوی یا گھر اوسکی ہی کرایہ لی

تو اس صورت مین ناشزہ نہین ہی اور نہین ہوتی عورت ناشزہ سبب
نکلنی کی بی اذن خاوند کی واسطی حاجت ضروری کی مانند سیکھنی مسائل
ضروریہ کی اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اسکو سکھاوے اور مانند ملاقات یا
یا تعزیت مان باپ کی اور رشتی اور دینی حق کی وغیر ذلک اور یہ بیوی جو
کہ وطی اوسکی ممکن نہو اور یا وہ عورت کہ قرض کی لیی محبوس ہو یا وہ عورت
کہ اوسکو کوئی غصب کرکر لیگیا یا بغیر خاوند کی حج کو جاوی یا بیمار ہو اور
اوسکو سپرد خاوند کی نہین کیا ہی نفقہ ان سبونکا واجب نہین ہوتا
اور جو عورت کہ خاوند کی ساتھہ حج کو جاوی اوسکی لیی نفقہ ہی حضر یعنی وطن
کا سا نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا **مسئلہ** خاوند پر واجب ہی کہ بیوی کو رہنے
ایسی مکان مین کہ خالی ہو دونو نکی اہل سی **مسئلہ** نہ منع کری بیوی کی مان
باپ کو اوسکی پاس آنی سی ملاقات کی لیی ہر ہفتہ مین ایکبار اور اسی طرح اوسکی
بیوی اپنی ماں کی ہان جاوی تو منع نکری اوسکو جانی سی ہر ہفتہ مین ایکبار
اور اگر بیوی سوا مان باپ کی اور محرم قرابتیون کی ہان جایا چاہے
یا اونکو بلاوی اپنی ہان تو منع نکری آمد و رفت اونکی سی سال بہر مین ایک
بار اور بعضون نی کہا کہ ہر مہینی مین ایکبار **مسئلہ** واجب ہی نفقہ اور
سکنی یعنی مکان واسطی اس عورت کی کہ عدت مین ہو طلاق کی اور اسکی
لیی کہ جدا ہوئی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق اور بلوغ کی نہ واسطی

اس عورت کی کہ عدت میں ہو موت کی یا جدی ہوئی ہو سبب گناہ کی مانند
مرتد ہو جانیکی اور بوسہ لینی خاوند کی بیٹی کی اور مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی کی
پاس نامحرم کو دخل نہ دی اور ابتدائی امور سی غافل نہ رہی اور عورتکو اپنی سیاست
مین رکھی اوسکو نفلی بالطبع نکردی اور گھر سی باہر نہ نکلنی دی یعنی جیسی بازاریں
عوام کی بیبیان بی ستر و بی تکلف پہرتی ہین والا اوسکی ساتھ معصیت مین
شریک ہوگا اور جب دلہن کو گھر لاوی تو طعام ولیمہ بقدر مقدور اپنی کی کھلاوے
اور نکاح علی الاعلان کری اگرچہ اعلان ساتھ دف کی ہو اور عورت کی کج
خلقی پر صبر کری اور اوسکی بیہودہ گوئیون سی درگذر کری اور اوسکی ساتھ مہر و
شفقت سی گذران کری اور بالکل محکوم بیوی کا نہو جاوی کہ بسبب جبلت اپنے
کی فساد اٹھاوی گی اور اوپر امور شنیعہ اور منکرات کی عورت کو منع اور تادیب
کری اس طرح کہ اول ساتھ نرمی اور وعظ کی پیش آوی اور اگر باز نہ آوی تو ڈراوے
اور تنبیہ کری اور بیچ ترک نماز اور بعض اور امور کی زبا ہی چپ نرہی لیکن مونہہ پر نہ مارے
اور بعض اوسکی توڑی اگر اس قصہ فیصل نہو دی تو ایک حاکم اپنی طرف سی اور
ایک حاکم بیوی کے طرف سی مقرر کری تو صلح اور موافقت کروا دین اور اگر موافقت
نہو تو تفریق کرین اور خاوند کو چاہیے کہ عورت کو کوٹھی اور دریچہ سی جھانکنی نہ دی اور
نفقہ اوپر بیوی اور عیال کے حتی المقدور اپنی تنگ نکری اور افضل یہہ ہے کہ جو کچھ آپ
کہاوے اوسکو بھی کھلاوے بلکہ ایک دسترخوان پر کھاوی اور ہیکلہ عیال کو طعام

شرعیہ نماز اور روزہ اور حیض نفاس کی اور آداب صحبت کی اور مانند انکی کی
سکہلادی اور وقت جماع کی اول ساتھہ ملاعبت کی شروع کری کہ اس مین
خوب انبساط اور لذت حاصل ہوتی ہی اور بسم اللہ کہہ کر دخول کری حدیث شریف مین
آیا ہی کہ اگر کوئی تم مین سی ارادہ صحبت کا کری اپنی بیوی سی تو کہی اَللّٰھُمَّ
جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا * پس اگر مقدر ہوگا
درمیان اون دونو کی فرزند اس صحبت مین تو نہین ضرر کریگا یعنی نہین گمراہ کری
گا اوسکو شیطان کبھی آسمین اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونی لڑکیکی بسبب برکت
ذکر اللہ کی اور رو بقبلہ جماع نکری اور حیض نفاس مین بھی جماع نکری اور جب
ایکبار جماع کر کر دوسری بار ارادہ جماع کا کری تو چاہیی کہ پیشاب کر کر ذکر دہو کر
اور فرج عورت کی دہلوا کر جماع کری اور خزانہ مین آیا ہی کہ مضایقہ نہین ہی
ایسا کہ مرد اپنی بیوی کی ستر کو ہاتہہ لگادی یا بیوی مرد کی ستر کو ہاتہہ لگاوی
تا شہوت حرکت مین آوی اور کفایہ شعبی مین لکہا ہی کہ جس عورت کی دونو ران آپس مین
ایک ہوجاوین جماع اوس سی نکرنا چاہیی مگر کہ خاوند نفسیا جانی کہ جماع قبل مین واقع
ہوگا اور پیدا ہونی بیٹی کی سی خوشی اور پیدا ہونی بیٹی کی سی ناخوش نہو بلکہ بیٹی
کو طعام و میوی وغیرہ کی دینی مین مقدم رکہی کہ بیٹیون کی خبرگیری اور خاطرداری
کی بڑی فضیلت آئی ہی اور بیوی کی طلاق دینی مین جلدی نکری کہ طلاق خدا
تعالی کی نزدیک ابغض مباحات سی ہی مگر اونکہ لاچار ہووی اور بستان ابو اللیث میں لکہا

اس عورت کی کہ عدت میں ہو موت کی یا جلدی ہوئی ہو بسبب گناہ کی مانند
مرتد ہو جانیکی اور بوسہ لینی خاوند کی بیٹی کی اور مرد کو چاہیی کہ اپنی بیوی کی
پاس نامحرم کو دخل نہ دی اور ابتدائی امور سی غافل نہ رہی اور عورت کو اپنی سیّا
مین رکھی اوسکو مغلق بالطبع نکردی اور گہر سی باہر نہ نکلنی دی یعنی جیسی بازاریون
عوام کی بیبیان بی تستّر و بی تکلف پہرتی ہین والّا اوسکی ساتھ معصیت مین
شریک ہوگا اور جب دلہن کو گہر لا دی تو طعام ولیمہ بقدر مقدور اپنی کی کہلاوے
اور نکاح علی الاعلان کری اگرچہ اعلان ساتھ دف کی ہو اور عورت کی کج
خلقی پر صبر کری اور اوسکی بیوقوفیون سی درگذر کری اور اوسکی ساتھ مہر و
شفقت سی گذران کری اور بالکل محکوم بیوی کا نہو جاوی کہ وہ بسبب جہلت اپنے
کی فساد اٹہا دی گی اور اوپر امور شنیعہ و منکرات کی عورت کو منع اور تادیب
کری اس طرح کہ اول ساتھ نرمی اور وعظ کی پیش آوی اور اگر باز نہ آوی تو ڈراوے
اور تنبیہ کری اور بیچ ترک نماز اور بعضی اور امور کی نرا بہی چاہیی بلکن مونہہ پر نمارا
اور اعضا اوسکی توڑی اگر اس قصہ فیصل نہ ہو دی تو ایک حاکم اپنی طرف سی اور
ایک حاکم بیوی کے طرف سی مقرر کری تو صلح اور موافقت کروا دین اور اگر موافقت
نہو تو تفریق کرین اور خاوند کو چاہیی کہ عورت کو کوٹہی دریچہ سی جہانکنی نہ دی اور
نفقہ اوپر بیوی و عیال کی حتی المقدور اپنی تنگ نکری اور افضل یہہ ہے کہ جو کچہہ آپ
کہاوے اوسکو بہی کہلاوے بلکہ ایک دستر خوان پر کہا دی اور بیوی و عیال کو کہانا

ع
منعصل [illegible]
بیان
رسکا
[illegible]

شرعیہ نماز اور روزہ اور حیض نفاس کی اور آداب صحبت کی اور مانند انکی کی
سکہاوی اور وقت جماع کی اول ساتھ ملاعبت کی شروع کری کہ اس مین
خوب نفسیت اور لذت حاصل ہوتی ہی اور بسم اللہ کہہ کر دخول کری حدیث شریف مین
آیا ہی کہ اگر کوئی تم مین سی ارادہ صحبت کا کری اپنی بیوی سی تو کہی اَللّٰھُمَّ
جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا * پس اگر مقدر ہوگا
درمیان ان دونونکی فرزند اس صحبت مین تو نہین ضرر کریگا یعنی نہین گمراہ کری
گا اوسکو شیطان کبہی اسمین اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونی لڑکیکی بسبب برکت
ذکر اللہ کی اور رو بقبلہ جماع نکری اور حیض نفاس مین بہی جماع نکری اور جب
ایکبار جماع کر کر دوسری بار ارادہ جماع کا کری تو چاہیی کہ پیشاب کر کر ذکر دہو کر
اور فرج عورت کی دہلوا کر جماع کری اور خانیہ مین آیا ہی کہ مضایقہ نہین ہی
ایسکا کہ مرد اپنی بیوی کی ستر کو ہاتہہ لگا دی یا بیوی مرد کی ستر کو ہاتہہ لگاوی
تا شہوت حرکت مین آوی اور کفایہ شعبی مین لکہا ہی کہ جس عورت کی دو نون راہین
ایک ہو جاوین جماع اوس سی نکرنا چاہیی مگر کہ خاوند یقین جانی کہ جماع قبل مین واقع
ہوگا اور پیدا ہونی بیٹی کی سی خوش اور پیدا ہونی بیٹا کی سی ناخوش نہو بلکہ بیٹی
کو طعام و میوی وغیرہ کی دینی مین مقدم رکہی کہ بیٹیون کی خبر گیری اور خاطر داری
کی بڑی فضیلت آئی ہی اور بیوی کی طلاق دینی مین جلدی نکری کہ طلاق خدا
تعالی کی نزدیک ابغض مباحات سی ہی مگر انکہ لاچار ہووی اور بستان ابو اللیث میں لکہا

کہ جس عورت نے دو خاوند کیے ہونگے قیامت مین اخیر خاوند کے پاس رہیگی اور بعضی علما کے نزدیک جسکو اختیار کریگی اوسکے پاس رہیگی اور حق خاوند کا بیوی پر یہہ ہے کہ ہمیشہ اوسکی اطاعت مین رہے اور جس وقت کہ چاہے وطی سے مانع نہ آوے مگر کہ عذر شرعی ہو اور خاوند کے گہر سے بغیر رضا اوسکی کے کسیکو کچہہ نہ دے اور عمل نفل بغیر اوسکی اذن کے نکرے کہ مقبول نہین اور بے اذن اوسکے باہر نہ نکلے پردہ مین رہے اور زیادہ قدرت سے خاوند سے طلب نکرے اور جو بیکی ماوان پر لازم ہے کہ پہلے نکاح کرنے کے اوسکو آداب گذران کرنے کے ساتہہ خاوند کے سکہا دین اور کہہ دین کہ تو مرد بیگانہ کے پاس جاتی ہے اطاعت اوسکی اپنے پر لازم کرنا اور جس طرح وہ کہے رہنا اور جو کام و کلام کہ اوسکو ناخوش آوے اوس سے دور رہنا یہہ مسائل مغنے الطالب اور فتاوے عالمگیری اور ملتقی الابحر سے لکہے گئے ہین ۞

خاتمہ جاننا چاہیے کہ کسی بزرگ نے اللہ رحمت کرے اوس پر اور بخشے اوسکو ایک خطبہ مین حدیثین میان بیویون کی نصیحت کی جمع کین ہین شاید کہ منظور اوسکو یہہ ہوگا کہ وقت نکاح کے یہہ حدیثین اونکے آگے پڑہ کر سمجہا دین چونکہ اس عاجز نے دیکہا کہ حدیثین اوسکے از بس مفید ہین خاتمۃ الکتاب مین اوسکو لکہنا مناسب جانا وہ خطبہ یہہ ہے ۞ ۞ ۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به و

تعریف واسطے اللہ کی حمد کرتے ہین ہم اوسکی اور مدد مانگتے ہین ہم اوس سے اور بخشش مانگتے ہین ہم اوس سے اور ایمان لاتے ہین ہم ساتھہ اوسکے اور

نتوكل عليه ونعوذ به من شرور انفسنا ومن سيئات

توکل کرتے ہین ہم اوسپر اور پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھہ اوسکی اپنی نفسون کی بدیون سے اور برائیون

اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي

عملون اپنی کی سے جسکو ہدایت کری اللہ پس کوئی نہین ہے گمراہ کرنیوالا اوسکا اور جسکو گمراہ کری اللہ پس نہین ہے ہدایت کرنیوالا

له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد

اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی نہین ہے معبود لایق بندگی کے سوا اللہ کے اکیلا ہی وہ نہین ہے شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی

ان محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى اله و

کہ تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے اور درود بھیجے اللہ اون پر اور آل اونکی پر اور

اصحابه وسلم اما بعد فان خير الهدي هدي محمد صلى

یارون اونکی پر اور سلام بھی بعد اسکے پس تحقیق بہتر طریقہ طریقہ محمد صلی

الله عليه وسلم من اتبع هديه وسنته فقد فاز وافلح

اللہ علیہ وسلم کا ہے جسنے پیروی کی طریقہ اونکی کی اور سنت اونکی کی پس تحقیق کامیاب ہوا اور فلاح پائی

ومن اعتصم بكلامه فقد نجا انجح انت اخي

اور جسنے چنگل مارا ساتھہ کلام حضرت کی پس تحقیق نجات پائی اور مطلب کو پہنچا الٰہی بھی ہن •

وَحَبِّبْنِي لِحُبِّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي أُعْبُدِ اللهَ

اور پیاری میری ... جو چیز کہ دوست رکھتا ہون اپنی لیی عبادت کر اللہ کی

وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا لَا جَلِيًّا وَلَا خَفِيًّا إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ

اور نہ شریک کر اوسکا کسی چیز کو نہ ظاہر مین اور نہ باطن مین تحقیق شرک البتہ ظلم ہی

عَظِيمٌ إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ

بڑا تحقیق اللہ کا نہین بخشتا ہی شرک کو اور بخشتا ہی سوای

ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا

اوسکی جسکی لیی چاہی اور جسنی شرک کیا ساتھ اللہ کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ ہونا

بَعِيدًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بڑا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا

جو آیا کاہن پاس پھر سچ جانا جو کہا اوسنی پس تحقیق الگ ہوا اوس چیز

أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کہ نازل ہوئی اوپر محمد صلعم کے یعنی قرآن وحدیث سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ

وآلہ وسلم نے جو کوئی آیا نجومی کے پاس پوچھا اوسکے کسی چیز سے قبول نہوگی

لہٗ صلوٰۃ اربعین لیلۃً ۞ وقال رسول اللہ صلی اللہ

نماز اسکی چالیس دن رات کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم الطیرۃ شرک ۞ وقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے شگون بد لینا شرک ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم لا عدویٰ ولا نوء ولا صفر ولا غول ۞

علیہ وسلم نے کہ نہین مرض لگنا کسی کا کسی کو اور نہ چھنا یا ڈالی چھتی ہین نہ نحوست صفر کے مہینے کی اور نہ غول بیابانی ہی

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علق شیئا

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنے لٹکایا کسیچیز کو تو

وکل الیہ ۞ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سونپا جاتا وہ اُسی چیز کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب

کہ داخل ہونگی جنت مین میری امت سی ستر ہزار آدمی بے حساب کے

ھم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون ۞ وعلی ربھم

اور وہ وہ ہین کہ نہین منتر پڑھواتی ہین اور نہ شگون بد لیتی ہین اور اپنی پروردگار ہی پر

یتوکلون ۞ فاستیقنی ان اللہ ھو مولٰک نعم المولیٰ

بھروسا رکھتی ہین فقط پس یقین کر کہ تحقیق اللہ ہی ہی کارساز تیرا بہت اچھا کارساز ہی

شکی یا تعویذ نہیں ہوتی کی اور مانند انکی کے گلے مین والی سے مخفی وعدہ اللہ تعالی کی اللہ ہو جانے رہی

وَنِعْمَ النَّصِيْرُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا هُوَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ شَرِيْكٌ

اور بہت اچھا مددگار ہی کوئی نہین جانتا غیب کو سوا اوسکی اور کوئی نہین ہی شریک اوسکا

فِي الْمُلْكِ وَهُوَ النَّافِعُ وَالضَّارُّ وَيُعِزُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيُذِلُّ

ملک مین اور وہی نفع دیتا ہی اور ضرر پہنچاتا ہے اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے

مَنْ يَّشَاءُ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ

جسکو چاہی اور اگر پہنچاوی تجکو اللہ ضرر پس کوئی نہین دفع کرنیوالا اوسکا

اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ وَاعْتَصِمِيْ

مگر وہی اور اگر چاہی تیری حق مین بھلائی پس کوئی نہین کر سکتے رد فضل اوسکا اور چنگل مار

بِحَبْلِ اللّٰهِ وَتَوَكَّلِيْ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

ساتھ رسی اللہ کی اور بھروسا کر اوسپر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی متوکلون کو

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ وَقُوْلِيْ اِنَّ صَلٰوتِيْ

اور جو بھروسا کری اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو اور کہتی رہ کہ یہہ نماز میری

وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَدِّيْ

اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری واسطی اللہ پروردگار عالمونکی ہی اور ادا کر تو

الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ فَاِنَّكِ تُسْئَلِيْنَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوَّلَا

نماز فرض اسواسطے کہ تحقیق تو سوال کی جاویگی اوسکے دن قیامت کی پہلی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے

تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ
وضو کیا پس اچھا کیا وضو نکل گئی سب گناہ اوسکے

مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ
بدن اوسکے سے یہانتک کہ نکل جاتی ہین نیچی ناخونون اوسکی سی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان

تَحْضُرُہٗ صَلٰوۃٌ مَکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہَا
کہ جب حاضر ہو وقت نماز فرض کا پس اچھا کرے وضو اوسکا

وَخُشُوْعَہَا وَرُکُوْعَہَا اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِمَا
اور خشوع اوسکا اور رکوع اوسکا مگر کہ ہوتی ہی وہ نماز کفارہ اوس گناہ کا کہ

قَبْلَہَا مَا لَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً ۵ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
پہلی اوسکی ہین جب تک کہ نکرے گناہ کبیرہ اور فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی جنت کی نماز ہے

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَصَلِّ قَاعِدًا فَاِنْ

پڑھ نماز کھڑی ہوکر پھر اگر نہین طاقت رکھتا کھڑی ہونیکی تو نماز پڑھ بیٹھ کر پھر اگر

لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ وَصُوْمِیْ رَمَضَانَ

نہین طاقت رکھتا بیٹھنی کی تو کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھ اور روزہ رکھ تو رمضان کا کہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی روزہ رکھے

رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ

رمضان کا ازراہ یقین کی اور توقع ثواب کی بخشے جاوینگی جو پہلی کئی ہین

مِنْ ذَنْبِہٖ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

گناہ اوسکی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَالصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ

اور روزہ رکھنا ڈھال ہی اور بو روزہ دار کی موںھہ کی بہت خوشبودار ہی

عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ

نزدیک اللہ کے خوشبو مشک کی سی اور جب ہو دن روزہ

یعنی نماز رو بقبال چھوڑنی نہین ۱۲

یعنی آگ دوزخ سی بچاتا ہی

مشکی بو

أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ

ایک تمہاری کا تو ہرگز فحش نہ بکے اور نہ شور و غوغا کرے پھر اگر برا کہے اوسکو

أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَأَدِّي

کوئی یا لڑے اوس سے پس چاہیے کہ کہے تحقیق میں ایک شخص روزہ دار ہوں اور ادا کر تو

الزَّكٰوةَ إِذَا كُنْتِ ذَاتَ نِصَابٍ وَلَا تَقْرَبِي

زکوٰۃ جب ہو تو صاحب نصاب۔ اور نہ نزدیک ہو تو

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ رَسُولُ

بدکاریوں کے جو ظاہر ہیں اونمیں سے اور جو پوشیدہ ہیں فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اللہ نے اوس عورت پر کہ بال غیر کے اپنے سر میں ملا کر گوندھتی ہے

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

اور بال ملوانی والی پر اور عورت گودنی والی اور گودوانی والے پر

وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

اور لعنت کی ہے اللہ نے اون عورتون پر کہ بال پیشانی کی اکھیڑتی ہیں اور اونپر کہ دانتوں کو کھڑکی دار کرتی ہیں

لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ وَلَعَنَ رَسُولُ

واسطے خوبصورتی کی بدلتی ہیں پیدائش خدا کو اور لعنت کی رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّہَاتِ بِالرِّجَالِ
خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تشبیہ کرنیوالیوں کو ساتھ مردوں کی
مِنَ النِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّہِیْنَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ ۵
عورتوں میں سی اور تشبیہ کرنیوالوں کو ساتھ عورتوں کی مردوں میں سے
وَلَا تَکُوْنَنَّ فَحَّاشَۃً وَلَا طَعَّانَۃً وَلَا بَذَّاءَۃً
اور نہ ہو تو فحش گو۔ اور نہ طعن کرنی والے اور نہ زبان دراز
وَلَا لَعَّانَۃً ۵ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
اور نہ لعنت کرنیوالے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ
وسلم نی نہیں ہی مومن یعنی کامل طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا
وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِیِّ ۵ وَقَالَ رَسُوْلُ
اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان دراز اور فرمایا رسول
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَیْءٌ اَثْقَلُ فِیْ مِیْزَانِ
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی کوئی چیز بہت بھاری ترازو میں
الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰہَ
مسلمان کی دن قیامت کی خلق نیک سے پس تحقیق اللہ

تعالی

تَعَالیٰ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ وَالْزَمِي الْحَيَاءَ

تعالیٰ دشمن رکھتا ہی فحش گو زبان دراز کو اور لازم پکڑ حیا کو

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَيَاءَ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حیا

وَالْإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ

اور ایمان باہم قرین ہیں پس جب اوٹھایا جاتا ہے ایک ان دونوں میں سے اوٹھایا جاتا ہے

الْآخَرُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوسرا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَالْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ

حیا نہیں لاتی ہے مگر نیکی کو اور حیا خوبی تمام ہے

وَكُفَّ لِسَانَكَ فَإِنَّهُ مِلَاكُ الْخَيْرِ كُلِّهِ قَالَ

اور روک تو زبان اپنی کو اسلیے کہ تحقیق وہ اصل سب بھلائیوں کی ہی فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کرتا ہے

ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ

ابن آدم پس تحقیق سب اعضا التجا کرتی ہیں سامنے زبان کے

فَيَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ

بس کہتی ہین ڈر اللہ سے ہماری مقدمہ مین اس لیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیری ہین پس اگر سیدھی رہیگی تو

اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا ۞ وَقَالَ

سیدھی رہین گی ہم اور اگر ٹیڑھی ہو گی تو ٹیڑھی ہونگی ہم اور فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آدمی

لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَىٰ بِهَا بَأْسًا يَهْوِي

البتہ کہتا ہے ایک بات نہین دیکھتا اوس مین کچھ مضایقہ پڑتا ہے گرا

سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ ۞ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ

ستر برس کی راہ سے آگ مین اور راضی رہ ساتھ اوس چیز کی کہ قسمت مین کی ہی

اللّٰهُ لَكَ يَرْضَ اللّٰهُ عَنْكَ وَلَا تَتَمَنَّ مَا فَضَّلَ

اللہ نے تیری راضی ہوگا اللہ تجھسے اور نہ آرزو کرا اوس چیز کے کہ فضیلت دی

اللّٰهُ بِهِ غَيْرَكَ عَلَيْكَ وَاصْبِرِي اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

اللہ نے ساتھ اوسکے غیر تیری کو تجھپر اور صبر کر تحقیق اللہ ساتھ ہی صبر کرنیوالو کے

وَاِذَا اسْتَعَنْتِ فَاسْتَعِينِي بِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور جب مدد چاہی تو پس مدد چاہ تو ساتھ اللہ کے تحقیق اللہ وہی ہے

الْمُسْتَعَانُ وَاقْنَعِي وَلَا تُسْرِفِي إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

مدد چاہا گیا اور قناعت کر اور نہ بیجا خرچ کر تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے

الْمُسْرِفِينَ ۝ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیجا خرچ کرنیوالونکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ ۝ وَلَا

بہت عورتیں پہنی ہوی ہیں دنیا مین ننگی ہونگی آخرت مین ۞ اور نہ

تُحِبِّي الدُّنْيَا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَإِنَّمَا مَتَاعُ

دوست رکھیو تو دنیا کو اسلیے کہ تحقیق وہ سر ہے سب خطاؤں کے اور سوا اسکی نہین کہ فائدہ

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَفَانٍ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقٰى

زندگانی دنیا کا تھوڑا ہی اور فانی اور آخرت بہتر ہی اور بہت باقی

وَإِنَّ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِيفَةِ ۝ قَالَ

اور تحقیق دنیا بہت ذلیل ہی نزدیک اللہ کے مردار سے فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدُّنْيَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا

تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا

نزدیک اللہ کے برابر پر مچھر کے تو نہ پلاتا کافر کو

ف شرح اسکی ابتداء کتاب مین لکھی جا چکی ہے ۱۲

مِنْهَا بِمَاءٍ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اوسمین سے ایک گہونٹ پانی کا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَا الدُّنْیَا فِی الْآخِرَۃِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ

وسلم نے نہین ہی دنیا مقابلہ مین آخرت کی مگر مانند اوسکی کہ ڈالے ایک تمہارا

اِصْبَعَہٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَا یَرْجِعُ وَعَنْ عَائِشَۃَ

انگلی اپنی دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے اوسکو کتنا پانی لاتی ہے اور روایت ہے حضرت عائشہ سے

قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کہا نہین پیٹ بہرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ خُبْزِ شَعِیْرٍ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ

روٹی جو کی سے دو دن برابر یہانتک کہ وفات پائی

وَعَنْهَا قَالَتْ کَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور عائشہ سے کہا سوا اسکی نہین کہ تہا بچہونا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْہِ اَدَمًا حَشْوُہٗ لِیْفٌ وَقَالَ

وسلم کا وہ کہ سوتے تہے اوسپر چمڑا تہا کہ بہرا تہا اوسکا پوست خرما کا اور فرمایا

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا دَارُ مَنْ لَا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا گہر اوسکا ہے کہ نہین ہے

دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا

گہر اوسکا آخرت مین اور مال دیکھا ہی کہ نہین ہی مال اوسکو آخرت مین اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین ہے

عَقْلَ لَهُ فَإِنْ تُحَسِّنِ الدُّنْيَا وَتَكُنْ مُيَسَّرَةً لَكِ

عقل اوسکو پس اگر دوست رکھی تو دنیا کو اور میسر ہو وہ تجھکو

وَتَكُونِيْ ذَاتَ كُنُوْزٍ وَجَاهٍ وَحِشْمَةٍ وَتَبْلُغِي بِأَقْصَى

اور ہو تو صاحب خزانہ اور جاہ اور حشمت کی اور پہنچی تو نہایت

مَرَاتِبِهَا لَتَكُوْنِيْ مِثْلَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَّادَ

مراتب دنیا کو تو البتہ ہوگی تو مانند قارون اور فرعون اور شداد کی

وَإِذَا كُنْتِ مُوَحِّدَةً وَعَابِدَةً وَزَاهِدَةً وَمُطِيْعَةً

اور جب کہ ہوئی تو ایک جاننےوالی خدا کو اور عبادت کرنیوالے اور بیرغبتی کرنیوالے دنیا سے اور اطاعت کرنیوالے

وَرَاضِيَةً وَقَانِعَةً وَصَابِرَةً وَشَاكِرَةً وَعَفِيْفَةً

اور راضی ہونیوالے اور تسلیم ہونےوالے اور قناعت کرنیوالی اور صبر کرنیوالی اور شکر کرنیوالی اور پاک دامن

وَمُتَّقِيَةً لَكُنْتِ مِنْ خَدَمَةِ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ ۔

اور پرہیزگار تو البتہ ہوگی تو لونڈیون سردار عالمونکی سے ف

وَمَقْبُوْلَاتِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاخْتَارِيْ أَيَّهُمَا

اور ہوگی مقبولون رب العالمین کیسے پس اختیار کر تو ان دونون میں سے

ف یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دو

اَوْلیٰ وَاَفْضَلُ هَدَاكِ اللّٰهُ ثُمَّ اعْلَمِی اَنَّ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ
اولیٰ کو اور افضل کو ہدایت کرے تجکو اللہ پہر جان تو یہہ کہ تحقیق اللہ اور ویکی رسول

عَلَيْكِ حَقٌّ وَاِطَاعَةٌ وَبَعْدَهُمَا الزَّوْجِكِ عَلَيْكِ
تجہپر حق ہی اور تابعداری کرنی اور بعد اونکی خاوند کا تجہپر

حَقٌّ وَاِطَاعَةٌ فَاَطِيْعِي اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْ كُلِّ
حق ہی اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر اللہ اور رسول اوسکی کے ہر

حَالٍ وَاَطِيْعِي زَوْجَكِ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ
حال مین اور اطاعت کر تو خاوند اپنی کے ہر وجہ سے ہر وقت مین

وَاَوَانٍ مَالَمْ يَاْمُرْكِ بِالْاِثْمِ وَالْعِصْيَانِ يُؤْتِكِ
اور ساعت مین جب تک کہ نہ حکم کرے تجکو ساتھ بدی اور گناہ کے دیگا تجکو

اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
اللہ اجر اچہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ
وسلم نے اگر مین حکم کرتا کسیکو سجدہ کرنیکا واسطی کسیکے

لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَاَيْضًا قَالَ
تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو سجدہ کرنیکا واسطی خاوند اپنی کے اور یہہ بہی فرمایا

صلی اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَۃُ وَزَوْجُہَا عَلَیْہَا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رات گذاری عورت اور خاوند اوسکا اوسپر

سَاخِطٌ لَعَنَتْہَا الْمَلٰئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ وَاَیْضًا
غصہ ہو تو لعنت کرتی ہین اوسپر فرشتے صبح تک اور یہہ بھی

قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلْمَرْأَۃِ اَنْ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہی عورت کو یہہ کہ

تَاْذَنَ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَلَا یَحِلُّ لِلْمَرْأَۃِ اَنْ
اذن دی غیر کو آنی کا خاوند کے گھر مین مگر ساتھہ اذن خاوند کے اور نہین حلال ہی عورت کو

تَصُوْمَ وَزَوْجُہَا شَاہِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَلَا تَکْفُرِیْ
نفل روزہ رکھنا اوس حال مین کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر اوسکی اذن سی اور نہ ناشکری کرے

الْعَشِیْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ مَرَّ
خاوند کے روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا گذری

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عورتون پر پس فرمایا

یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَہْلِ
ای گروہ عورتون کے صدقہ دو تم پس تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو اکثر اہل

النار فقلن ولم يا رسول الله قال تكثرن اللعن

دوزخ سے پس پوچھا ان عورتوں نے اور کس واسطے ہے یہ بات یا رسول الله فرمایا بہت کرتی ہو لعنت

وتكفرن العشيرة واستعيذي بالله من

اور ناشکری کرتی ہو خاوند کے اور پناہ مانگتی رہ تو ساتھ الله کے

الشيطن الرجيم انه عدو مضل مبين قال رسول

شیطان راندی گئی سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن اور گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم ان ابليس يضع عرشه

خدا صلی الله علیه وآله وسلم نے تحقیق شیطان بچھاتا ہی تخت اپنا اوپر

على الماء ثم يبعث سراياه يفتنون الناس فادناهم

اوپر پانی کی پھر بھیجتا ہی لشکر اپنی کو تو کر فتنہ بین ڈالی آدمیونکو پس قریب تر

منه منزلة اعظمهم فتنة يجيء احدهم

اون مین سے طرف اوسکی مرتبہ مین وہ جو بڑا فتنہ انگیز ہوتا ہے آتا ہی ایک اون مین کا

فيقول فعلت كذا وكذا فيقول ما صنعت شيئا ثم يجيء احدهم

پس کہتا ہی کیا مینی ایسا اور ایسا پس کہتا ہی ابلیس کچھ نہین کیا تو نے پھر آتا ہی ایک اونمین سی

فيقول ما تركته حتى فرقت بينه وبين امرأته

پس کہتا ہی نہین چھوڑا مینی اوسکو یہانتک کہ جدائی ڈلوا دی مین نے درمیان اوسکے اور درمیان عورت اوسکی

فیدنیه

فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ فَيَلْتَزِمُهُ ؕ وَاَيْضًا
پس نزدیک کرتا ہی اسکو اپنی سی اور کہتا ہی کیا اچہا ہی تو پس گلے سی لگاتا ہی اسکو اور یہہ بہی
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سنے تحقیق شیطان
يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَلَا تَغْفُلِيْ عَنْ
جاری ہوتا ہے انسان مین جگہ جاری ہونی خون کے پس نہ غافل رہ
مَكْرِهٖ وَاسْتَعِيْنِيْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِ ؕ وَاَيْضًا لَكِ عَلٰى زَوْجِكِ
مکر اوسکی سی اور مدد مانگ ساتھ اللہ کی اوسپر اور تیرا تیری خاوند پر ہے
حَقٌّ وَفَّقَهُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حق ہی توفیق دی اللہ تعالے اسکو ساتھ اوسکی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سنے
حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يُّحْسِنَ فِيْ طَعَامِهَا وَكِسْوَتِهَا وَاَيْضًا
حق ہی مرد پر یہہ کہ اسے اچھے طرح کہلا دے اور پہنا دے بیوی کو اور یہہ بہی
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَ
فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ ہے کہ بہتر ہو واسطے اہل اپنی کے اور
اَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ ؕ وَاَيْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
مین بہتر ہون تم مین واسطے اہل اپنی کے اور یہہ بہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

یعنی ہر تصرف بیچ اوسکے آدمی ہے ۱۲

وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى
وسلم نے بہتر تم مین وہ ہی کہ بہتر ہو واسطے عورتون اپنی کی اور یہہ بہی فرمایا صلی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا
الله علیہ وسلم نے تحقیق بہت کامل مومنون مین از روی ایمان کے وہ ہی
أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهٖ وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى
کہ بہت اچہا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اہل اپنی پہ اور یہہ بہی فرمایا رسول خدا صلی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَى اللّٰهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ
الله علیہ وسلم نے جب دی الله کسیکو تم مین سے مال پس چاہیے کہ شروع کرے خرچ کرنا
بِنَفْسِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
ساتہہ نفس اپنی کے اور اہل خانہ اپنی کے اور یہہ بہی فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ
وَسَلَّمَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهٖ صَدَقَةٌ وَأَيْضًا قَالَ
وسلم نے خرچ کرنا مرد کا اوپر اہل اپنی کی صدقہ ہی ف اور یہہ بہی فرمایا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ
آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے اور نصیحت قبول کرو تم بیچ حق عورتونکی نیکی کی پس تحقیق وہ
خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ
پیدا کی گئی ہین پسلی سی اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلیون مین اوپر کی پسلی ہی

ف یعنی یہہ ... ثواب ... ۱۲

فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ
بسبب کجی کے ہے تو سیدھا کرنا اوسکو توڑ دیگا تو اوسکو اور اگر چھوڑ دیگا تو اوسکو ہمیشہ رہیگی کج بہت بہتر
فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ۱۲ وَاعْلَمِيْ اَنَّ لِخُدَّامِكِ
پس نصیحت قبول کرو واسطے عورتوں نیکی کی ۱۲ اور جان تو یہہ کہ تحقیق واسطے خادموں تیری کے
عَلَيْكِ حُقُوْقًا فَاَحْسِنِيْ اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
تجھپر حقوق ہیں ... اور بھلائی کر طرف اونکی تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا اجر
الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نیکوں کا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ
یہہ بھائی تمہارے ہیں کیا اونکو اللہ نے زیردست تمہارا پس جو شخص کہ کیا اللہ نے
اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ
بھائی اوسکے کو زیردست اوسکا پس چاہیے کہ کھلاوے اوسکو اوس چیز سے کہ کھاوے آپ اور پہناوے اوسکو
مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ
اوس چیز سے کہ پہنے آپ اور نہ تکلیف دے اوسکو ایسے کام کی کہ عاجز کردے اوسکو پس اگر تکلیف دیوے اوسکو ایسے کام
مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ ۱۲ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
کہ عاجز کرے اوسکو پس چاہیے کہ مدد کرے اوسکی اوس پر ۱۲ اور یہہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

حاشیہ: ۱ بیان مختصر اسکا اوپر گذر چکا ہے دوسری جا بیان ۱۲

۲ یعنی لونڈی غلام ۱۲

وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ حُدَّ يَوْمَ
وسلم نی جو بہتان لگاوی مملوک اپنی کو اور وہ بری ہو اوس بہتان سی حد مارا جاویگا دن
الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ ۞ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ
قیامت کی مگر یہہ کہ ہووی مملوک جیساکہ کہاتہا اور یہہ ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ ثُمَّ جَاءَ بِهٖ وَقَدْ
علیہ وسلم نی کہ جب تیار کری واسطی ایک تمہارا کی خادم اوسکا کہانا اوسکا پہر لاوی اوسکو حالانکہ تحقیق
وَلِيَ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَلْيَاْكُلْ فَاِنْ
اوٹہائی ہی اوسنے گرمی اور دہوان اوسکا بس چاہیی کہ بٹہاوی اوسکو ساتہہ اپنی پس چاہیی کہ کہاوی پس اگر
كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهٖ
ہو کہانا کہ بہت ہون کہانی والی اور ہووہ کم پس چاہیی کہ رکہدی بیچ ہاتہہ اوسکی کی
مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ ۞ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اوسمین سی ایک لقمہ یا دو لقمی اور تہی رسول خدا صلی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الصَّلٰوةَ وَمَا
اللہ علیہ وسلم فرماتی بیچ مرض موت اپنی کی کہ نگاہ رکہو نماز کو اور
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ عَلَيْكَ لَحَافِظِيْنَ
خادموں کی حق کو پہر جان تو یہہ بات کہ تحقیق تجہپر البتہ دو نگہبان ہین

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ مَا تَقُوْلِيْنَ وَتَفْعَلِيْنَ تَقُوْلِيْ

بزرگ لکھنے والے هین اوسکو که کهتی هو اور کرتی هو بس کهه تو

مَعْرُوْفًا وَاعْمَلِيْ كُلَّ الْخَيْرَاتِ وَالْحَسَنَاتِ اِنَّ

اچهی بات اور کر سب بهلائیان اور نیکیان تحقیق

الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ

نیکیان دور کرتی هین برائیونکو یهه هی نصیحت واسطی نصیحت قبول کرنیوالونکی

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا

برکت دی الله واسطی همارے اور واسطی تمهارے بسبب قرآن عظیم کے اور نفع دی همکو

وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى

اور تمکو ساتهه آیتون اور ذکر باحکمت کے تحقیق الله تعالی

جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَبٌّ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

بڑا سخی کریم بادشاه سلوک کرنیوالا پروردگار بهت مهربان رحم کرنیوالا یا الهی برکت کر

لَهُمَا فِيْ دِيْنِهِمَا وَدُنْيَاهُمَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ

واسطی ان دونونکے بیچ دین ان دونونکی اور دنیا ان دونونکی اور سنوار سب معامله

بَيْنِهِمَا اِصْلَاحًا مِّنْكَ وَاكْفِهِمَا بِجَلَالِكَ

ان دونونکا سنوارنا اپنی جانب سے اور کفایت کر ان دونونکو ساتهه جلال اپنی کی

ن جنی فرشتی کرنیوالے سهتی تیکی ١٢

ی سبنی میان بیوی سے ١٢

عن حرامك واغنهما بفضلك عمن سوالك و
حرام اپنی سے اور غنی کران دونونکو ساتھ فضل اپنی کی اونسی کہ سوا تیری ہین
وافتح لهما ابواب فضلك ورحمتك ولا
اور کھول اسکے لیے دروازے اپنی فضل کے اور رحمت سکے اور نہ
تكلهما الى انفسهما طرفة عين واصلح
سونپ انکو طرف نفسون انکی کی ایک پلک مارتی اور سنوار
لهما شانهما كله واتهما فى الدنيا حسنة
انکی لیے سب کام اسکے اور دی انکو دنیا مین بھلائے
وفى الاخرة حسنة وقهما عذاب النار برحمتك
اور آخرت مین بھلائے اور بچا انکو عذاب دوزخ کیسے ساتھ رحمت اپنی
يا ارحم الراحمين وببركة حبيبك رحمة
اری ارحم الراحمین اور ساتھ برکت حبیب اپنی کے کہ رحمت ہین
للعالمين صلى الله تعالى عليه واله واصحابه
عالمونکی لیے رحمت بھیجی اللہ تعالی اونپر اور اونکی اولاد اور اونکی اصحاب پر
اجمعين ۞ واخر المرام الحمد لله على الانعام
سب پر اور آخر مقصد حمد ہے اللہ کے لیے انعام کے

الصلوة والسلام علی رسولہ سید الانام والہ

اور درود وسلام اوسکے رسول پر جو سردار ہین سب خلائق کی اور انکی آل

واصحابہ الکرام والسلام علی من اتبع الھدی

اور اصحاب بزرگ پر اور سلام اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کے

الحمد للہ حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزید کرمہ تمام ہوا یہ رسالہ یا الہی جو اسمین بھول چوک

ہوئی سو مجہسی اپنی کرم عمیم سی معاف فرمانا اور اسکو قبول کرنا اور اسپر عمل نصیب کرنا ہمسکو

صلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمۃ الطبع

الحمد لله ہزارون شکر خداوند کردگار کو اور ہزارون نعت سید مختار کو اور

اونکی آل پاک اور اصحاب ابرار کو کہ کتاب فیض نصاب جامع مسائل

حقوق میان بیوی کی اور بیان رسوم قبیحہ شرک اور بدعت نکاح کی

اور مسائل پردہ اور لباس کی اور احکام تقوی اور پرہیز گاری کی مشتمل

بفوائد وافرہ مسمی تحفۃ الزوجین تصنیف عالم پرہیزگار حلیم باوقار محقق دینداد

محمد [illegible] قطب الدینخان صاحب دام فیضہ سے

تمام ہوئی اور اسکو حضرت مصنف نے قبل تشریف لیجانی کی زیارت

حرمین شریفین کو ملاحظہ فرما کر بہت جای تبدیل و تغییر فرمایا اور بعض
مسائل مناسب اسمین بڑہائی اور اس کتاب متبرک کی خواہش ہر عورت
و مرد دیندار کو حد سی زیادہ تہی اور پہلی چہپی ہوئی کہین ہاتہہ نہ آتی تہی
اسواسطی حسب الحکم جناب معلی القاب حاتم دوران رستم زمان قدردان
فیض رسان جناب عبد الرحمن خان ولد حاجی محمد روشن خان مغفور کے
آٹھوین تاریخ ذی الحجہ ۱۲۶۹ ہجری کو موافق نسخہ درست کیے ہوئی مصنف
کی چہاپی گئی اور صحت مین اسکی بہت کوشش کی گئی حق تعالی
کرامت محمدیہ اس کتاب کو پڑہ کر رسوم شرک و بدعت سی
بچین اور راہ سنت و شریعت پر چلین اور جناب خانصاحب
اسکی چہپوانے اور چہپائی خوبیون کو
اور دارین کے
نعمتون کو
پہنچین
آمین

پہر اور اونکی آل اولاد اور اومیا